[illegible]

[illegible]

مترجم
انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

باہتمام

میاں عزیز احمد و صوفی محمد فاروق [illegible]

ملنے کا پتہ

[illegible] کتب خانہ [illegible]

[illegible]

ھو الولی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاہ حقایق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی
منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۂ مفسرین و قدوۂ محدثین پیشوائی سالکین فانی
فی اللہ باقی باللہ جناب مجدی حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس اللہ سرہ العزیز
[illegible]

مترجم
انتباہ فی سلاسل اولیاء

باہتمام

میاں عزیز احمد و صوفی محمد فاروق سموں

ملنے کا پتہ

عباسی کتب خانہ۔ جونا مارکیٹ۔ کراچی ۲

جملہ حقوق محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی نہ چھاپے

تعداد ۱۰۰۰ ایک ہزار

1 خرقہ کی رسم جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے زمانہ سے ظاہر ہوئی 3
2 بیعت کی اصل حضور علیہ السلام سے 3
3 شاہ ولی اللہ علیہ ~~السلام~~ الرحمۃ نے مثالیہ صورت حضور علیہ السلام کی دیکھی 6
4 حضور علیہ السلام سے بیعت کی ۔۔۔ اپنے دونوں ہاتھ حضور علیہ السلام کے ہاتھ میں رکھے (حیات النبی) 7
5 علمی مشکلات حضور علیہ السلام سے پوچھی 8
6 شیعوں کے بارے میں حضور علیہ السلام سے پوچھا۔ 8
7 کتاب انفاس العارفین 10
8 (حدیث) میں اس کے کان بن جاتا ہوں ۔ ہاتھ ۔ الخ۔ 21
9 شیخ ابوالحسن خرقانی علیہ الرحمۃ نے حاصل کیا ابویزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی روح سے ۔ 35
10 تصور شیخ۔ 47
11 شیخ ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی قوم میں 55
12 اعتقاد رکھے کہ تیرا پیر مجھکو پہنچا دے گا تیرے مولا کے پاس 58
13 نور اول نور محمدی ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) 82

	عالم۔ الخبیر۔ علیم	
1	ذاتی اور عطائی کا فرق ۔	83
15	صورت مرشد کہ ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے ——	92
16	پیر دستگیر	95
17	کشف قبور	99
18	حاجت پیش آئے ۔ شیرینی پر فاتحہ عام خواجگان چشت ——	100
19	حضور علیہ السلام نے خرقہ پہنایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ——	123
20	(حیات النبی) حضور علیہ السلام کی خواب میں زیارت ۔ آستین مبارک سے خنجر نکالا ۔	125
21	مراقبہ	140
22	تسبیح کی سند	141
23	دلائل الخیرات کی سند	143
24	قصیدہ بردہ شریف کی سند	143

ھو الولی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاہ حقایق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی
منبع مکارم حسنات صوری و معنوی زبدۂ مفسرین و قدوۂ محدثین پیشوائی سالکین فانی
فی اللہ باقی باللہ جناب جد امجدی حضرت
مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
الموسوم بہ

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مترجم

باہتمام

میاں عزیز احمد و صوفی محمد فاروق سموں

ملنے کا پتہ

عباسی کتب خانہ ۔ جونا مارکیٹ ۔ کراچی ۲

جملہ حقوق محفوظ ہیں بغیر اجازت کوئی نہ چھاپے

تعداد ۔ ۱۰۰۰ (ایک ہزار)
غوثیہ بیت الکتاب
ہدیہ ۔ /۱۸ روپیہ

فہرست مضامین کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ

نمبر شمار		مضامین	صفحہ
۱	،	مقدمہ دربیان سلاسل وارتباط	۲
۲	،	اقسام خرقہ، اقسام بیعت، طریقہ بیعت	۴
۳	،	فرق مجذوب وسالک	۷
۴	،	بطلان مذہب شیعہ	۸
۵	،	طریقہ قادریہ مع وظائف وذکر	۱۵
۶	،	طریقہ نقشبندیہ مع اشغال، اقسام اور توجہ	۲۷
۷	،	کلمات قدسیہ کی شرح	۴۲
۸	،	فنا اور بقا	۵۳
۹	،	مُرید کے باطن میں تصرف کرنا	۵۵
۱۰	،	آداب مرید در حق پیر	۵۸
۱۱	،	طریقہ چشتیہ مع وظائف	۸۴
۱۲	،	ذکر برائے کشف قبور	۸۹
۱۳	،	ختم خواجگان چشت اور طریقہ سہروردیہ	۱۰۰
۱۴	،	طریقہ کبرویہ مع وظائف	۱۱۹
۱۵	،	ختم مبارک میر سید علی ہمدانی اور سلسلہ عیدروسیہ	۱۲۶
۱۶	،	سند کتاب قوت القلوب	۱۳۰
۱۷	،	طریقہ شاذلیہ	۱۳۴
۱۸	،	سند حزب البحر	۱۳۶
۱۹	،	طریقہ شطاریہ	۱۳۷
۲۰	،	سند دعائے سیفی وجواہر خمسہ	۱۳۸
۲۱	،	مراقبہ	۱۴۰
۲۲	،	تسبیح کی سند	۱۴۱
۲۳	،	دلائل الخیرات شریف اور قصیدہ بردہ شریف کی شرح	۱۴۳

تمت

عبارت فارسی و عربی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی بعث نبیہ محمدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بشیرا و نذیرا۔ وداعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔ ففضل اصحابہ برؤیۃ محیاہ واستماع کلامہ وصحبتہ ثم اتبعھم فی الفضل ناسا من امتہ ھم لھم السند فی ظاھر العلم و باطنہ الیہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم وتظاھر اتصالھم الباطن والظاھر بہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فھم حجۃ اللہ علے عبادہ وصفوتہ من خلقہ وائمۃ الھدی وقادۃ التقی ولولا العلم الماثور منہ صلی اللہ علیہ

ترجمہ یعنی عبارت اُردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب حمد و ثنا خدائی جلشانہ کو ہے۔ جسنے اپنے نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو بشیر و نذیر کرکے بھیجا۔ یعنے اُسکے حکم سے مسلمانوں کو بشارت دینے والے اور کافروں کو ڈرانے اور اُنکو سراج منیر یعنی چراغ روشن کیا۔ پھر اُنکے اصحاب کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلعم کے دیدار مبارک سے مشرف ہوئے۔ اور اُنکی حدیث شریف سنی اور صحبت سے فیضیاب ہوئے۔ صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت عطا کی کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر و باطن کی اُنسے سند ملجاتی ہے۔ اور اُنکے ظاہر و باطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر و مستحکم ہوا۔ سو وہ اللہ تعالیٰ کی حجت ہیں۔ اُسکے بندوں پر۔ اور اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں۔ اُسکی مخلوق میں۔ اور ہدایت کے امام اور تقوی کے پیشوا ہیں۔ اور علم آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا اگر روایت اور منقول نہ ہوتا

وآلہ وسلم بالاسانید والفہم الذی یوتیہ اللہ عز وجل من شاء فی ذلک العلم لم یعبد اللہ ولم یہتد احد ولا تقرب بشر وصلے اللہ علی افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد می گوید احمد بن عبد الرحیم العمری الدہلوی المعروف بولی اللہ تغمدہ اللہ تعالی ومشائخہ ووالدیہ برحمۃ العظمیٰ۔ این رسالہ ایست مسمی بانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مؤلف برائے تعریف سلاسل مشہورہ کہ این فقیر در ظاہر علم و باطن علم بآن متمسک شدہ وخود را بر طرفے ازان بستہ جعل اللہ تالیفہا خالصا لوجہ الکریم وافاد علی وعلی الناس منہا الحظ الجسیم

مقدمہ در بیان سلاسل و ارتباط

مقدمہ۔ باید دانست کہ یکے از نعم خدائے تعالی بر امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوات والتسلیمات آنست کہ ارتباط در سلسلہ ہائی ایشان تا پیغامبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم صحیح و ثابت است اگرچہ اوائل امت را با واخر امت در بعض امور اختلاف بودہ باشد لیکن صوفیہ صافیہ ارتباط ایشان در زمن اول بصحبت و تعلیم و تادب بآداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ

اسناد سے اور اُس فہم سے جو اللہ تعالے جسے چاہتا ہے بخشتا ہے۔ تو کوئی اللہ تعالے کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نہ پاتا۔ اور نہ کوئی بشر مقرب ہوتا۔ اللہ جل شانہٗ کا و صلی اللہ علی افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اسکے بعد کہتا ہے۔ احمد بن عبدالرحیم عمری دہلوی عرف ولی اللہ خدا اُسکو اور اُس کے مشائخ اور والدین کو اپنی رحمتِ عظمیٰ میں ڈھانک لیوے۔ یہ رسالہ ہے کہ اسکا نام انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ و اسانید وارثی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ تالیف کیا گیا واسطے تعریف اُن سلسلوں مشہورہ کے جن سے یہ فقیر علم ظاہر و باطن میں سند رکھتا ہ خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے۔ اور مجھے اور اور لوگوں کو اس سے نصیب کامل عطا فرماوے۔ مقدمہ جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی جو نعمتیں اس امتِ محمدی پر ہیں۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ سلسلوں کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک صحیح و ثابت ہے۔ اگرچہ بعض امور میں اوّل امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا ہو تو حضرات صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں ہوئے ہیں۔ تو اُن کا ارتباط صحبت اور تعلیم اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب ہونے سے تھا۔ اُس وقت خرقہ

وبیعت و در زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد بعد از آن رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلۂ بہیہ این امور متحقق است و اختلاف صور ارتباط ضرر نمی کند و خرقہ و بیعت را اصلے ہست از سنت سنیہ اما خرقہ پس اصلش الباس آنحضرت است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمامہ را بہ عبد الرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر گردانید۔ واما بیعت پس وجود آن و اعتبار بآن از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستفیض یقینی ست کما لا یخفی و علمائے کرام ارتباط ایشان در زمن اول باستماع احادیث و حفظ آن در وعاء قلب بود بعد ازان تصنیف کتب و قرأة و مناولہ۔ و اجازت و وجادہ آن پیدا شد و ارتباط سلسلہ بہمہ این امور صحیح است و اختلاف صور را اثری نیست و ہر یکے ازین امور اصلے دارد از سنت سنیہ۔ اما قرأة پس اصلش قرأة عبد اللہ بن مسعود است و سوال اعرابی و مناولہ اصلش کتابت آنحضرت ست باطراف بلدان و مناولہ صحیفہ بعبد اللہ بن جحش و ہمچنین اجازت و وجادہ را اصول است کہ در کتب حدیث مبین می شود بالجملہ رسم قدیم صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ می پوشانند از قلنسوہ و عمامہ و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ میں خرقہ کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اسکے بیعت کا دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے سلسلۂ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے۔ اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتیں جو مختلف ہیں اُن سے کچھ ضرر نہیں۔ اور خرقہ اور بیعت کی اصل ہے سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب انکو امیر لشکر کیا تھا اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور متواتر یقینی ہے۔ کچھ پوشیدہ نہیں۔ پس زمانۂ اول میں علمائے کرام کا ارتباط حدیثیں سننے اور انکو اپنے دل میں محفوظ کرنا تھا۔ بعد اسکے کتابیں تصنیف ہوئیں اور قرأة اور مناولہ اور اجازت اور وجادت جاری ہوئی اور سلسلوں کا ارتباط ان سب امور میں صحیح ہے۔ اور صورتوں کے اختلاف کا اسمیں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور ان سب باتوں کی سنت سنیہ میں اصل ہے۔ چنانچہ قرأة کی اصل تو حضرت عبد اللہ بن مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان لکھنے اطراف بلدان میں اور مناولہ صحیفہ عبد اللہ بن جحش اور اسی طور اجازت اور وجادت کے اصلیں ہیں جنکا کتب حدیث میں بیان ہے۔ غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہے۔ کہ اپنے یاروں کو خرقہ پہناتے ہیں خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

ورداده از آزار هرچه متیسر شود بسه وجه یکے

اقسام خرقہ

خرقه اجازت چون خواهند که محبے را از محبان خود اجازت طریقه دهند و اورا نائب خود سازند در تلقین و صحبت باطالبان واخذ بیعت و اعطاء خرقه اورا خرقه دهند و شرط آن قبولیت این معنیست دیگر خرقه ارادت چون عزیزے در زمرهٔ صوفیان داخل شد و اعمال ایشان بجد تمام پیش گرفت اورا خرقه عطا می کنند تا علامت دخول او باشد در طریقهٔ صوفیه و شرط او رویت جد و جهد است و تفرس استقامت او درین باب - سویم خرقه تبرک چون برکسے مهربان شوند. که برکات عزیزان شامل حال او باشد - اورا خرقه دهند بغیر ملاحظه شرطے پادشاه باشد یا امیر یا تاجر

اقسام بیعت

و همچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت توبه از معاصی و آن عام است هر مسلمان را و بیعت تبرک بدخول در سلسله صالحین و آن نیز عام است و بیعت تحکیم که شیخ را در سلوک طریقه مجاهده برخود حکم سازند و بجد تمام این راه را سلوک نمایند و آن مخصوص باصحاب ارادت است

در بیان طریقۂ بیعت

و در هیئت بیعت اختلاف است جمهور صوفیه دیار عرب هیئت بیعت ایشان است که شیخ کف دست راست خود را بر کف دست راست

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میسر ہو۔ اور اسکے تین طریقے ہیں۔ ایک تو خرقہ اجازت کہ جب چاہتے ہیں کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت دیں۔ اور اسکو اپنا نائب کریں۔ تلقین میں اور صحبت میں کہ طالبوں سے بیعت لے اور خرقہ عطا کرے تو اسکو خرقہ دیتے ہیں۔ سو اسکی شرط ان امور کا قبول کرلے۔ دوسری صورت خرقہ ارادت ہے۔ کہ جب کوئی عزیز صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہوتا ہے۔ اور انکے عمل جد و جہد کے کرنے لگتا ہے۔ اسکو خرقہ عطا کرتے ہیں۔ کہ اسکی صوفیوں میں داخل ہونیکی علامت ہو۔ اور اسکی شرط ان امور میں دیکھ لینا ہے۔ کہ وہ جہد و کوشش کرتا ہے۔ ان امور میں اور استقامت رکھتا ہے ۔ تیسرا خرقہ تبرک ہے کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہیں کہ صوفیوں کی برکات اسکے شامل حال ہوں۔ اسکو خرقہ دیتے ہیں۔ اسمیں کچھ شرط نہیں بادشاہ ہو یا امیر یا سوداگر کوئی ہو۔ اور اسیطرح بیعت بھی کئی قسم کی ہے۔ ایک بیعت توبہ ہے کہ گناہوں سے توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کیواسطے یعنی جس سے چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت لے لیوے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے سلسلہ میں داخل ہو سو وہ بھی عام ہے اور ایک بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ میں اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس رستے چلے سو یہ خاص ہے۔ ارباب ارادت کیساتھ بیعت کے طور میں اختلاف ہے۔ ملک عرب کے کل صوفیوں کی بیعت کی تو یہ صورت ہے۔ کہ شیخ اپنا داہنا ہاتھ مرید کے داہنے ہاتھ پر

طالب نهد و هریکے ابهام و اصابع کف دیگر را قبض کند و بعد قرأة سورۂ فاتحه و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائکتك و انبیاءك و اولیاءك انی قبلته شیخا فی الله و مرشدا و داعیا و شیخ گوید اللهم انی اشهدك و اشهد ملائکتك و انبیاءك و اولیاءك انی قبلته ولدا فی الله بعد ازان دعا کند و بانچه ضروری داند وصیت کند و بهمین بیعت اشاره واقع شده است در آیة ید الله فوق ایدیهم آنچه والد این فقیر را از رؤیا آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم و این فقیر نیز از رؤیا آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم معلوم کرده است هیئت آن مصافحه است دو دست طالب درمیان دو دست شیخ باشد و کلمات مبارکه ماثوره که در حدیث صحیح آمده است بگویند و در آخر بگویند اخترت الطریقة الفلانیة و این بحث در رساله القول الجمیل فی سواء السبیل مذکور کردیم وهذا اوان الشروع فی المقصود

رکھتا ہے اور انگوٹھے اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور بعد سورۂ فاتحہ پڑھنے اور قرآن شریف کی آیتیں پڑھنے کے مرید کہتا ہے۔ اللھم انی اشھدك و اشھد ملائکتك و انبیاءك و اولیاءك انی قبلته شیخا فی الله و مرشدا و داعیا اور شیخ کہتا ہے۔ اللھم انی اشھدك و اشھد ملائکتك و انبیاءك انی قبلته ولدا فی الله۔ اسکے بعد دعا کرے اور ضروری باتوں کی وصیت کرے اور اسی آیت کا اشارہ ہے آیہ کریمہ ید الله فوق ایدیھم میں اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کا معلوم ہوا ہے۔ اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں معلوم ہوا ہے۔ اسکی صورت مصافحہ کی یہ ہے کہ دو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونوں ہاتھوں میں ہوتے ہیں اور کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف میں وارد ہیں کہتے ہیں۔ اور بعد اسکے کہتے ہیں اخترت الطریقة الفلانیة اور اسکا سب ذکر میں نے کتاب قول الجمیل فی سواء السبیل میں مذکور کر دیا ہے۔ اور اب مقصد کے شروع کا وقت ہے۔

فصل

در عالم باطن ارتباط این فقیر از جهت بیعت و صحبت و خرقه و فیض توجه و تلقین بجناب عالیحضرت پیغامبر صلی الله علیه وسلم است تفصیل این اجمال آنکه

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت و خرقہ و فیض توجہ و تلقین عالم باطن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

له اے اللہ میں تجھ کو
گواہ کرتا ہوں
اور تیرے ملائکہ
انبیاء اور اولیاء کو
کہ میں نے اسکو
اپنا شیخ قبول کیا
اللہ کی راہ میں
اور اپنا مرشد اور
اللہ کی طرف بلانے
والا قبول کیا ۱۲
له اے اللہ
میں بیشک تجھ
کو گواہ کرتا ہوں اور
تیرے ملائکہ اور انبیاء
اور اولیاء کو کہ میں
نے قبول کیا اسکو
فرزند اللہ کے لئے
له میں نے
فلاں طریقہ اختیار
کیا ۱۲ له
قول الجمیل اردو
کی قیمت ۸ آنہ
[illegible]
[illegible] سجادہ نشین
[illegible] سے ملتی
ہے

بیان بیعت از آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

این فقیر در واقعه دید که بخدمت آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم رسیده است ومقابل آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نشسته نخست آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم صورت مثالیه افاضه فرمودند یکے جسمے که جانب اعلی واسفل او هردو پیرهن دارد واعلی آن عریض تر است از اسفل ودر میان اعلی تا اسفل تدریجیست چنانکه در جسم مخروطی می باشد وآن مثال نسبت خاصه آنحضرت است صلے الله علیه وآله وسلم دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین و در وسط آن عودی مرکوز است وآن تمثال نسبت سالکان است که از جذب چندان بهره نیافته اند سوم جسمی شبیه ثانی الا آنکه عود بر زمین قائم است وآن طبق بر وے معتمد وآن تمثال نسبت مجذوبان است که از مراتب سلوک چندان بهره ندارند ودر ضمن نمودن این صورتهائے ۳ گانه القا فرمودند که نسبت خاصه آنحضرت صلے الله علیه وآله وسلم آنست که طبقات مجرده روحانیه ومراتب سفلانیه جسمانیه همه بکمالات مناسبه خود متصف باشند ومراتب روحانیه قوی تر بود و هیچ چیز از مراتب روحانیه نباشد الا که او را در عالم نسمیه خلیفه ونموذجی هست

اِس فقیر نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضور میں حاضر ہوا ہے اور روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ دیکھی۔ اوّل تو ایک ایسا جسم کہ اُس کا اعلی اور اسفل پیرہن رکھتا ہے۔ اور اعلی اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان اعلی اور اسفل کے تدریج ہے۔ جیسے جسم مخروطی میں ہوتی ہے۔ اور وہ تمثال (صورت) ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی۔ پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مُدوّر جیسے ایک طباق زمین پہ رکھا ہوا ہے۔ اور اسمیں ایک لکڑی گڑھی ہوئی ہو۔ وہ تمثال سالکوں کی نسبت کی ہے۔ جنہوں نے جذب کا چندان حصہ نہ پایا ہو۔ تیسرے ایسی شکل جیسی دوسرے سے مشابہ لیکن وہ اسطرح کہ جیسے لکڑی زمین میں گڑھی ہوئی اور طباق اُسکے اوپر ہو۔ وہ تمثال مجذوبوں کی نسبت کی ہے جنہوں نے سلوک کا چندان حصہ نہیں پایا۔ اور ان تینوں تمثالوں کے دکھانے کے درمیان یہ بات دل میں ڈالی کہ خاص نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کیساتھ متصف ہوں۔ اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہوں اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہیں جسکا عالم نسمیہ میں خلیفہ اور نمونہ نہیں ہے۔

مانند آن کہ محبت ذاتیہ را نمونہ باشد و آن محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفہ باشد و آن سجدۂ ظاہر و آنانکہ این جامعیت را نیافتہ اند دو قسم اند۔ قسمی مجذوب باشند کہ تکمیل مراتب روحانیہ کردہ اند دون المراتب النفسیہ و وسعت درجات ایشان فوق است فقط و قسمی سالکانند کہ تکمیل مراتب سافلہ کردہ اند دون المراتب الروحانیہ و وسعت کمال ایشان درجات تحت است و بس چون این معرفت جلیلہ بخاطرم جا گرفت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبہ بیرون آوردند و دو دست خویش برداشتند و اشارت فرمودند بہ بیعت و مصافحہ این فقیر برخاست و زانو بزانو متصل ساختہ دو دست خود درمیان دو دست آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نہادہ و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت چشم فرو بستند و این فقیر نیز در حضور مبارک چشم بستہ متوجہ شد آنگاہ ہمان نسبت خاصہ کہ سابقاً علم آن دادہ بودند عطا فرمودند فاحطت بہا علما و حاشا درین واقعہ ہیچ کلمہ و کلام درمیان نبودہ۔ و افاضۂ روحانیہ بود باشارت و فعل و چون این فقیر بزیارت مدینہ منورہ

فرق درمیان مجذوب و سالک

طریقہ بیعت از آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہے۔ محبت افعال اور روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے۔ سجدہ ظاہر اور جن لوگوں کو یہ جامعیت نہیں ملی ہے۔ وہ دو قسم ہیں۔ ایک قسم تو مجذوب ہیں۔ کہ اُنہوں نے مراتب روحانیہ کی تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب نفسیہ کے اُن کی وسعت درجات فقط فوق ہے۔ اور دوسری قسم سالک ہیں۔ کہ مراتب سافلہ کی تکمیل کی ہے۔ سوائے مراتب روحانیہ کے اُنکی وسعت کمالات فقط درجات تحت ہے۔ اور بس جب یہ معرفت جلیلہ میری خاطر میں جمی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مُسکراتے ہوئے سر مبارک گریبان مراقبہ سے اُٹھایا۔ اور اپنے دونو مبارک ہاتھ اُٹھائے اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا۔ یہ فقیر اُٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھکر اپنے دونو ہاتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دونو مُبارک ہاتھوں میں رکھے اور بیعت کی بعد فراغ بیعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی مُبارک آنکھیں بند کیں۔ اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھیں اُن کے حضور مُبارک میں بند کیں۔ اُسوقت آپ نے وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا فرمائی تو میں محیط[۱] ہو گیا۔ از روئے علم کے اور حاشا للہ کہ اس واقعہ میں کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط روحانیہ فیض تھا۔ با اشارہ اور فعل تھا۔ اور جب یہ فقیر مدینہ منورہ

---

[۱] یعنی بھر گیا۔ ۱۲

رسیدہ و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد آنگاہ این فقیر را بنزکی وحکمت ملقب ساختند و طریقہ عنایت فرمودند، و آنچہ در علم مشکلات داشتم پرسیدم جواب باصواب الحمد آن چیزہا در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد یکے از آن جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا نوشتہ شد۔ این فقیر در جناب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد۔ بوجہے از کلام روحانی کہ آنحضرت صلعم چہ می فرمایند در فرقۂ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی می کنند و باصحاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت دارند۔ افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر خواہد شد۔ انتہی بعد افاقت ازان حالت در معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت کہ ایشان می گویند کہ امام معصوم مفترض الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت از القای حکم الٰہی بر باطن است بطریق اجتہاد یا الہام یا امن از خطا در آن مسئلہ او را اثبات می کنند و می گویند او را خدائے تعالی نصب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک روضۂ انور میں متوجہ رہا۔ سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا تک طے کئے۔ اس وقت اس فقیر کو القاب نزکی و حکمت سے ملقب فرمایا۔ اور ایک طریقہ عنایت فرمایا۔ اور جو جو علم میں مشکلات تھی پیش ہو چکی اور انکا جواب باصواب پایا۔ اُن میں سے اکثر میں نے رسالہ فیوض الحرمین میں لکھے ہیں اور طریقہ کا بیان رسالہ ہمعات میں میسر ہوا اور ایک اُن جوابوں میں سے جو رسالہ فیوض الحرمین میں نہیں لکھا اسمیں لکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس فقیر نے ایک وجہ روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کیا۔ کہ فرقۂ شیعہ کیواسطے کیا ارشاد ہے کہ یہ اہل بیت کی محبت کا دعوی کرتے ہیں اور اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہیں۔ تو افاضہ فرمایا کہ اِس جماعت کا مذہب باطل ہے اور اِن کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا جب غور کروگے لفظ امام کی تعریف میں جو انہوں نے مقرر کی ہے۔ انتہی۔ بعد اس حالت کے افاقہ سے میں نے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہیں امام معصوم مفترض الطاعت ہوتا ہے۔ اور وحی باطنی کہ عبارت ہے حکم الٰہی کے القا ہونے سے باطن میں یا الہام یا امن خطا سے اس مسئلہ میں ثابت کرتے ہیں۔ بطریق اجتہاد کے اور کہتے ہیں۔ کہ اُس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگوں کے واسطے۔

ف یعنی وہ بخطاب صاحب حکمت ملقب کئے جاتے ہیں ۱۲

بطلان مذہب شیعہ

[illegible]

تا ایشان را احکام الٰہی رسانند و تحقیقت معنے نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیرا کہ بعثۃ اللہ للتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ نام نبوت نمی گویند و ھل عقیدۃ اصبح من ذالک و در عالم ظاہر این فقیر را ازجہت بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہای طریقہ کہ امروز بر روئے زمین مشہور اند یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است والحمد للہ از آنجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہائے مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہورترین طریق است در عرب و ہندوستان و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع شدہ۔ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر و سندھ کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و سوڈان و مدینہ فی الجملہ در مغرب و عیدروسیہ در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ انکو احکام الٰہی پہنچاوے اور فی الحقیقت نبوت کے معنے یہی خصلتیں ہیں۔ اسواسطے کہ نبی کی تعریف یوں ہے کہ بعثۃ اللہ للتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے اسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل یہی مقرر کرنا۔ اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ درحقیقت ختم نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ اور اماموں رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہیں۔ اگرچہ نبوت کا نام نہ لیں۔ اس عقیدہ سے بھی کوئی اور بدتر عقیدہ ہے۔ اور عالم ظاہر میں اس فقیر کو وجہ سے بیعت اور صحبت و خرقہ اور اجازت اور تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انہیں سے بعضے امور اور سب خانوادوں طریقہ سے جو آج کے دن روئے زمین پر مشہور ہیں یا انہیں سے اکثر سے رابطہ حاصل ہے انہیں سے اس رسالہ میں مشہور خانوادونکی سند لکھتا ہے۔ حاصل کلام یہ کہ طریقوں سے قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور نقشبندیہ ہندوستان اور ماوراء النہر میں بہت مشہور ہے اور حرمین میں بھی شائع ہوا ہے۔ اور چشتیہ طریقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔ اور سہروردیہ خراسان و کشمیر و سندھ کے نواح میں۔ اور کبرویہ طریقہ توران و کشمیر میں اور شطاریہ ہندوستان میں اور شاذلیہ مغرب و مصر اور اس کے نواح اور مدینہ میں فی الجملہ مغرب میں اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت میں۔ اس فقیر کا سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک مستفیض متصل یقینی الوقوع ہے۔

نام مقامات شہرت طریقہا

بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ

کہ ہر یکے از رجال سلسلہ با شیخ خود صحبت داشتہ و آداب طریق فرا گرفتہ بے شبہ ہرچند تعین آن آداب و اشغال یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از آداب طریقہ طرفے عظیم آموخت و اشغال طریق مشہورہ اخذ کرد و خرقہ صوفیہ از دست ایشان پوشید و در خلوت بریں ضعیف توجہ کردند و اصل نسبت حضور از توجہ ایشان حاصل کرد و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات عجیبہ و اتفاقات غریبہ کہ بر ایشان و شیوخ ایشان واقع شدہ بود یاد گرفت چنانکہ قسم اول از کتاب انفاس[1] العارفین بیان میکند و در عمر آخر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و توجہ دادند و کلمہ یدہ کیدی مکرر گفتند والحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا مبارکا فیہ وھو صحب شیوخا کثیرۃ منھم السید عبد اللہ صحب الشیخ ادم البنوری صحب الشیخ احمد السرھندی صحب خواجہ محمد باقی صحب خواجہ امکنکی صحب مولنا درویش محمد صحب مولنا زاھد صحب خواجہ عبید اللہ الاحرار صحب شیوخا کثیرۃ منھم

کہ ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ صحبت رکھی ہے۔ اور آداب طریقہ حاصل کئے ہیں۔ بے شبہ ہرچند تعین ہونا اُن آداب و اشغال کا یقینی نہیں ہے۔ پس فقیر ایک مدت حضرت والد بزرگوار کی صحبت میں رہا ہے۔ اور بیعت کی ہے اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اور طریقوں کے اشغال اخذ کئے ہیں۔ اور خرقہ صوفیہ اُنکے ہاتھ سے پہنا ہے اور خلوت میں اِس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی ہے۔ اور اصل نسبت حضور کی اُنکی توجہ سے حاصل کی ہے۔ اور بہت کرامتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو اُن پر اور اُنکے مشائخ پر واقع ہوئیں ہیں یاد کئے ہیں چنانچہ قسم اول کتاب انفاس[1] العارفین میں بیان کئے ہیں اور آخر عمر میں اجازت تلقین اور بیعت و صحبت و توجہ کی عنایت فرمائی ہے۔ اور کلمہ یدہ کیدی مکرر فرمایا ہے۔ یعنے اُسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے سو الحمد للہ علی ذالک حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ اور انہوں نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ سے اُن میں سے سید عبد اللہ ہیں۔ کہ اُنہوں نے صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اُنہوں نے شیخ احمد سرہندی سے انہوں نے خواجہ محمد باقی سے انہوں نے خواجہ امکنکی سے انہوں نے مولانا درویش محمد سے اُنہوں نے مولانا زاہد سے اُنہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت میں رہے ہیں

---

[1] انفاس العارفین شاہ ولی اللہ کی [illegible] شاہ صاحب نے اپنے تمام خاندانی بزرگوں کے حالات تفصیل سے بیان فرمائے ہیں۔ [illegible]

مولانا یعقوب الچرخی و خواجه علاء الدین الغجدوانی صحبا خواجه نقشبند بلا واسطه و صحب الاول ایضا خواجه علاء الدین العطار والثانی خواجه محمد پارسا وہما من کبار اصحاب خواجه نقشبند والخواجه نقشبند صحب شیوخا کثیرة اجلهم خواجه محمد بابا السماسی وخلیفة الامیر سید کلال والخواجه محمد صحب خواجه علیا البرامیتنی صحب خواجه محمود الخیر فغنوی صحب خواجه عارف ریوکری صحب خواجه عبد الخالق الغجدوانی صحب خواجه یوسف الہمدانی صحب ابا علی الفارمدی صحب شیوخا کثیرة اجلهم اثنان احدهما الامام ابو القاسم القشیری صحب ابا علی الدقاق وصحب ابا القاسم النصیرابادی صحب ابا علی الرودباری وابا بکر الشبلی وابا بکر الواسطی صحبوا سید الطائفة الجنید البغدادی والثانی خواجه ابا القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی الرودباری صحب جنید البغدادی و الجنید البغدادی صحب خاله السری السقطی صحب معروف الکرخی صحب شیوخا کثیرة اجلهم اثنان احدهما الامام علی بن موسی الرضا صحب اباه الامام

کہ اُن میں سے مولانا یعقوب چرخی ہیں اور خواجہ علاؤالدین غجدوانی ہیں۔ یہ دونوں صحبت میں رہے ہیں خواجہ نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤالدین عطار کی صحبت میں بھی رہے ہیں اور خواجہ علاؤالدین غجدوانی خواجہ محمد پارسا کی صحبت میں رہے ہیں۔ اور یہ دونوں صاحب بڑے بڑے اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت میں رہے ہیں کہ اُن میں بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہیں اور خلیفہ امیر سیّد کلال ہیں۔ اور خواجہ محمد صحبت میں رہے ہیں خواجہ علی رامیتنی کے وہ صحبت میں رہے ہیں خواجہ محمود خیر فغنوی کے اور خواجہ محمود صحبت میں رہے ہیں خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ عارف رہے ہیں صحبت میں خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے اور خواجہ عبدالخالق صحبت میں خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف صحبت میں رہے ہیں ابوعلی فارمدی کے اور ابوعلی بہت سے شیوخ کی خدمت میں رہے ہیں۔ کہ اُنہیں دو بہت بزرگ ہیں ایک تو امام ابوالقاسم قشیری کہ وہ صحبت میں رہے ہیں ابوعلی دقاق کے اور ابوعلی دقاق ابوالقاسم نصیرآبادی کے اور ابوالقاسم ابوعلی رودباری کے اور ابوبکر شبلی اور ابوبکر واسطی کے جنہوں نے صحبت پائی ہے سید الطائفہ جنید بغدادی کی اور دوسرے خواجہ ابوالقاسم گرگانی ہیں جو صحبت میں رہے ہیں ابوعثمان مغربی کے اور ابوعثمان ابوعلی کاتب کے اور ابوعلی کاتب ابوعلی رودباری کے اور ابوعلی رودباری جنید بغدادی کے اور جنید بغدادی صحبت میں رہے ہیں اپنے ماموں سری سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے اور معروف کرخی صحبت میں رہے ہیں بہت سے شیوخ کے کہ اُن میں دو بہت بزرگ ہیں۔ ایک تو امام علی بن موسیٰ رضا وہ اپنے والد امام۔

موسی صحب اباه الامام جعفر الصادق
صحب اباه الامام محمد باقر صحب اباه الامام زین العابدین
صحب اباه الامام حسین صحب اباه امیر المومنین
علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم وتابعیہما داؤد الطائی
صحب حبیبا العجمی صحب الحسن البصری صحب
اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم منہم
انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وحافظ سنتہ باید دانست کہ طریقہ
کہ امروز محفوظ است منشاء آن جنید بغدادی است
وخرقہ محفوظ امروز ہمان ست کہ بواسطہ جنید است
وازین سلسلہ سید عبد اللہ حال بودند وبالاتر
ازین شان تا خواجہ محمد باقی در ہند مقتدائی
صوفیہ بودند بارشاد ایشان عالمے بہ
منزل مقصود رسید واز خواجہ اکنہ تا خواجہ
عبد الخالق در ملک ما وراء النہر بودند ہریکے در زمان
خود مرجع صوفیہ ومقتدائی طالبان بفضل و
ارشاد مشہور آنچہ در مکتوبات حضرت خواجہ
محمد باقی مسطور است تابعان ایشان بر آن رفتہ
اند ہمین سلسلہ است کہ نوشتہ شد ودر شجرہ بعض
اہلبیت خواجہ محمد اکنہ یافتہ شد کہ خواجہ محمد اکنہ ارتباط
انابت وصحبت در خفیہ بخواجہ محمد درویش داشتہ اند وبمولنا
زاہد را نیز ملاقات کردہ اند وایشان ہر دو صحبت
حضرت خواجہ عبید اللہ احرار دریافتہ اند واللہ اعلم
وبالاتر از خواجہ نقشبند طریقہ خواجگان می گفتند ایشان

موسیٰ کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ
اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین
کے اور وہ اپنے والد امام حسین کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور وہ دیگر تابعین کے داؤد طائی
کہ وہ صحبت میں رہے حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے
اور وہ صحابیوں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ان میں سے
انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور سنت
رسول اللہ کے حافظ ہیں۔ جاننا چاہئے کہ جو طریقت
آج کے دن محفوظ ہے اسکا منشاء جنید بغدادی ہیں
اور خرقہ بھی محفوظ وہی ہے جو جنید بغدادی کے واسطے
سے ہے۔ اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ جال تھے
اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہند میں مقتدا
صوفیہ کے تھے۔ اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل
مقصود کو پہنچا۔ اور خواجہ اکنہ سے خواجہ عبد الخالق تک
ماوراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیوں
کے مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل وارشاد میں مشہور
تھے۔ وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا
ہے اور انکے پیرو اسپر ہیں۔ وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا
گیا۔ اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد اکنہ کے
لکھا ہے کہ خواجہ محمد اکنہ مریدی اور صحبت خفیہ میں
خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے۔ اور مولانا زاہد سے
بھی ملے ہیں۔ اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ
احرار کے رہے ہیں۔ واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے
اوپر طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا۔ اور یہ مل کر

جہر بجہت می کردند درین طرف از خواجہ نقشبند طریقہ نقشبندیہ گفتند۔ وایشان اکتفا کردند بخفیہ واز خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابو القاسم قشیری جامع بودند در علم ظاہر وباطن و محدث بودند وتذکیر می کردند واز راہ ابو القاسم گرگانی مخصوص بکشف وقائع مریدان وطریق تسلیک ایشان واختصاص ہریکے با شیخ خود درین سلسلہ از راہ صحبت وخرقہ وتلقین یقینی است کہ شبہ را در آن دخل نبود۔ باید دانست کہ آنچہ درین سلسلہ بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و عقل ونفس است اما تہذیب لطائف خفیہ واحوالے کہ بر تہذیب آن متفرع شود از قبیل ثمرات ومواہب[لہ] است نہ از قبیل موارثیت۔ وباید دانست کہ بنور بفتح موحدہ وتشدید نون بلدہ ایست از توابع سہرند و سہرند بکسر سین مہملہ وسکون ہا وفتح رای مہملہ بلدہ ایست عظیمہ مابین لاہور ودہلی واصل نام آن سہرند یعنی بیشہ شیر است ودر زبان فارسی گویان سرہند مستعمل می شود واکنہ نام موضعی است نزدیک شہر شیراز وآن را اکنہ نیز گویند۔ وچرخ بجیم فارسیہ ورای مہملہ وآخر آن خاء معجمہ نام قریہ است از توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کمخاب بافی ایشان ووالد ایشان باین مشغول بودند کذا فی سفینۃ الاولیاء۔

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند سے طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے۔ اور انہون نے خفیہ ذکر پر اکتفا کیا۔ اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک ابو القاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے علم ظاہر وعلم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ کہتے تھے۔ اور ابو القاسم گرگانی کے طریق سے سب کو مریدوں کے حال کے کشف سے اور انکے سلوک راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ سے اس سلسلہ میں از راہ صحبت وخرقہ وتلقین کے یقینی ہے کہ اس میں کچھ شک وشبہ کو دخل نہیں جاننا چاہئے کہ اس سلسلہ میں جو بلا انقطاع پایا جاتا ہے۔ وہ تہذیب قلب وعقل ونفس ہے لیکن تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اسکی تہذیب سے متفرع ہوتے ہیں وہ ثمرات ومواہب[لہ] کی قسم سے ہیں۔ اور جاننا چاہئے کہ بنور بفتح موحدہ و تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور سہرند بکسر سین مہملہ وسکون ہا وفتح رائی مہملہ ایک شہر عظیم ہے۔ درمیان لاہور اور دہلی کے اصل میں اسکا نام سہرند ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی گویوں کی زبان پر سرہند مستعمل ہوتا ہے۔ اور اکنہ ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اور اسکو اکنہ بھی کہتے ہیں۔ اور چرخ بجیم فارسی ورائی مہملہ اور آخر خای معجمہ ایک گانوں کا نام ہے توابع غزنین سے نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیا

[لہ] مواہب جمع موہب بمعنی بخشش ۱۲

وغجدوان بغین معجمہ مکسورہ و سکون جیم نام موضعے است از توابع بخارا ہذا ہو المشہور و کفوی در طبقات حنفیہ گفتہ است بضم الغین المعجمہ و سکون الجیم وضم الدال المہملہ قریتہ علی ستۃ فراسخ من بخارا و فی اللب بفتح الدال المہملہ واللہ اعلم الخبیر. فغنی بفتح فا و سکون غین معجمہ و نون دیہی است از توابع بخارا دریوکر بکسر راء مہملہ دیہی است از توابع بخارا ریتین بفتح راء مہملہ و کسر میم و سکون یائے تحتیہ و کسر مثناۃ آخر نون قصبہ ایست از توابع بخارا سماسی بفتح سین مہملہ و کسر ثانیہ دیہی ست از توابع شہر طوس کہ امروز آنرا مشہدی گویند. و نسبت بآن دیہہ سماسی است بفتح سین ثانیہ و دو یا قشیری نسبت است بہ بنی قشیر بضم قاف و فتح شین معجمہ قبیلہ از عرب و دقاق بہ تشدید قاف اول و واسط شہریست میان بصرہ و کوفہ و ردوباری نسبت بناحیہ کہ منشائے اصول ایشان بود کرگانی بضم کاف اعرابی و تشدید مہملہ و کاف عجمیہ دیہی ست از دیہائے مشہد سری بفتح سین و کسر رائے مہملہ و تشدید یائی تحتیہ در لغت بمعنی جوانمرد و سقطی نسبت بسقط فروشی و سقط متاع حقیر را گویند و در بعض شجرہ سری سقطی بن مغلس و بہ تشدید المغلس بضم میم و فتح غین معجمہ و تشدید لام و سین مہملہ در لغت

اور غجدوان بغین معجمہ مکسور و سکون جیم ایک موضع کا نام ہے. توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے. کہ بضم غین معجمہ و سکون جیم و ضم دال مہملہ ایک گانوں ہے بخارا سے چھ فرسنگ اور لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ واللہ اعلم الخبیر فغنی بفتح فا. و سکون غین معجمہ و نون ایک گانوں ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر را مہملہ بھی ایک گانوں ہے. توابع بخارا سے ریتین بفتح رائی مہملہ و کسر میم و سکون یائی تحتیہ و کسر مثناۃ آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے. سماسی بفتح سین مہملہ کسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانوں ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اسکو مشہد کہتے ہیں. اس گانوں سے نسبت کرکے سماسی کہتے ہیں. سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور بہ دو یائی سے قشیری نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف و فتح شین معجمہ عرب کا قبیلہ ہے. اور دقاق بتشدید قاف اول اور واسط ایک شہر ہے درمیان بصرے اور کوفے کے اور ردوباری نسبت ہے ایک اطراف کی کہ انکے اصول کا منشاء ہے یعنی ابا و اجداد کی پیدائش وہاں ہے کرگان بضم کاف عربی و تشدید مہملہ و کاف عجمیہ ایک گانوں ہے مشہد کے گانوں میں سے سری بفتح سین مہملہ و را مہملہ و تشدید یائی تحتیہ لغت میں بمعنی جوانمرد ہے سقطی نسبت بسقط فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہیں. اور بعض شجرہ میں سری سقطی مغلس دیکھا ہے مغلس بضم میم و فتح غین معجمہ و تشدید لام و سین مہملہ ساکن لغت میں

یعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند سلسلۂ صوفیہ علما سلسلہ بشارت باید نوشت اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اصح واوثق آن نزدیک اہل حدیث شعبہ اکبریہ است از جانب شیخ محی الدینؒ ابن العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ از جہت سادات جیلانیہ واشہر آن در یمن شعبہ مسرعیہ است بالجملہ این فقیر را باکثر این شعب ارتباط صحیح واقعست پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت وصحبت وخرقہ وتلقین واجازت با والد بزرگوار خود است وایشان را ارتباط از جہت خرقہ وتلقین وصحبت واجازت با سید عبد اللہ است عن الشیخ ادم البنوری عن شیخ احمد السرہندی عن ابیہ الشیخ عبد الحد عن شاہ کمال عن السید فضیل عن سید گدا رحمن عن السید شمس الدین عارف عن السید گدا رحمن بن سید ابی الحسن عن شمس الدین صحرائی عن السید عقیل عن سید بہاؤ الدین عن سید عبد الوہاب عن سید شرف الدین القتال عن سید عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ ابی محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اُسے کہتے ہیں جو صبح کی نماز رات کی تاریکی میں پڑھے سلسلہ صوفیہ علماء کا سلسلہ بشارت کا لکھنا چاہیے اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہیں اور بہت مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبہ اکبریہ ہے شیخ محی الدینؒ ابن عربی کی جہت سے اور بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے۔ عوام میں سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن میں بہت مشہور شعبہ مسرعیہ ہے الغرض اس فقیر کو اکثر ان شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے۔ پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور خرقہ اور تلقین اور اجازت کی رو سے اپنے والد بزرگوار سے ہے۔ اور ان کو خرقہ اور تلقین اور صحبت و اجازت کی رو سے سید عبد اللہ سے ہے انکو شیخ آدم بنوری سے انکو شیخ آدم سہرندی سے انکو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے انکو شیخ کمال سے انکو سید فضیل سے ان کو سید گدا رحمن سے ان کو سید شمس الدین عارف سے انکو سید گدا رحمن بن سید ابو الحسن سے ان کو شمس الدین صحرائی سے ان کو سید عقیل سے۔ ان کو سید بہاؤ الدین سے۔ ان کو سید عبد الوہاب سے۔ ان کو سید شرف الدین قتّال سے۔ انکو سید عبد الرزاق سے۔ ان کو اپنے والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

[illegible]

وایضا ایشان را ارتباط از جہت خرقہ
باشیخ عظمت اللہ اکبر آبادی است
عن ابیہ عن جدہ عن شیخہ عبد العزیز
عن السید ابرھیم الایرجی عن الشیخ
بہاؤ الدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبد القادر
جیلانی عن ابیہ عن جدہ وھلم جرا
واین فقیر را ارتباط از جہت خرقہ باشیخ
ابو طاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است
وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من
ید شیخہ الامام احمد القشاشی ولہ فی الخرقۃ
القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ
الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید
ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ
لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ
لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعراوی
بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضۃ مصر بلباسہ لہا
من اید الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن
امام الکاملیۃ تجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ
لہا من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری
بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلۃ المراغی

اور اُن کو خرقہ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبر آبادی سے بھی ہے اُن کو
اپنے والد سے اور انکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے اُن کو
سید ابراہیم ایرجی سے اُن کو شیخ بہاؤ الدین قادری
سے اُن کو حسیب النسیب سید السادات
ابو العباس احمد بن حسن بن موسےٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابو نصر بن ابو صالح
بن عبد الرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین ۔
عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اُن کو اپنے
والد سے اُن کو اُن کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اِس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے
ہے ۔ اور اُنہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اُن کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد قشاشی کے اور اُنکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقہ
ہیں ۔ ایک اُن میں سے یہ ہے کہ اُنہوں نے پہنا ہاتھ
سے شیخ احمد شناوی کے ساتھ اُس لباس کے جو اُنہوں
نے اپنے والد علی بن القدوس سے پہنا تھا ۔ اور علی
بن القدوس نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعرادی سے
اُنہوں نے جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے روضۂ
مصر میں شیخ کمال الدین محمد عرف امام الکاملیہ سے
روبرو کعبہ شریف کے اُنہوں نے شمس الدین محمد
بن محمد جزری سے اُنہوں نے عمر بن حسن بن امیلۃ
المراغی سے ۔

رسالہ [illegible] عربی میں ہے [illegible] شاہ صاحب کی تصنیف ہے ۲

وایضا ایشان را ارتباط از جہت خرقہ با شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی است عن ابیہ عن جدہ عن شیخہ عبد العزیز عن السید ابرہیم الایرجی عن الشیخ بہاؤ الدین القادری عن الحسیب النسیب سید السادات ابی العباس احمد بن حسن بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن ابی نصر بن ابی صالح بن عبد الرزاق بن القطب ابی محمد محی الدین عبد القادر جیلانی عن ابیہ عن جدہ وھلم جرًا

وایں فقیر را ارتباط از جہت خرقہ با شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم الکردی واقع است وقد لبسہا من ابیہ وقد لبسہا ابوہ من ید شیخہ الامام احمد القشاشی ولہ فی الخرقۃ القادریۃ طرق منہا انہ لبسہا من ید شیخہ الشیخ احمد الشناوی بلباسہ لہا من ید ابیہ علی بن عبد القدوس بلباسہ لہا من ید ابیہ عبد القدوس بلباسہ لہا عن ید الشیخ عبد الوہاب الشعراوی بلباسہ لہا من ید الحافظ جلال الدین السیوطی فی روضۃ مصر بلباسہ لہا من ید الشیخ کمال الدین محمد المعروف بابن امام الکاملیۃ تجاہ الکعبۃ المشرفۃ بلباسہ لہا من الشمس الدین محمد بن محمد الجزری بلباسہ لہا من عمر بن الحسن بن المیلۃ المراغی

اور اُن کو خرقہ کی جہت سے شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے بھی ہے اُن کو اپنے والد سے اور انکو اپنے دادا شیخ عبد العزیز سے اُن کو سید ابراہیم ایرجی سے اُن کو شیخ بہاؤ الدین قادری سے اُن کو حسیب النسیب سید السادات ابوالعباس احمد بن حسن بن موسے بن علی بن محمد بن حسن بن ابونصر بن ابوصالح بن عبد الرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین۔ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ اُن کو اپنے والد سے اُن کو اُن کے دادا سے اسی طور اوپر تک اور اِس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت سے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی سے ہے۔ اور اُنہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد سے اور اُن کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے شیخ احمد قشاشی کے اور اُنکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقہ ہیں۔ ایک اُن میں سے یہ ہے کہ اُنہوں نے پہنا ہاتھ سے شیخ احمد شناوی کیساتھ اُس لباس کے جو اُنہوں نے اپنے والد علی بن القدوس سے پہنا تھا۔ اور علی بن القدوس نے پہنا شیخ عبد الوہاب شعراوی سے اُنہوں نے جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے روضۂ مصر میں شیخ کمال الدین محمد عرف بامام الکاملیہ سے روبروئے کعبہ شریف کے اُنہوں نے شمس الدین محمد بن محمد جزری سے اُنہوں نے عمر بن حسن بن امیلہ المراغی سے۔

رسالہ فیصلہ وحدۃ الوجود والشہود عربی میں ہے ترجمہ اردو ۔ انہی شاہ صاحب کی تصنیف ہے

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهيم الفاروقی
بلباسه لها من الامام محی الدین محمد بن
علی بن العربی قدس سره واسرارهم
اجمعین ونفعنا بهم بلباسه لها من يد
جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات
الهاشمی العباسی بمکة المعظمة تجاه الرکن
الیمانی بالمسجد الحرام بلباسه لها من ید
شیخ الوقت عبد القادر الجیلانی ومنها انه
اعنی الشیخ احمد القشاشی لبسها من ید
والده وشیخه الشیخ محمد المدنی عن الشیخ
الامین بن الصدیق عن الشیخ سراج الدین
عمر جبرئیل عن الشیخ عبد القادر الجنید
المشرع عن ابیه الجنید بن احمد عن ابیه
احمد بن موسی المشرع الیمنی عن الشیخ
اسماعیل بن الصدیق الجبرتی عن الشیخ
محمد المزجاجی عن الشیخ اسماعیل بن ابراهیم
الجبرتی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی
بکر بن محمد السلامی عن الشیخ محی الدین احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن یوسف الاسدی
عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن نعیم
عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن یوسف الاسدی عن والده ابی محمد احمد
بن عبد الله الاسدی عن والده الشیخ
عبد الله بن یوسف الاسدی عن شیخه
عبد الله بن قاسم بن زریة عن الشیخ

اُنہوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے
اُنہوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ واسرارہم اجمعین ونفعنا بہم اور
محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابوالبرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کے مسجد الحرام میں اور اُنہوں نے
پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک اُن
طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ مدنی
کے۔ اُنہوں نے شیخ امین بن صدیق سے
اُنہوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے
اُنہوں نے شیخ عبد القادر جنید مشرع سے
اُنہوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے
اُنہوں نے اپنے والد احمد بن موسی مشرع
یمنی سے اُنہوں نے شیخ اسمٰعیل بن صدیق جبرتی
سے اُنہوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اُنہوں نے
شیخ اسمٰعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اُنہوں نے
شیخ سراج الدین ابوبکر بن محمد سلامی سے اُنہوں نے
شیخ محی الدین احمد بن محمد بن احمد بن عبد اللہ یوسف اسدی
سے اُنہوں نے شیخ فخر الدین ابوبکر محمد بن علی بن نعیم
سے اُنہوں نے شیخ ابو احمد محمد بن احمد بن عبد اللہ بن
یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے والد ابو محمد احمد
بن عبد اللہ الاسدی سے اُنہوں نے اپنے والد شیخ
عبد اللہ بن یوسف اسدی سے اُنہوں نے اپنے شیخ
عبد اللہ بن قاسم بن زریہ سے اُنہوں نے شیخ

أبي محمد عبد الله علي الأسدي اليمني عن القطب الغوث الفرد الجامع محي الدين أبي محمد عبد القادر بن أبي صالح الجيلاني قدس الله روحه ثم الشيخ أبو محمد عبد القادر الجيلي لبسها من يد الشيخ أبي سعيد المبارك بن علي بن الحسين بن بندار البغدادي المخرمي بكسر المهملة المشددة منسوب إلى المخرم محلة ببغداد تشرفها نزلها بعض ولد يزيد بن المخرم فنسبت إليه ذكره المنذري كما في الطبقات الحافظ بن رجب الحنبلي بلباسها من يد أبي الفرج محمد بن عبد الله الطرطوسي بلباسها من يد أبي الفضل عبد الواحد بن عبد العزيز بن الحارث التميمي بلباسها من يد أبيه عبد العزيز بن الحارث التميمي بلباسها من يد أستاذه أبي بكر محمد بن دلف بن خلف بن محمد بن جحدر الشبلي بلباسها من يد سيد الطائفة الأستاذ أبي القاسم الجنيد بن محمد البغدادي قدس الله أسرارهم ورحمنا بهم إلى آخر السند المذكور في سلسلة الصحبة إلا أن الصوفية اتفقوا على أن الحسن البصري أخذ عن سيدنا علي رضي الله عنه وجمعي از شجره نويسان درين موضع سلسله نسب اثبات كنند وفيه نظر زيرا كه قرينه قائم نشده است برآنكه تربيت باطني باين سلسله بوده باشد والله اعلم وآن سلسله اين است سيدي الشيخ ابو محمد

ابو محمد عبد اللہ علی اسدی یمنی سے انہوں نے قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابو صالح الجیلانی قدس اللہ روحہ سے پھر شیخ ابو محمد عبد القادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار بغدادی مخرمی کے مخرم بکسر رائے مہملہ مشددہ اور یا نسبت کی ہے۔ ایک محلہ کا نام ہے بغداد کے کہ اسکو بزرگی ہوئی وہاں اترنے سے۔ بعض اولاد یزید بن مخرم کی۔ ان سے مشہور ہوا وہ محلہ اس نام سے۔ اس کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا ہی لکھا ہے طبقات حافظ بن رجب حنبلی میں۔ اور شیخ ابو سعید نے ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبد اللہ طرطوسی کے انکو پہنایا ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن حارث تیمی نے انکو پہنایا ان کے والد عبد العزیز بن حارث تیمی اور ان کے استاد ابو بکر بن محمد دلف بن حلف بن محمد بن جحذر شبلی نے ان کو پہنایا سید الطائفہ استاد ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہ و اسرارہم و رحمنا بہم پھر آگے وہی سند مذکور ہے سلسلۂ صحبت کی مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس امر پہ کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور ایک گروہ شجرہ لکھنے والوں کے اس مقام پر سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہیں اور اس میں جائے گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہیں پایا جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ میں ہوئی ہو واللہ اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

عبدالقادر الجیلانی اخذ الطریقة عن
ابیه ابی صالح موسیٰ جنگی دوست عن
ابیه السید عبداللہ عن ابیه السید
یحییٰ زاهد عن ابیه السید محمد رومی
عن ابیه السید داؤد امیر محمد اکبر
عن ابیه موسیٰ ثانی عن ابیه السید
عبداللہ عن ابیه السید موسیٰ الجون
عن ابیه السید عبداللہ المحض عن
ابیه السید حسن المثنیٰ عن ابیه الامام
حسن المجتبیٰ عن ابیه وامه سیدنا علی
المرتضیٰ وسیدتنا فاطمة الزهراء کلیهما
عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم
وکتاب غنیة الطالبین وفتوح الغیب
ومجالس ستین۔ که ملفوظ حضرت غوث
است واصل طریقه الشان در آنها
مفصل است این فقیر اخذ کرد اجازت
از شیخ ابو طاهر محمد بن ابراهیم الکردی
عن ابیه عن القشاشی عن الشناوی عن عبدالرحمن
بن عبدالقادر بن عبدالعزیز بن فهد
الهاشمی العلوی المکی عن عمه جار اللہ ابن
عبدالعزیز بن فهد المکی عن ابی الفضل
جلال الدین سیوطی قال انبانی الشیخ
جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
التنوخی عن ابی العباس الحجار عن احمد بن
یعقوب المارستانی عن قطب الطریقه

عبدالقادر جیلانی نے اخذ کیا
اپنے والد ابو صالح موسیٰ جنگی
دوست سے اُنہوں نے اپنے والد سید
عبداللہ سے اُنہوں نے اپنے والد
سید یحییٰ زاہد سے اُنہوں نے اپنے والد
سید محمد رومی سے اُنہوں نے اپنے والد
سید داؤد سے اُنہوں نے امیر محمد اکبر سے
اُنہوں نے اپنے والد موسیٰ ثانی سے اُنہوں نے
اپنے والد سید عبداللہ سے اُنہوں نے اپنے
والد سید موسیٰ جون سے اُنہوں نے اپنے والد
سید عبداللہ سے اُنہوں نے اپنے والد سید حسن مثنی
سے اُنہوں نے اپنے والد امام حسن مجتبیٰ سے اُنہوں
نے اپنے والد اور والدہ سیدنا علی مرتضیٰ و سیدتنا
فاطمة الزہرا سے اور ان دونوں نے نبی صلعم سے اور کتاب
غنیة الطالبین و فتوح الغیب و مجالس ستین کے جو
ملفوظ ہیں حضرت غوث کے اور اصل طریقہ اُنکا اُنمیں مفصل
ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ ابو طاہر محمد بن ابراہیم
کُردی سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے قشاشی سے
اُنہوں نے شناوی سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن عبدالقادر
بن عبدالعزیز بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اُنہوں نے
اپنے چچا جار اللہ بن عبدالعزیز بن فہد مکی سے اُنہوں
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اُنہوں نے کہا مجھ
خبر دی شیخ جلال الدین بن ملقن نے کہا مجھے خبر دی ابو اسحاق
تنوخی نے اُن کو ابو العباس حجار نے اُن کو
احمد بن یعقوب مارستانی نے اُنکو قطب الطریقہ

طریقہ ذکر قادریہ

الشيخ محي الدين عبد القادر الجيلاني قال نبانا شيخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشيخ محمد سعيد بن الحسن القرشي الكوكني ثم المدني في رسالة ايقاظ الهمم بالاوراد والاذكار لتعرض نفحات العزيز الغفار عن العارف بالله الشيخ ابراهيم الكردي قال نبانا شيخنا ابو طاهر عن ابيه الشيخ ابراهيم الكردي قال اخبرنا شيخنا الشيخ احمد بن محمد القشاشي المدني ان كيفية ذكر الطريقة العلية القادرية ان تجلس مربعا وتضع كفيك على فخذيك مبسوطتين وتغمض عليك وتبدا بالذكر من جانبك الايسر وتقصد ان تاخذ ما سوى الله من قلبك وهو تحت ثديك الايسر بقولك لا وتمرها الى ان تطرح اله وهو المنفي فوق كتفك الايمن وتثبت بقولك الا من فوق كتفك الايمن الله في قلبك الذي القيت ما سوى الله تعالى عنه بضرب شديد ليتاثر قلبك ويتمكن فيه نور الذكر انتهى وبه الشيخ ابراهيم الكردي انه قال في ايقاظ القوابل ينبغي لطالب الحق سبحانه ان يسال بعد اداء ما افترض عليه طريق التقرب بالتزام ما يطيقه من مندوباتها الاقوال والافعال عنا لعز العبودية

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد سعید بن حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے رسالہ میں جسکا نام ہے۔ ایقاظ الہمم بالاوراد والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ شیخ ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ احمد ابن محمد قشاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس طور پر ہے۔ کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے۔ اور ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہوں اللہ کے ماسوا کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا سے شروع کرے اور کھینچے اسکو یہانتک کہ ڈالے الٰہ کو حالت نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے ساتھ لفظ الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ کو بیچ دل کے جس ماسوائے اللہ کو نکال ڈالا تھا بہت شدت و ضرب کیساتھ کہ دل میں اثر ہو جائے۔ اور اسمیں ذکر کا نور قرار پکڑے انتہی۔ اور اسی سند سے ہے شیخ ابراہیم کردی سے کہ انہوں نے کہا ہے بیچ ایقاظ القوابل کے حق سبحانہ تعالی کے طالب کو چاہئے بعد ادائے فرائض کے سوال کرے طریقہ اللہ کے تقرب کا اپنے پر لازم کر لینے سے اس وظیفہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو افعال و اقوال مستحب خالص عبودیت کیساتھ

فانما تنتج المحبة الالهية المنتجه لما قال صلى الله عليه واله وسلم فيما يرويه عن ربه تبارك وتعالى وما تقرب الى عبدي بشيء احب الى مما افترضت عليه ومايزال عبدي يتقرب الي بالنوافل حتى احبه فكنت سمعه الذي يسمع به وبصره الذي يبصر بها ويده التي يبطش بها ورجله التي يمشي بها زاد في غير رواية البخاري وفواده الذي يعقل به ولسانه الذي يتكلم به فمن اراد العمل على ذالك فعليه بالذكر بالغدو والاصال وان لا يكون من الغافلين فيما بين ذالك عند تقلبانه في الاشتغال وافضل الذكر لا اله الا الله فان كان متجردا عن الاسباب فلينقطع بالذكر وان كان من اهل الاسباب فليعمل منه وردا بحسب الفراغ ومن الوسطان يقول لا اله الا الله الفا بعد كل من الصبح والعشاء والتهجد وعند العذر ياخذ بالميسر والاستغفار مائة بعد كل من الاوقات الثلاثة ويعمل بمضمون حديث استغفر للمومنين والمومنات كل يوم سبعا وعشرين كان من الذين يستجاب لهم ويرزق بهم اهل الارض ويكون ذالك بعد الصبح ويعمل

کہ اسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والے اس شے کا جو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث قدسی میں یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میرے بندہ میرے نے ساتھ کسی چیز کے جو مجھکو بہاتر ہو طرف میرے فرائض میرے سے اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل کے یہاں تک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے۔ تو میں ہوتا ہوں اسکے کان جنسے وہ سنتا ہے اور اسکی آنکھیں جنسے وہ دیکھتا ہے اور اسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور اسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے۔ اور بخاری کی اُس روایت کے سوا اور دوسری میں یہ بھی زیادہ روایت کیا ہے۔ کہ اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اسکی زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے۔ انتہی۔ تو جو شخص اسپر عمل کرنا چاہے وہ صبح وشام ذکر کیا کرے اور غافلوں میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا جھگڑا نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے کاروبار میں گھرا ہوا ہے تو وہ اپنی فرصت کیموافق ورد وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جسقدر آسان ہو اور ایکسو مرتبہ استغفار انہیں تینوں نمازوں کے بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے۔ کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو شخص استغفار چاہے مومنوں اور مومنات ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہوگا انمیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے۔ اور جن کے سبب اہل زمین روزی پاتے ہیں۔ اور یہ بعد نماز صبح کے ہے۔

بمضمون حدیث من استغفر اللّٰہ
دبر کل صلوۃ ثلث مرات فقال استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء
قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل
فریضۃ فہو اولی ویقول بعد کل من الصبح
والعصر اللہم صل علی سیدنا محمد و
علی آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک
عشرا ویقول بعد العاشرۃ وعلی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی آلہم وصحبہم
والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا
معہم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک
ومداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون واجعل
بعد کل فریضۃ عشرا فہو ازکی ویقرا
الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیہا والشمس
وضحہا والضحی یقول سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون ہمارے نبی
جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ اور
کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ وہ جہاد میں سے
بھاگا ہو پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک لہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وہو علی کل شیء قدیر۔ دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولیٰ ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے۔ اللہم صل علی سیدنا محمد وعلی
آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک اور دسویں دفعہ
یہ اور پڑھ لیوے وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
وعلی آلہم وصحبہم والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا معہم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک ورضاء
نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون۔ اور
جو ہر فرضوں کے بعد دس مرتبہ ورد کرے
تو اور بہت خوب ہے۔ اور ہر نماز فرض کے بعد
دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور بعد
دو رکعتوں چاشت کے سورتین والشمس وضحہا
اور والضحی پڑھے اُسکے بعد یوں کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا
قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ارشاد رحیمیہ در طریقہ
حضرات نقشبندیہ مع رسالہ متبرکہ حضرت خواجہ باقی باللہ
معہ ترجمہ اُردو ذکر و اشغال و توجہ و مراقبہ قیمت [illegible]

عدد خلق الله بدوام الله عشرا ويٰس وتبارك كل صبح ومساء ويزيد في المساء بعد المغرب سورة الٓم السجدة ان ضاق الوقت عن يٰس في الليل فالٓم السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد ان الجنة حق والنار حق والموت حق والقبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان حق واشهد ان الساعة اٰتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور اللهم اني اودعك هذه الشهادة ليوم حاجتي اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها اماني وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين وينوي بعد ركعتي المغرب في ركعتين منها حفظ الايمان مع الاوابين ويقول بعد السلام اللهم سددني بالايمان واحفظه علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي كذا وصى به الشيخ محي الدين قدس الله سره في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ دس مرتبہ اور یٰس اور تبارک ہر صبح وشام پڑھے۔ اور مغرب کو بعد نماز کے سورہ الٓم سجدہ پڑھے۔ اور جو یٰس پڑھنے کا وقت نہ پائے رات کو تو الٓم سجدہ اور تبارک پڑھے۔ اور بعد نماز مغرب کے چھ رکعتیں نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں کے یہ کہے مرحبا بملائكة الليل مرحبا بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد ان الجنة حق والنار حق والموت حق والقبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان حق واشهد ان الساعة اٰتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور اللهم اني اودعك هذه الشهادة ليوم حاجتي اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها اماني وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين اور بعد دو رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں حفظ الایمان کی اوابین کیساتھ اور بعد سلام کے یہ کہے اللهم سددني بالايمان واحفظه علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے۔

يقرأ في كل ركعة فيها الاخلاص ستا والمعوذتين مرة مرة ركعتين بعد مما بينه الاوابين مع الاستخارة اي المطلقة التي يعملها اهل الله كل يوم لاعمال الليل والنهار قال الشيخ محي الدين قدس سره جربنا ذلك فوجدنا فيه كل خير ودعاء الاستخارة هو ما سبق ويقول بعد كل فريضة استغفر الله العظيم الذي لا اله الا هو الحي القيوم واتوب اليه اللهم انت السلام ومنك السلام واليك يرجع السلام حينا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تباركت ربنا وتعاليت يا ذا الجلال والاكرام ثم يقرأ الفاتحة الى اخرها ثم والهكم اله واحد لا اله الا هو الرحمن الرحيم ثم يقول اللهم اني اقدم اليك بين يدي ذلك كله الله لا اله الا هو الحي القيوم الى قوله العلي العظيم ثم امن الرسول الى اخر السورة ثم شهد الله انه لا اله الا هو الى قوله ان الدين عند الله الاسلام فيقول بعده وانا اشهد بما شهد الله به واستودع الله هذه الشهادة هي لي عند الله وديعة ثم يقول قل اللهم مالك الملك الى قوله بغير حساب ثم يقول اللهم يا رحمن الدنيا والاخرة

که پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ استخارہ کے یعنی مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا کرتے ہیں۔ ہر روز اعمال شب و روز کیلئے شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے تجربہ کیا ہے تو انہیں سراسر بہتری پائی ہے اور دعا استخارہ کی وہی ہے۔ جو پہلے گذری اور ہر فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ اللہم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا تعالیت یا ذا الجلال والاکرام پھر الحمد کی صورت پھر والہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم پھر کہے اللہم انی اقدم الیک بین یدی اللہ ذلک کلہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم وہو العلی العظیم تک پھر امن الرسول آخر سورۃ تک پھر شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے وانا اشہد بما شہد اللہ بہ استودع اللہ ہذہ الشہادۃ وہی لی عند اللہ ودیعۃ پھر کہے قل اللہم مالک الملک سے بغیر حساب تک پھر کہے اللہم یا رحمن الدنیا والآخرۃ

ورحيمهما رحمانى انت ترحمنى فارحمنى برحمة
من عندك تغنينى بها عن رحمة من سواك
ثم الاخلاص والمعوذتين ثم يقول سبحان
الله ثلثا وثلثين مرة والحمد لله ثلثا وثلثين
مرة والله اكبر اربع وثلثين مرة
ثم لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيى ويميت بيده
الخير وهو على كل شئ قدير اللهم
لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت
ولا راد لما قضيت ولا ينفع ذا الجد
منك الجد ولا حول ولا قوة الا
بالله العلى العظيم ان الله وملائكته
الاية ثم يصلى على النبى صلى الله عليه
وآله وسلم ثم يدعو بما احب ثم يختم
سبحان ربك رب العزة عما يصفون
الاية ثم لا اله الا الله عشر مرات هذا
بعد كل فريضة ويقول كل يوم بعد
الصبح يا الله يا واحد يا احد يا جواد
انفحنى منك بنفحة خير انك على كل
ما تشاء قدير احد عشر مرة ويكون ابتداءه
من يوم الخميس بعد قرات الفاتحة بغوث
الثقلين قدس سره ومشائخ السلسلة
من السابقين واللاحقين كما شرطه المشائخ
ويقول يا عزيز كل يوم بعد الصبح
احد واربعين مرة ويا اله الالهة الرفيع

ورحيمهما رحمانى انت ترحمنى فارحمنى
برحمة من عندك تغنينى بها عن رحمة
من سواك پھر سورۂ اخلاص اور قل اعوذ
برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پڑھ کے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد للہ
تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد يحيى ويميت بيده
الخير وهو على كل شئ قدير اللهم
لا مانع لما اعطيت ولا معطى لما منعت
ولا راد لما قضيت ولا ينفع ذا الجد
منك الجد ولا حول ولا قوة الا بالله العلى
العظيم ان الله وملائكته يصلون على
النبى الخ آخر آیۃ تک پھر درود پڑھے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر
کہے سبحان ربك رب العزة عما يصفون
آخر آیۃ تک پھر لا اله الا الله دس مرتبہ یہ بعد ہر
فرض نماز کے اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے۔
یا اللہ یا واحد یا احد یا جواد انفحنی منك
بنفحة خير انك على كل ما تشاء قدير گیارہ دفعہ
اور اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اور پہلے
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ اور مشائخ سلسلہ
پہلے پچھلے سبکی فاتحہ دے جیسے اسکو شرط کیا
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے اکتالیس مرتبہ اور یا الہ الالہۃ الرفیع

خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت
شئ من علمه ولا يؤده وعشرين مرة و
ان وسع الوقت قال سبحان الله وبحمده
سبحان الله العظيم مائة مرة ويصوم ثلثة
ايام من كل شهر ومن زاد زاده الله فان
وجد من نفسه قوة فليصم من شوال
ستا ومن ذي الحجة التسع الاول وشيخنا
الامام كان يامر اصحابه باحياء هذا
الليالي العشر بقراءة القران كل
ليلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففي
كل ثلاث ليال ختمة وليلة العيد
ختمة كاملة بالتقسيم هذا ومن
الايام الفاضلة يوم عاشورة ويوم
النصف من شعبان وورد في الفضائل
رجب احاديث باسانيد ضعيفة
لا باس بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة
فليعمل بها رجاء فضل الله تعالى
فمنها صوم اول رجب كفارة ثلاث سنين
والثاني كفارة سنتين والثالث كفارة
سنة ثم كل يوم شهرا ومنها في
رجب يوم وليلة من صام ذلك
اليوم وقام تلك الليلة كان كمن صام
الدهر مائة سنة۔

سواء السبیل کلیمی معتبر مجلد وہ مصنفہ
حضرت مولانا کلیم اللہ چشتی شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ حق تعالیٰ کی ذات
وصفات پر مکمل وجامع بحث قابلدید کتاب ہے۔ ہدیہ ایک روپیہ

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شی
من علمہ ولا یؤدہ ستائیس مرتبہ اور فرا
میں گنجائش ہو تو یہ سبحان اللہ وبحمد
سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے
میں تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے ا
زیادہ کرے اسکو اور جو اپنے نفس میں قوت
پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقرعید کے
نو روزے اوّل تاریخ سے نویں تک اور ہمار
شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس
راتوں کو بیدار رہے۔ اور قرآن شریف پڑھے
ہر رات کو دس سیپارے تو تین رات میں ختم
کرے اور دسویں رات کو ایک ختم پورا کرے
اس تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورے اور
پندرہویں رات شعبان کی اور رجب کے فضائل
وارد ہیں حدیث ضعیف اسناد سے کہ ان پر
عمل کرنا مضائقہ نہیں اگر آدمی اپنے میں قوت
دیکھے۔ ان پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید
اُن میں سے ایک روزہ پہلی رجب کا ہے جس کا
ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرا
روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ
ایک برس کا کفارہ ہے۔ بعد اس کے ہر
روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک انہی
سے ہے کہ ماہ رجب میں ایک روزہ اور ایک شب
ہے کہ جو اس دن روزہ رکھے اور اس رات کو جاگے
کھڑے تو ایسا ہے جیسے برابر سو برس روزہ

فهو لثلاث بقين من رجب ومنها من صام سبعة ايام غلقت عنه سبعة ابواب جهنم ومن صام ثمانية ايام فتحت لثمانية ابواب الجنة ومن وجد قوة من نفسه فقد ورد افضل الصيام صوم اخی داؤد كان يصوم يوما ويفطر يوما ولا يفر اذا لاقی رواه الترمذی وغيره عن ابن عمر لشيخ سعيد الكوكنی و قال الشيخ حسن العجمی المكی وعند الاستطاعة يزيد علی ما ذكر قراءة سورة الاخلاص الف مرة والصلوة علی النبی صلی الله عليه وآله وسلم الف مرة ويقول فی كل يوم الف مرة لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو علی كل شیء قدير وان يقول فی الصبح كل يوم الف مرة سبحان الله وبحمده انتهی

اما طریقه نقشبندیه را شعب بسیار است در دیار هندوستان از دو جهت شائع شده است یکے جهت خواجه محمد باقی و دیگر جهت میر ابو العلے در دیار ماوراء النهر جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگی شائع است و اشهر شعب آن بحسب رسائل تصوف

پس وہ واسطے تیسری رجب کے ہے اور بعض اُن میں سے یہ ہے کہ جو سات روزے رکھے اُسپر سات دروازے دوزخ کے بند ہوتے ہیں - اور جو آٹھ روزہ رکھے آٹھوں دروازے جنت کے اُسکے واسطے کھل جائیں گے اور جو اپنے نفس میں قوت پائے تو حدیث شریف میں آیا ہے افضل روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے. کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک روز افطار کرتے تھے اُسکو روایت کیا ترمذی وغیرہ نے ابن عمر سے واسطے شیخ سعید کوکنی کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور مقدور ہو تو زیادہ کرے اسپر سورۂ اخلاص ایکہزار مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور ہر روز ہزار بار پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وهو علی کل شیء قدیر اور ہر روز صبح کو پڑھے ایکہزار بار سبحان اللہ وبحمدہ - انتہی

ذکر طریقۂ نقشبندیہ

لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہیں - ملک ہندوستان میں دو جہت سے شائع ہیں تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے اور دوسرا میر ابو العلے کی جہت سے اور ملک ماوراء النہر میں مخدوم اعظم مولانا خواجگی کی جہت سے مشہور ہے اور اُن سب میں بہت مشہور بموجب تصوف کے رسالوں کے

و بیان اشغال قوم شعبه جامعه ست و باز جهت خواجه محمد باقی را شعب بسیار است اشهر آنها دو شعبه است شعبه شیخ محمد معصوم و شعبه شیخ آدم بنوری و هر یکے ازین دو اشغال دارد غیر اشغال متقدمان این طریقه و این فقیر را به هر یکے ازین شعبها ارتباط صحیح واقع شده است پس ارتباط این فقیر از جهت بیعت و صحبت و تلقین اشغال و اجازت و خرقه با والد خود حضرت شیخ عبدالرحیم قدس سره و حضرت ایشان را با چهار کس از مشائخ این طریق ارتباط واقع است نخست با سید عبدالله دوم با میر ابوالقاسم اکبرآبادی سوم با خواجه خورد ولد خواجه محمد باقی چهارم با میر نور العلے خلف میر ابو العلے۔ فالسید عبدالله عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ احمد السهرندی عن خواجه محمد باقی وخواجه خورد عن الشیخ احمد السهرندی وعن خواجه حسام الدین وشیخ الهداد کلهم عن خواجه محمد باقی بالسند المذکور فی سلسلة الصحبة ومیر ابو القاسم الاکبرآبادی الملقب بخلیفه عن ملا ولی محمد الاکبرآبادی عن الامیر ابو العلے عن عمه الامیر عبدالله عن خاله خواجه عبدالحق عن عمه خواجه یحیی عن ابیه خواجه عبیدالله الاحرار و از میر نور العلے خرقه بایشان رسید عن والده الامیر ابو العلے اکبرآبادی و این فقیر اشغال طریقه احمدیه را از ملا محمد فضیل گیلانی

اور اشغال قوم کے بیان کے شعبہ جامعہ ہے اور پھر خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں ان میں دو شعبہ بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد معصوم کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور ان دونوں میں سے شغل ہیں سوائے اشغال متقدمان طریقہ کے اور اس فقیر کو ان سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط اس فقیر کو جہت صحبت و بیعت و تلقین اشغال و اجازت و خرقہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ہے اور انکو چار مشائخ سے اس طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبداللہ سے دوسرے میر ابو القاسم اکبرآبادی سے تیسرے خواجہ خورد ولد خواجہ محمد باقی سے چوتھے میر نور العلے خلف میر ابو العلے سے تو سید عبداللہ کو شیخ آدم بنوری سے ان کو شیخ احمد سہرندی سے ان کو خواجہ محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سہرندی سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ الہداد اور ان سب کو خواجہ محمد باقی سے اسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت میں اور میر ابو القاسم اکبرآبادی الملقب بخلیفہ کو ملا ولی محمد اکبرآبادی سے انکو میر ابو العلے سے ان کو اپنے چچا امیر عبداللہ سے ان کو اپنے ماموں خواجہ عبد الحق سے ان کو خواجہ یحیی سے اور ان کو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور میر نور العلے سے انکو خرقہ پہنچا انکو اپنے والد الامیر ابو العلے اکبرآبادی سے اور اس فقیر نے اشغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد فضیل

اخذ کردہ عن شیخ میر موسیٰ بمبئی کوئی عن الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد السرہندی و این فقیر را خرقہ نقشبندیہ از شیخ ابو طاہر مدنی رسیدہ و ایشاں را از کس والد بزرگوار ایشاں شیخ ابراہیم کردی و شیخ احمد نخلی و شیخ عبد اللہ بصری مکی و شیخ ابراہیم را ارتباط با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین و خرقہ عن ابی المواہب احمد الشناوی عن الشیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی عن مولانا محمد ابن ابن اخت ملا جامی عن مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاؤ الدین محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا سعید الدین الکاشغری عن مولانا نظام الدین خاموش عن خواجہ علاؤ الدین العطار عن خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و شیخ احمد نخلی اشتغال این طریقہ اخذ کردہ از سید میر کلال البلخی عن ملا محمد عرب البلخی عن ملا اکتہ الشیرغانی عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحرار والشیخ عبد اللہ البصری لبس الخرقة عن الشیخ عبد اللہ باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین السنبھلی نزیل مکة عن خواجہ محمد

حاصل کیا اُنہوں نے اپنے شیخ میر موسی ببی کوئی سے اُنہوں نے شیخ محمد معصوم سے اُنہوں نے اپنے والد شیخ احمد سرہندی سے اور اِس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ حاصل ہوا شیخ ابو طاہر مدنی سے اور اُنکو مشائخوں سے اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اُنکو شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد قشاشی سے جہت سے تلقین و خرقہ کے ابو المواہب شیخ احمد شناوی سے اُنکو شیخ محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی سے اُنکو مولانا محمد ابن ملا جامی کے بھانجے سے اُنکو مولانا شیخ غیاث الدین احمد سے اُنکو مولانا علاؤ الدین محمد سے اُن کو مولانا عبد الرحمن جامی سے اُن کو مولانا سعید الدین کاشغری سے اُنکو مولانا نظام الدین خاموش سے اُنکو خواجہ علاؤ الدین عطار سے اُنکو خواجہ بہاؤ الدین نقشبندیہ سے اور شیخ احمد نخلی نے اشغال اِس طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے اُنہوں نے ملا اکتہ شیرغانی سے اُنہوں نے ملا خورد عزیزان سے اُنہوں نے مخدوم الاعظم ملا خواجگی سے اُنہوں نے مولانا محمد قاضی سے اُنہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے اُنکو پہنایا تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے اُن کو خواجہ محمد

باقی بسنده المذکور ثم الخواجه نقشبند اخذ عن روح خواجه عبد الخالق الغجدوانی وعن خواجه محمد بابا السماسی وعن خلیفة الامیر سید کلال وخواجه محمد بابا السماسی عن خواجه عزیزان بمثل ما ذکرنا فی سلسلة الصحبة الا ان ههنا نکتة اخری ننبه علیها فالشیخ ابو علی الفارمدی اخذ ایضاً عن خواجه ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید البسطامی من طریق الباطن لا من طریق الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید قبل ولادة خواجه ابی الحسن بمدة مدیدة والشیخ ابو یزید عن سیدنا الامام جعفر الصادق من طریق الباطن لا الظاهر لان ولادة الشیخ ابی یزید بعد وفات الامام جعفر الصادق بمدة مدیدة والامام جعفر الصادق اخذ من جهتین الاولی جهة ابائه رضی الله عنهم وقد ذکرناه والثانیة انه اخذ الطریقة عن ابی امه القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم اخذها عن سلمان الفارسی عن سیدنا ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم قلت فی اخذ القاسم عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

باقی نے اُسی سند مذکور سے پھر خواجہ نقش نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی کی روح سے اور خواجہ محمد بابا سماسی اور خلیفہ امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی نے خواجہ عزیزان سے جیسے ہمنے سلسلہ صحبت میں ذکر کیا ہے۔ مگر یہاں ایک اور نکتہ ہے اُس سے آگاہ ہو پس شیخ ابو علی فارمدی نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی سے اُنہوں نے شیخ ابو یزید بسطامی سے باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہیں کیونکہ وفات شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے باطن کے طریق سے ظاہر کے طریق سے نہیں اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کی بہت مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر صادق سے اور امام جعفر صادق نے حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر کر چکے ہیں اور دوسرے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے حاصل کیا سلمان فارسی سے اور اُنہوں نے سیدنا ابو بکر صدیق سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے میں کہتا ہوں قاسم کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہیں۔ مگر

من جهة الباطن يظهر ذلك من تتبع اسماء الرجال والله اعلم والحسن البصري ينسب الى سيدنا على رضى الله تعالى عنهم عند اهل السلوك قاطبة وان كان اهل الحديث لا يثبتون ذلك وقد انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل السلوك والكلام واف وشاف في الكتاب العقد الفريد في سلاسل اهل التوحيد والله اعلم۔ باید دانست که گگیانی بفتح کاف فارسیہ اول وتشدید دوم نسبت به قبیله از افاغنه که میان دوآبه پشاور سکونت دارند وبا قوم یوسف زئی بنو اعمام می شوند ہٹی کوٹ بتائین ہندیتین قریة من مضافات جلال آباد وجلال آباد بلدة بین کابل وپشاور بہنسی بفتح موحدہ والنون ومہملہ نسبہ بہنسا بالقصر بلدہ لصعید مصر الادنی و ملّا اکہ بفتح الالف و تشدید الکاف العربیہ وہائے فارسیہ ابن یمین تخلص می کند۔ واورا دیوانے است مشہور و چبرغان بجیم فارسیہ مضمومہ وبار موحدہ مضمومہ ورار مہملہ ساکنہ وغین معجمہ بلدہ است بر دو مرحلہ از بلخ شبرغان تعریف اوست ومعنی چبرغان بلفظ ترکی چیزیکہ یکے بعد دیگرے در طول مانند قطار بودہ باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل

باطن کی جہت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال کے تتبع سے واللہ اعلم۔ اور حسن بصری نسبت کئے گئے ہیں سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہم سے اہل سلوک کے نزدیک یقینا اگرچہ اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی نے اہل سلوک کے کلام وافی وشافی سے اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید میں واللہ اعلم۔ جاننا چاہیے کہ گگیانی بفتح کاف فارسیہ اول وتشدید دوم یار نسبت کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے جو پشاور کے دوآبہ میں رہتے ہیں۔ اور قوم یوسف زئی کے چچازادوں میں ہیں۔ ہٹی کوٹ دونوں تار ہندیہ ایک گاؤں ہے توابع جلال آباد سے اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل اور پشاور کے بہنسی بفتح موحدہ والنون اور سین مہملہ بالقصر اور یار نسبت کی ایک شہر ہے صعید مصر ادنی میں ملّا اکہ بفتح الف وتشدید کاف عربی وہائے فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں اور انکا دیوان مشہور ہے چبرغان بجیم فارسی مضمومہ اور بار موحدہ اور رار مہملہ ساکن اور غین معجمہ ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شبرغان اسکی تعریف ہے اور چبرغان لفظ ترکی میں اسے کہتے ہیں۔ جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

میران وسیادی وغیرآن وباقتیر بالمعظین حرف نسبت است که اول کلمه می آید مانند یا نسبت که در آخر کلمه می آید سنبھل بیائے هندیه که اشمام ها دارد بلده است وراء نهر جمنا و گنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافه دہلی کاتب حروف گوید که حضرت والد قدس سره می فرمودند که چون حضرت خلیفه ابوالقاسم مرا اجازت دادند فرمودند که در طریقه ما مثال نمی باشد و وصایا نمی نویسند عمده در طریق ما کتاب فقرات است آنرا از مشائخ خود عنعن اخذ کرده ایم ومشائخ ما بحفظ وعمل بآن وصیت می کردند شما آنرا از نسخه من بنویسید پس حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند واجازت حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب فقرات را وبعض مواضع اشکال در آن کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم واشغال آنرا از حضرت ایشان بوجه نیک تلقی نمودم والحمد لله کاتب حروف گوید که شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفه حضرت خواجه محمد باقی درباب اشغال نقشبندیه رساله دارند مختصر ووالد بزرگوار آنرا بغایت می پسندند وآنرا بخط خود از نزدیک بعض اصحاب شیخ تاج الدین انتساخ کرده بودند وطالبان را بهمان اسلوب ارشاد می فرمودند این فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بحثاً ودرایةً خوانده است۔

تفہیمات الہیہ حضرت شاہ صاحب کی معرکۃ الآرا تصنیف جلد اول قیمت ۶

میراں و سیدی وغیرہ کے باقتیر بالفطین میں حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آ جیسے یا نسبت کی آخر میں آتی ہے سنبھل یا ہندیہ کہ ہا کے شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے اُس طرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ دہلی کے کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ ابوالقاسم نے مجھے اجازت دی۔ فرمایا کہ ہمارے طریقہ میں فرمان نہیں ہوتا اور وصیتیں نہیں لکھتے ہمارے طریق میں عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بھی مشائخ سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے مشائخ اُسکے حفظ اور عمل کرنیکی وصیت کرتے آئے ہیں تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو پس حضرت والد نے وہ نقل کرلی اور اُنکی اجازت اِس فقیر کو ہوئی اور اسمیں بعض مقام مشکل اِس فقیر نے اُن سے دریافت کئے اور اُسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے۔ والحمد للہ کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سنبھلی خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ مختصر اشغال نقشبندیہ میں والد بزرگوار اُس کو بہت پسند فرماتے تھے۔ اور اُسے شیخ تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے ہاتھ سے نقل کیا تھا اور اسی طور طالبوں کو ارشاد فرماتے تھے اِس فقیر نے وہ رسالہ اُن سے بحثاً و درایۃً پڑھا ہے۔

نقل رسالہ شیخ محی الدین سنبھلی درباب اشغال نقشبندیہ

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم و باللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اعلم وفقک اللہ تعالی ان معتقد السادۃ النقشبندیہ قدس اللہ تعالی اسرارہم ہو معتقد اہل السنۃ والجماعۃ وطریقتہم دوام العبودیۃ التی لا یتصور بغیر اداء العبادۃ وہی عبارۃ عن دوام مع الحق سبحانہ بلا مزاحمۃ شعور بالغیر مع الذہول عن صفۃ الحضور بوجود الحق سبحانہ ولا یحصل ہذہ السعادۃ العظیمۃ بغیر تصرف الجذبۃ الالہیۃ ولا سبب فی طریق الجذبۃ اقوی من صحبۃ الشیخ الذی سلوکہ بطریق الجذبۃ قال الشیخ ابو علی الدقاق قدس اللہ سرہ الشجرۃ التی تنبت بنفسہا لا ثمر لہا وان کان لہا ثمر یکون بغیر لذۃ وسنۃ اللہ تعالی جاریۃ علی انہ لا بد من السبب فکما ان التوالد والتناسل الصوری لا یحصل بغیر الوالد والوالدۃ کذلک التوالد المعنوی حصولہ بغیر المرشد متعذر قال فی رسالۃ المکیۃ من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ و ہذہ الطریقۃ العلیۃ النقشبندیۃ اخذہا

میں نے چاہا اسکو بعینہ نقل کروں و توفیق اللہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالیٰ کہ عقیدہ حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر ادائے عبادت کے متصور نہیں۔ اور وہ عبارت ہے اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالیٰ کہ شعور بالغیر اُس کے مزاحم نہ ہو ساتھ فراموشی کے صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالیٰ اور یہ سعادت عظمیٰ بغیر جذبہ الٰہی کے نہیں حاصل ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب نہیں سوائے صحبت ایسے شخص کی جسکا سلوک بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہٗ نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اُگتا ہے اسکا ثمر نہیں ہوتا اور جو اسمیں ثمر لگا بھی تو اسمیں لذت نہیں ہوتی اور سنت الٰہی جاری ہے اُسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد وتناسل بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لا شیخ لہ فالشیطان شیخہ یعنی جسکا کوئی مرشد نہیں اُس کا شیطان پیر ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ حاصل

العقبة الفقير في النقصان والعاجز في معرفة الرحمن تاج الدين السنبهلي عن مهدي الزمان الخواجه محمد باقي وهو اخذها عن المولى خواجگی امکنگی وهو اخذها عن المولى درويش محمد وهو عن المولى محمد زاهد وهو عن الغوث الاعظم الخواجه عبيد الله احرار وهو عن الشيخ الشيوخ يعقوب الچرخي وهو من حضرة الخواجه الكبير الخواجه بهاء الحق والدين المعروف بنقشبند وهو عن السيد كلال وهو عن الخواجه محمد بابا السماسي وهو عن حضرت العزيزان الخواجه على الراميتني وهو عن الخواجه محمود الفغنوی وهو عن الخواجه عارف الريوگری وهو عن الخواجه عبد الخالق الغجدوانی وهو عن الشيخ يوسف بن يعقوب بن ايوب الهمدانی وهو عن ابی علی الفارمدی وهو من ابی الحسن الخرقانی والشيخ ابو علی له نسبة الجذبة والصحبة والاستفاضة بالشيخ ابی القاسم الكرگانی ايضا وحيث عند المحققين ان الشيوخ ثلاثة شيخ الخرقة وشيخ الذكر وشيخ الصحبة وشيخ الصحبة اتم واكمل في الارتباط وهو الشيخ الحقيقي لا جرم اوردنا نسبة الشيخ ابی القاسم الذی اتم بها السلوك الشيخ ابی علی ومن الشيخ ابی القاسم الی الامام علی بن موسی الرضا

کیا ہے اس فقیر نے جو نقصان میں کامل ہے اور معرفت رحمٰن میں عاجز ہے تاج الدین سنبھلی کہ حاصل کیا ہے مہدی زمان خواجہ محمد باقی سے اور انہوں نے ملا خواجگی امکنگی سے انہوں نے ملا درویش محمد سے انہوں نے ملا محمد زاہد سے انہوں نے غوث الاعظم خواجہ عبید اللہ احرار سے انہوں نے شیخ الشیوخ یعقوب چرخی سے انہوں نے حضرت خواجہ کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بہ نقشبند سے انہوں نے سید کلال سے انہوں نے خواجہ محمد بابا سماسی سے انہوں نے حضرت عزیزان سے انہوں نے خواجہ علی رامیتنی سے انہوں نے خواجہ محمود خیر فغنوی سے انہوں نے خواجہ عارف ریوگری سے انہوں نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی سے انہوں نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب ہمدانی سے انہوں نے ابو علی فارمدی سے انہوں نے ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت جذبہ و صحبت و استفاضہ کی ہے شیخ ابو القاسم گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک شیخ تین ہوتے ہیں ایک شیخ خرقہ اور ایک شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط میں اکمل اور اتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہے ہم نے ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو کہ وہاں جا کر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسیٰ رضا تک

وسائط شیخ ابو عثمان المغربی وابو علی الکاتب وابو علی الرودباری وسید الطائفۃ الجنید بغدادی والسری السقطی ومعروف الکرخی رضی اللہ تعالی عنہم ولمعروف قدس سرہ نسبۃ اخری یتصل بہا الی داؤد الطائی عن حبیب العجمی عن الحسن البصری قدس اللہ اسرارہم ونسبۃ معروف الی باب مدینۃ العلم معروف ومشہور ھھنا فلان ارجع الی راس الکلام فاعلم ان الشیخ ابا الحسن الخرقانی اخذ عن روحانیۃ ابی یزید البسطامی کنسبۃ اویس قدس اللہ سرہ من منبع الانوار علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات وھکذا نسبۃ سلطان العارفین الی روحانیۃ جعفر الصادق والمعروف من خدمۃ وصحبتہ غیر صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود انوار وراثۃ ابائہ الکرام یتصل بجدہ لامہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہم وہو من فقہاء السبعۃ فی التابعین کان من الحکام فی علم الظاہر والباطن وہو منسوب الی سلمان الفارسی رضی اللہ تعالی عنہ وسلمان مع تشرفہ بصحبۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخذ الطریقۃ عن الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ وہو عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والطریق الاخری الامام جعفر اخذہا عن جد

درمیان میں واسطے ہیں شیخ ابو عثمان مغربی اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور سید الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی معروف کرخی رضی اللہ تعالی عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو ایک اور نسبت ہے جو ابوداؤد طائی کو جا ملتی ہے حبیب عجمی سے انکو حسن بصری سے قدس اللہ اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ علم یعنی علی تک معروف اور مشہور ہے اور اب میں رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے ۔

پس جاننا چاہئے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین کی نسبت ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو مشہور خدمت وصحبت ہے وہ صحیح نہیں ہے اور امام جعفر صادق نے باوجود اپنے آبا کی وراثت کے انوار اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم سے حاصل کیا اور ساتویں فقہا سے ہیں۔ تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں میں کامل اور انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالی عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا سے وہ مشہور ہے در دروازہ شہر علم یعنی حضرت

الى باب مدينة العلم معروفة

فصل

طريق الوصول الى الله تعالى على طريق السادة النقشبندية اما الطرق الاول الذكر بمحض الصحبة او بالذكر او با المراقبة وطرق ذكر هذه السلسلة ان تذكر الكلمة الطيبة اعني لا اله الا الله محمد رسول الله بحبس النفس وتراعي العدد الوتر واذا جاء في العدد احد عشرين مرة ولم يظهر للذكر اثر فهذا دليل على عدم قبوله فتشرع في ابتداء الذكر من اصله واثر الذكر هو انك في زمان النفي منتفي عنك وجود البشرية وفي الاثبات يظهر فيك اثر من آثار تصرفات الجذبات الالهية والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضهم اول ما يحصل الغيبة عما سوى الحق وبعضهم اول ما يحصل له السكر والغيبة وبعد ذلك يتحقق له وجود العدم وبعده يتشرف بالفنا كما قال الشيخ عبد الله الانصاري في تفسير هذه الآية واذكر ربك اذا نسيت غيره ثم نسيت ذكرك ثم نسيت في ذكر الحق اياك اكمل ذكرك

اول طریقہ حضرت نقشبندیہ

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک

فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبے سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے۔ اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس ۲۱ مرتبے گذر جائے اور اسکا کچھ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہے اس کے قبول نہ ہونے کی۔ پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبات الٰہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اُنکو پہلے غیبت ماسوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اُنکو پہلے سکر اور غیبت اور اس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اس کے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس آیۃ کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھول جائے تو ماسوائے حق کے پھر بھول جائے تو اپنے ذکر کو پھر بھول جائے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

واخفاه بحيث واتمه الخفاء حتى لا يبقى للسان خبر عما سواه فكيفية الذكر ان تلصق اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق الشفة بالشفة والاسنان بالاسنان و تحبس النفس وتشرع بكلمة لا مبتدئا بها من السرة وتصعد بها الى جانب الدماغ فاذا وصلت الى الدماغ ملت بالٰه الى جانب الكتف اليمين ثم الا الله الى الجانب اليسار فرميت بها على القلب الصنوبری بقوة بحيث يظهر اثرها وحرارتها في سائر الجسد وتميل محمد رسول الله من اليسار الى جانب اليمين اى تاتى بها بينهما وتقول بعد ذلك بالقلب ايضًا الهي انت مقصودي ورضاك مطلوبي يعني من هذا الذكر مع توجه القلب على وجه يظهر اثره في القلب ويتاثر منه و يكون ذلك كله بحيث لا يظهر على ظاهره حركة ولا يشعر به من كان يقربه وتحبس نفسه بذكره مرة او ثلاثا مراعيا للوتر وقال حضرة الخواجه قدس سره في معنى الكلمة الطيبة ان لا اله معناه نفي الالهة الطبيعة والا الله اثبات المعبود محمد رسول الله معناه انك ادخلت نفسك في مقام فاتبعوني بالحق

اور مخفی اور اتم درجہ ذکر کا یہ ہے یعنی تیری زبان کو خبر نہ رہے اس کے سوا کے اور کیفیت ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالوے لگاوے اور لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جاوے اور جب دماغ کو پہونچے تو کہے الٰہ کو داہنے مونڈھے کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھرا کے قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اُس کا اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو۔ اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی طرف کو یعنی اُن کے درمیان اور اُس کے بعد دل سے یوں کہے الٰہی انت مقصودی ورضاک مطلوبی یعنی اِس ذکر سے تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری ہی رضا مجھے مطلوب ہے قلب کی توجہ ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو اور دل اُس سے متاثر ہو اور یہ سب اس طرح سے ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس بیٹھا ہو وہ بھی نجانے اور حبس نفس کرے ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے کلمہ طیبہ کے معنے یوں فرماتے ہیں لا الٰہ نفی ہے الٰہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات ہے معبود کی محمد رسول اللہ کے معنے یہ ہیں کہ تو نے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق ہیں

وبعض اكابر هذه السلسلة قال في معنى الكلمة الطيبة ان المبتدى يتصور في لا اله لا معبود والمتوسط يلاحظ لا مقصود والمنتهى لا موجود الا الله تكون ملاحظته وقال الاكابر مالم ينته السير الى الله فوضع القدم في السير في الله تكون ملاحظته لا موجود الا الله كفرا وقيل معناها لا متصرف في الملك والملكوت الا الله وينبغى الاجتهاد في مداومة الذكر لا تتركه في حال ولا وقت لا في قيامك ولا قعودك ولا في حديثك ولا في نومك وان حصل لك في الذكر او في مجالسة الشيخ كيفية فافرضها كالخط المستقيم فان تخيل هذا المعنى وشغل الخيال بامر واحد ممد للجمعة وقال بعض الاكابر اذا تغيرت متغيرة من بدنك بواسطة الخيال وتاثيره ينبغى لك ان تترك تلك العشرة حتى يحصل لك التعطيل كما قال بعض الاكابر الشغل هو عدم الشغل وعدم الشغل هو الشغل وقال المولى سعد الدين الكاشغرى رحمة الله عليه ان الشيخ عبد الكبير اليمنى سائلنى وقال ما الذكر فقلت لا اله الا الله فقال ما هذا ذكر هذا معنى

[illegible]

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگوں
معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہیں کہ مبتدی تصو
لا الٰہ یعنی لا معبود اور جو متوسط ہو
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگوں نے کہا
منتہی ہو جاوے سیر الی اللہ اور قدم رکھے
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ
تو یہ کفر ہے اور بعضوں نے اسکے معنی کہے ہیں
فی الملک والملکوت الا اللہ اور مداومت
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے
باتیں کرتے نہ سوتے۔ اور جو ذکر میں یا
کی مجلس میں کچھ کیفیت حاصل ہو تو اسکو فرض
کرے جیسے ایک خطِ مستقیم۔ اور جب یہ معنی
میں بندہ جاویں اور خیال انکی ایک امر
ہو جاوے تو یہ جمعیت کے واسطے بہت مددگار
اور بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ جب
بھی بدن سے متغیر ہو جاوے خیال
اثر معلوم ہو تو چاہئے کہ اسکو چھوڑے
کہ حاصل ہو جاوے تعطیل جیسے بعض بزرگوں
نے کہا ہے کہ الشغل ھو عدم الشغل
الشغل ھو الشغل اور ملا سعد الدین
کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا
عبد الکبیر یمنی نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا
میں نے کہا لا الٰہ الا اللہ کہا یہ تو

فقلت له افدانت فقال الذكر ان
تعلم انك لا تقدر على وجدانه و
قال السيد الطائفة الجنيد التصوف
هو ان تجلس ساعة متعطلا من ملاحظة
كل شيء وقال شيخ الاسلام في ملاحظة
ذلك يحصل الوجدان بغير تفتيش و
رؤية بغير نظر ومقصود الطائفة
العلية الصوفية حصول مشاهدة
الحق كانك تراه وتلك الحضور يسمونها
مشاهدة تكون بالقلب واما الرؤية
فيكون بعين الراس والفرق بين
الرؤية والمشاهدة انك في الرؤية
لا تقدر ان تبعدها عن نفسك
وفي المشاهدة انت بالخيار ؛

الطريقة الثانية للسادة النقشبندية
في سبب الوصول وحصول المعرفة وهي
اسهل الطرق واقربها التوجه والمراقبة
وهو ان ذلك المعنى المقدس الذي بغير
كيف ولا مثال المفهوم من الاسم المبارك
اعني الله بغير واسطة عبارة عربية
او عبرية او فارسية او غيرها تلاحظ
وتحفظه في خيالك وتتوجه بجميع قواك
ومداركك الى القلب الصنوبري وتداوم
على هذا الامر وتتكلف في ملازمة

[illegible] بحضور خواجه شیخ کلیم الله شاهجهان آبادی [illegible]

نہیں ہے۔ پھر میں نے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر یہ
ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اسکے وجدان پر قادر نہیں
ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایک ساعت معطل بیٹھے کل شئی کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
میں حاصل ہوتا ہے۔ وصال بغیر جستجو کے اور
دیدار بے نظر کے اور مقصود صوفیہ کے طائفہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراہ اور اس
حضور کا نام انہوں نے مشاہدہ بالقلب
رکھا ہے۔ اور دیکھنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکھوں سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ میں یہ ہے کہ رویت میں قادر
نہیں ہوتا کہ اسے اپنے سے دور کرے۔
اور مشاہدہ میں اختیار ہے۔

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول میں
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ یہ
ہے کہ وہ معنی مقدس جو بغیر کیف اور ان کی
مثال نہیں مفہوم ہے۔ اللہ کے نام مبارک کا
بے واسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ
وغیرہ اسکا لحاظ اور اسکی حفاظت کرے
اپنے خیال میں اور متوجہ ہو تمام قوتوں اور مدرکوں
سے قلب صنوبری کی طرف اور اس پر مداومت
کرے اور تکلف کرے اسکے لازم کرنے کو

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا توجہ اور مراقبہ میں

حتى تذهب الكلفة من البين ويصير هذا الامر كله ملكة لك وقال بعض الاكابر من النقشبندية ان المعنى المقصود ان غشي عليك فتخيله بصورة نور بسيط محيط بجميع الموجودات العلمية والغيبية واجعله في مقابلة البصيرة ومع حفظ ذالك تتوجه الى القلب الصنوبري بجميع القوى وتدارك الى ان تقوى البصيرة وتذهب الصورة ويترتب على ذلك ظهور المعنى المقصود قال حضرة الخواجه عبيد الله الاحرار ان المراقبة من المفاعلة فلابد من التراقب من الجانبين مع هذا لابد للمراقب ان يكون مراقبا لاطلاعه على اطلاع الحق سبحانه على احواله ويداوم على ذلك او يكون مراقبا لاطلاعه على موجده بلا فتور وتشتت خاطر

والطريق الاخر ان يكون مراقبا بقلبه الصنوبري ولا يترك الخواطر تحل فيه حتى تيسر له الربط بقلبه الحقيقي من غير ملاحظة معنى المفاعلة وطريق المراقبة اعلى من طريق النفي والاثبات

والثمين عجلى معه مجلد ۵۵ حضرت شاہ صاحب کی چالیس حدیثیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جوامع کلمات کی تخریج میں قیمت ۲ر

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور اس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں نے نقشبندیہ کے کہا ہے کہ معنے مقصود کے یہ ہیں کہ بیخودی ہو جائے پھر خیال کرے اسکو ایک نور بسیط کی صورت میں جو احاطہ کئے ہوئے ہے سب موجودات علمیہ وغیبیہ کو اور اسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو اپنے تمام قویٰ سے اور تدارک کرے اس امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت جاتی رہے اور مترتب اس امر پر ظہور معنی مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو ضرور ہے تراقب دونوں طرف سے تو بس مراقبہ کرنیوالے کو ضرور چاہئے یہ کہ ہو مراقب اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونے اسکے حال پر اور اسکی مداومت کرے اور یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر بلا فتور اور پریشان خاطری کے اور ایک اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا مراقب ہو اور اسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے یہانتک کہ اسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنی مفاعلہ کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلیٰ ہے نفی اثبات کے طریق سے اور بہت

اقرب الى الجذبة الالهية من غيرها ومن طريق المراقبة يمكن الوصول الى الوزارة والتصرف فى الملك والملكوت ويمكن بها الاشراف على الخواطر والنظر الى الغير بنظر الموهبة وتنوير باطنه ومن ملكة المراقبة يحصل دوام الجمعية و دوام قبول القلوب وهذا المعنى يسمى جمعا وقبولا الطريق الثالث طريق الرابطة بالشيخ الذى وصل الى مقام المشاهدة وتحقق بالتجليات الذاتية فان رؤيته بمقتضى هم الذين اذا رأوا ذكر الله تفيد فائدة الذكر وصحبته بموجب هم جلساء الله تنتج صحبة المذكور واذا تيسر صحبة مثل هذا العزيز ورأيت اثره فى نفسك فينبغى لك ان تحفظ ذلك الاثر الذى تشاهده فيك بقدر الامكان وان حصل لك فى ذلك المعنى فتور فراجع مصاحبته حتى يرجع لك ببركته ذلك الاثر وهكذا تفعل مرة بعد اخرى حتى تصير تلك الكيفية ملكة لك وان لم تظهر من صحبة ذلك العزيز اثر ولكن حصلت به محبة وانجذاب

تفہیمات الٰہیہ جزاول جدامجد حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ کی معرکۃ الآرا تصنیف قیمت چھ آنہ ۶/

قریب ہے جذبۂ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و ملکوت میں تصرف کا اور ممکن ہے معلوم کرلینا لوگوں کی دلکی باتوں کا اور دوسرے کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اسکے باطن کو منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دلکی حاصل ہوتی ہے اور لوگوں کے دلکا ہمیشہ مقبول ہوتا ہے اور اسی بات کو کہتے جمع و قبول۔ اور تیسرا طریق رابطہ ہے اُس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق ہوا ہے اس واسطے کہ اُس کی رویت بموجب اسکے کہ اذا راوا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ دیتی ہے اور اُس کی صحبت بموجب اسکے کہ ھم جلساء اللہ اُس صحبت مذکور کا فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت میسر ہو جائے اور اپنے نفس میں اُس کا اثر معلوم ہو تو چاہیے کہ اُسکی حفاظت کرے جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہانتک تجھے ممکن ہو اور جو اس میں فتور آجائے تو اُس شیخ کی مصاحبت کیطرف رجوع ہو کہ پھر تجکو حاصل ہو اُسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہو جائے اور جو اُس عزیز کی صحبت سے یہ اثر ظاہر نہو لیکن اُس سے محبت اور انجذاب حاصل ہو۔

ترانۂ کلیمی حصہ اول و دوم فارسی و اردو قوالی غزلوں کا مجموعہ قیمت ۱/

فينبغي ان تحفظ صورته في الخيال وتتوجه للقلب الصنوبري حتى تحصل الغيبة والفناء عن النفس وان وقفت عن الترقي فينبغي ان تجعل صورة الشيخ على كتفك الايمن وتعتبر من كتفك الايمن قلبك امرا ممتدا وتاتي بالشيخ على ذلك الامر الممتد وتجعله في قلبك فانه يرجى لك بذالك حضور الغيبة والفناء ؏

فصل ۳

تیسری فصل حضرت غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ کے گیارہ کلمات قدسیہ کی شرح میں

في الكلمات القدسية المأثورة عن حضرة الخواجه عبد الخالق غجدواني وهي احد عشر كلمة بني طريق السادة النقشبندية عليها وهي هذه

۱ یاد کرد ۲ بازگشت ۳ نگاهداشت ۴ یادداشت ۵ هوش در دم ۶ سفر در وطن ۷ نظر بر قدم ۸ خلوت در انجمن ۹ وقوف زمانی ۱۰ وقوف عددی ۱۱ وقوف قلبی

كان حضرة الخواجه عبد الخالق راس حلقة هذه الطائفة لزم بيان الفاظه المصطلح عليها فلنشرحها مقتصدين بين الاجمال والتفصيل وهذا انا اشرع في ذلك

یاد کرد هو عبارة عن ذكر اللسان او القلب يعني كن دائما في تكرار الذكر

تو چاہئے کہ اُسکی صورت خیال میں

اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو

حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور

وقفہ ہو جائے ترقی میں تو چاہئے کہ

شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کیطرف خیال

اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد انتہا

داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر

کیساتھ اپنے قلب میں لائے اور امید

اِس سے حضور غیبت اور فنا کی

فصل ۳

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے کلمات قدسیہ ماثورہ کے بیان میں! اور وہ گیارہ کل

جنپر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے۔ سو وہ یہ

یادکرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یاد

ہوش در دم سفر در وطن۔ نظر بر قدم

در انجمن۔ وقوف زمانی۔ وقوف عد

وقوف قلبی۔ اور چونکہ خواجہ عبدالخالق

طریقہ کے سر حلقہ ہیں تو انکے الفاظ مصطلح

بیان ضرور ہے ہم اُنکی شرح کرتے ہیں

وتفصیل کے درمیان وہ یہ ہے۔

یادکرد۔ کہتے ہیں۔ ذکر زبان یا

کو یعنی ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے۔

الذی استفدته من الشیخ الی ان یحصل لك حضور الحق وطریقة تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا بقلبه الکلمة الطیبة والمرید یحضر قلبه فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عینیه ویطبق فمه کما مر بیانه۔ قال حضرة الخواجه بهاء الدین قدس سره ان المقصود من الذکر ان یکون القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف المحبة والتعظیم لان الذکر طرد الغفلة؛

باز گشت یعنی ان الذاکر کلما ذکر بقلبه الکلمة الطیبة قال عقبها باللسان الهی انت مقصودی ورضاك مطلوبی یعنی من هذا الذکر لان هذه الکلمة تفید نفی کل خاطر من ملیح وقبیح حتی یخلص الذکر ویتفرغ السر عما سوی الخلق واذا لم یجد الذاکر له اخلاصا فی هذا الکلام قل علی سبیل التقلید من المرشد فانه یحصل له ببرکة ذلك الاخلاص ان شاء الله تعالی؛

نگاهداشت۔ وهو عبارة عن مراقبة الخواطر یعنی ان ذاکر الکلمة فی نفسه یراعی ان لا یخطر بباله

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضورِ حق حاصل ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے اور کھلی رکھے دونوں آنکھیں اپنی اور منہ بند کرے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہیں حضرت خواجہ بہاؤالدین قدس سرہٗ نے فرمایا ہے کہ مقصد ذکر سے یہ ہے کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو۔ محبت اور تعظیم کیساتھ۔ اسلئے کہ غفلت کو دفع کرتا ہے۔

باز گشت یعنی ذاکر جب قلب سے ذکر کرے کلمہ طیبہ کا اُسکے بعد زبان سے کہے الٰہی انت مقصودی ورضاك مطلوبی یعنی اس ذکر سے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہے اور تیری ہی رضا مطلوب ہے۔ اسواسطے کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھے اور بُرے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جائے اور سر فارغ ہو جائے ماسوائے حق سے اور جو ذاکر اخلاص نہ پائے اس کلام میں تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس کی برکت سے اخلاص ہو جائیگا انشاء اللہ تعالےٰ

نگاہداشت اور یہ عبارت ہے خطروں کے مراقبہ کا یعنی جب دل میں کلمہ کی تکرار کرے تو اسکی رعایت کرے کہ کوئی خطرہ دل میں نہ آئے

خاطر ويجتهد ان لا يخطر له خاطر
الغير في ساعة او ساعتين فان
ذلك مهم عند الاكابر وبعض كمل
الاولياء احيانا يتم لهم هذا المعنى
ياد داشت هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه على
سبيل الذوق وبعض الاكابر قال
في شرح هذه الكلمات الاربع هكذا
ياد كرد يعني تكلف في الذكر **باز گشت**
يعني رجع الى الحق سبحانه على وجه
الانكسار **نگاهداشت** يعني حافظ على
هذا رجوع **ياد داشت** يعني رسخ سره
هوش در دم يعني ان بناء الامر هذا الطريق
على النفس فينبغي ان يجتهد على حفظها بين
المنفسين في الطبيعة حتى لا يدخل بغفلة
ولا يخرج بغفلة **سفر در وطن** يعني ان سفر
السالك يكون في الطبيعة البشرية يعني
ينتقل من الصفات الذميمة الى الصفات
الحميدة كما قال بعض الاكابر ان
الشخص اذا انتقل الى اي محل لا
تفارقه الصفات الخبيثة ما لم ينتقل
عنه وقيل روية الغيب في الشهادة
نظر بر قدم يعني ان السالك ينبغي
ان يكون نظره على قدميه في مشيه
في البلد والصحراء حتى لا يتفرق

اور اس میں کوشش کرے کہ اس
دل میں کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک
یا دو ساعت کیونکہ یہ امر بہت ضرو
بزرگوں کے نزدیک اور بعض کامل ا
کبھی کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے **یادداشت**
دوام حضور مع الحق کو بطریق ذوق سا
بعض بزرگوں نے اِن چار کلموں کی
کی ہے۔ **یادکرد** یعنی ذکر میں تکلف
بازگشت یعنی اللہ سے رجوع از راہ عجز
نگاہداشت یعنی اِس رجوع کی حفاظت
یادداشت یعنی سر کو راسخ کر
ہوش در دم۔ یعنی اِس طریقہ کی بنا
اِس امر پر ہے۔ اس کی حفاظت
درمیان دونوں نفسوں کے نہ غفلت سے
داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے
کوئی سانس **سفر در وطن** یعنی سالک کا
سفر طبیعت بشریہ میں ہے یعنی بری صفتو
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا
بعضے بزرگوں نے یعنی آدمی کسی مکان
کو جائے اسکی صفتیں بری اُس کیسا
ہوتی ہیں جبتک آپنے نہ نقل کرے او
بعضوں نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت
نظر بر قدم یعنی سالک کو چاہئے کہ ا
نظر قدم پر ہو شہر میں چلے پھرے یا جنگل
اسلئے کہ اُسکی نظر متفرق نہو جائے ادھر

نظره ويبصر ما لا ينبغي فيتفرق عليه قلبه ويمكن ان يكون المراد بالنظر الى قدم ان يكون نظر السالك في الاول وهلة الى نهاية السلوك يعني الى حضرت الذات فقط كما قال فارس بن عيسى البغدادي سالت الحلاج فقلت له من المريد فقال هو الرامي باول قصده الى الله فلا يعرج على شئ حتى يصل ويحتمل ان يكون هذا المعنى هو الذي قال الشيخ رويم ادب المسافر ان لا يجاوز همته قدمه **خلوت در انجمن** يعني ينبغي للسالك ان يكون ظاهره مع الحق وباطنه مع الحق اليد بالشغل والقلب بالحق وما احسن ما قيل في ذلك شعر فمن داخل كن صاحبا غير غافل ومن خارج خالط كبعض الاجانب قال اكابر الطريق ان في هذه الطريقة الجمعية في الملاء والتفرقة في الخلوة **وقوف زماني** يعني يحاسب اوقات نفسك كل مرة باعمال الخير فتشكر اذ باعمال الشر فتستغفر على حسب مراتبهم فان حسنات الابرار سيئات المقربين **وقوف عددی** هو عبارة عن

اسے نہ دیکھے اور اس کا قلب متفرق ہو جائے اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو یعنی فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس بن عیسے بغدادی کا قول ہے کہ میں نے حلاج سے سوال کیا تو میں نے کہا مرید کون ہے انہوں نے کہا هو الرامي باول قصده الى الله فلا يعرج على شئ حتى يصل۔ اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس وہ معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے ادب المسافر ان لا يجاوز همته قدمه۔ یعنی مسافر کا ادب یہ ہے کہ اسکی ہمت کا قدم پیچھے نہ پڑے۔

خلوت در انجمن یعنی سالک کو چاہیے کہ بظاہر خلقت کیساتھ ہو اور باطن میں خالق کیساتھ ہاتھ کام میں اور دل حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی میں شعر فمن داخل كن صاحبا غير غافل ؎ ومن خارج خالط كبعض الاجانب بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ اس طریقہ میں جمعیت ہے اور تفرقہ ہے خلوت میں **وقوف زمانی** کہ اپنے اوقات کا حساب رکھے اگر اعمال خیر میں گذرے اسکا شکر کرے اور جو اعمال بد میں گذرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبے کے موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات المقربین یعنی نیکیاں ابرار کے مقربین کی برائیاں ہیں **وقوف عددی** ہے یعنے رعایت عدد کے

حیات ولی اردو حضرت شاہ صاحب ولی اللہ کے آبا و اجداد اور انکے [illegible] قیمت

مجموعہ کمالات [illegible] مکمل کتاب قیمت ۸۰ر

رعاية العدد في الذكر القلبي بجمع الخواطر المتفرقة

وقوف قلبي هو عبارة من اليقظة وحضور القلب مع جناب الحق سبحانه على وجه لا يكون للقلب غرض غير الحق وقالوا ايضاً في معناه ان الذاكر ينبغي ان يكون واقفاً على قلبه يعني في اثناء الذكر يتوجه الى القلب الصنوبري الذي يقال له قلب مجازاً وهو في الجانب الايسر محاذ بالثدي ويجعله مشغولاً بالذكر ولا يتركه يغفل عن الذكر ولا مفهومه وحضرت الخواجه نقشبند لم يجعل حبس النفس ولا رعاية العدد لازماً في الذكر واما وقوف القلبي فهو لازم عنده في اثناء الذكر او الرابطة او غيرهما والمقصود من الذكر الوقوف القلبي وما احسن ما قيل في ذلك شعر

على بيض قلبك كن كانك طائر
ممن ذالك الاحوال فيك تولد

فصل

اذا وقع لك في اثناء الذكر والاشغال تفرقة او وسوسة او قبض فينبغي

فصل [illegible] زمانی [illegible]

ذکر قلبی میں جمعیت کیساتھ کہ متفرق خطر نہ آئیں۔

وقوف قلبی۔ یعنی ہوشیاری اور حضور قل اللہ جلشانہ کیساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو حق سے کچھ غرض نہ ہو اور یوں بھی کہا ہے کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جسکو مجازاً قلب کہتے ہیں۔ وہ بائیں طرف پستا کے مقابل اسکو ذکر میں مشغول کرے۔ ذکر غافل نہ ہونے دے اور اسکے معنے سے اور حضر خواجہ نقشبند نے حبس دم نہیں لازم کیا اور نہ رعایت عدد کے ذکر میں لیکن وقوف قلبی ان کے نزدیک لازم ہے ذکر میں یا رابطہ وغیرہما میں اور مقصود ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی یہ شعر اس معنی میں۔

شعر

عَلٰی بَیْضِ قَلْبِكَ كُنْ كَاَنَّكَ طائر
مِمَّنْ ذٰلِكَ الْاَحْوَالُ فِیْكَ تَوَلَّد

یعنی اپنے دل کے بیضہ پر رہا یا جیسا اس امر سے تجھ میں حال پیدا ہوں

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفر یا وسواس یا قبض معلوم ہو تو چا

ان تغتسل بالماء البارد وان لم يقدر
على ذلك لعدم مساعدة المزاج فبالحار
وبعد ذلك تدخل الخلوة وتصلي
الركعتين ومع التضرع والاستكانة
تستغفر وتتوجه لحالك ووقتك
وان لم تجد وقتك واستمرت
التفرقة معك فاحضر في خيالك صورة
شيخك المربي لك فانه يرجى ببركته تبدل
التفرقة بالجمعية وان بقيت التفرقة
ايضا فقل يا فعال بالتشديد وان لم
يرتفع التفرقة بذلك فقل ان هذه
التفرقة منه تعالى وافق في ذلك
المفرق فتصير في عين الجمع حينئذ
قل ان يبقى التفرقة مع هذه الملاحظة
وحيث كانت الخطرة متعلقة
بالاعمال كمثل الميل الى شرى فرس ونحوه
مما هو مباح شرعا فليبادر لفعله
او يخرجها من قلبه حتى يكون تلك
الخطرة له كعدو ويبذل جهده
في دفعه ونفي ثلثة خواطر لازمة على
المريد الخطرة النفسية والشيطانية
والملكية وتثبت الخاطر الحقاني و
معرفة الخواطر وتمييزها عسير و
ننبهها بعض بيان فان حصول خاطر
النفس من ام القلب يعني من تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت میں
داخل ہو اور دو رکعتیں پڑھے اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو اپنا
وقت نپائے اور وہی تفرقہ ہے تو تصور باندھ
اپنے شیخ کا اپنے خیال میں جو تیرا مربی ہے کیونکہ
اُمید ہے کہ اُس کی برکت سے تفرقہ جاتا رہے
اور جمعیت حاصل ہو۔ اور جو اسپر بھی تفرقہ نجائے
تو کہے یا فعّال تشدید کیساتھ اور جو اس سے بھی
تفرقہ نجائے تو کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے
اُس سے موافقت کرے تو آپ عین جمعیت میں ہوجائیگے
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع میں مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اُسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اُس خطرہ کو دشمن جان لے اور
کوشش کرے اسکے دفع کی اور تین خطروں کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قائم
رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہیں کہ خطرہ نفسی ام
قلب سے پیدا ہوتا ہے یعنی قلب کے نیچے سے

تین خطروں کی نفی جو مُرید کو لازم ہے۔

من یسار القلب والذی من الملک
یکون من یمین القلب والذی من
الحق یکون من فوق القلب فی هذا هو
معرفة لمن تجلی بالتقوی والزهد و
الورع واکل الحلال الطیب وکان
دائما یراقب خواطره لا یترک خاطر
یمر بباله والمقصود ان یکون مراعیا
لوقته فلیس شئ اعز من الوقت فان
الوقت سیف قاطع اذا فات الوقت لا یتدارک
ویمکن حفظ الاوقات بالذکر والمراقبة والصلوة
والتلاوة واکابر النقشبندیة اختاروا من
جملة وظیفة تلاوة القرآن فی اللیل
الفاتحة وقل یا ایها الکافرون وسورة
الاخلاص والمعوذتین وخاتمة سورة
الحشر وخاتمة سورة البقرة ومن جملة
وظیفة تلاوة القرآن فی النهار سورة
یس وقال حضرة الخواجه علی الرامتینی
اذا اتفقت ثلاثة قلوب علی امر حصل
مراد العبد المؤمن بذلک قلب القرآن
وقلب العبد وقلب اللیل یعنی اذا قرأت
یس التی هی قلب القرآن فی التهجد حصل
ذلک المعنی ومن جملة وظائف صلوة
النوافل التهجد والاشراق والاستخارة
والضحی والتهجد

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف
اور خطرہ ملکیہ قلب کے داہنی طرف
اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب
یعنے اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور
جان لیتا ہے جو صاحب تقوی اور زاہد اور
اور حلال طیب کھاتا ہو اور ہمیشہ خطرات کی نگہ
کرتا ہو اپنے دل میں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصو
یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکھے کیونکہ کوئی
وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت
قاطع ہے جب وقت گیا تو پھر ہاتھ نہیں آتا اور
حفظ اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت
قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے سب وظ
میں تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات
الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب النا
اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقر کا خاتمہ اور د
کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یس
حضرت خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ جب
تین قلب کسی مراد کے واسطے متفق ہوجا
تو وہ مومن بندہ کے مراد حاصل کرنیکو کافی
قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب قرآن
کا یعنے تہجد کی نماز میں سورہ یس کو اخلا
سے پڑھا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل
سے ایک تہجد اور نماز اشراق
نماز استخارہ اور نماز چاشت اور

اثنا عشر رکعۃ فان امکن قرأ فی کل رکعۃ یٰسٓ والا اتمها فی ثمانی رکعات علی هذا الترتیب فی رکعۃ الاولی الی واجر کریم وفی الرکعۃ الثانیۃ الی وهم مهتدون فی الرکعۃ الثالثۃ الی جمیع لدینا محضرون فی الرکعۃ الرابعۃ الی فلک یسبحون وفی الخامسۃ الی ولا الی اهلهم یرجعون وفی السادسۃ الی هذا صراط مستقیم وفی السابعۃ الی فهم لها مالکون وفی الثامنۃ الی اٰخر السورۃ وفیما بقی یقرأ فی کل رکعۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا وان لم یحفظ سورۃ یٰسٓ فیقرأ فی کل صلوٰۃ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ولا یصلی المتهجد التهجد اقل من اربع رکعات ووقت التهجد الثلث الاٰخر کما قال اللہ تعالیٰ قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ وقال صاحب قوت القلوب قال اللہ تعالیٰ فتهجد بہ نافلۃ لک وقال اللہ تعالیٰ کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون والهجوع النوم والتهجد القیام فلا یکون التهجد الا بعد النوم وفی کتاب السغدی لا یکون التهجد الا بعد النوم والتهجد صلوٰۃ النوم

بارہ رکعتیں ہیں۔ اگر ممکن ہو تو ہر رکعت میں سورہ یٰسٓ پڑھے اور نہیں تو سورہ یٰسٓ کو آٹھ رکعتوں میں اِس ترتیب سے پورا کرے کہ پہلی رکعت میں واجر کریم تک اور دوسری میں وهم مهتدون تک اور تیسری میں جمیع الدینا محضرون تک اور چوتھی میں فلک یسبحون تک اور پانچویں میں ولا الی اهلهم یرجعون تک اور چھٹی میں هذا صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فهم لها مالکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ یٰسٓ حفظ نہ ہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور نماز تہجد کا وقت اخیر تہائی رات ہے جیسا خدا تعالیٰ فرماتا ہے قم اللیل الا قلیلا نصفہ او انقص منہ قلیلا او زد علیہ اور صاحب قوت القلوب کہتا ہے کہ خدا فرماتا ہے فتهجد بہ نافلۃ لک اور فرماتا ہے کانوا قلیلا من اللیل ما یهجعون اور ہجوع نیند کو کہتے ہیں اور تہجد قیام کو تو تہجد جب تک سوئے نہیں جائز نہیں اور کتاب سغدی میں لکھا ہے کہ تہجد نہیں ہوتی مگر بعد سونے کے اور تہجد صلوٰۃ النوم ہے شارح حضرت خواجہ غریب نواز کی شان میں [illegible]

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم انہ من اللیل قدر حلبۃ شاۃ واذا
صلی صلوۃ المذکور جلس التشہد متوجہ
القبلۃ الی الصبح ویشتغل فی توجہ مراقبۃ
اوذکرہ وان غلبت النوم نام لکن یقوم قبل
الصبح ویتوضأ ثم یصلی سنۃ الصبح فی
بیتہ ویشتغل بالاستغفار بطریق الحنفیۃ
کما ہو طریق ہذہ السلسلۃ ویذہب مسجد
مستغفرا فی طریقہ واذا صلی الصبح مع جماعۃ
جلس فی موضعہ مشتغلا بوظیفۃ المأثورۃ
ان وجد جمعیۃ ہناک او فی بیتہ ویشتغل بوظیفۃ
الی ان تطلع الشمس وبعد ذلک یصلی
رکعتین بنیۃ الاشراق ویقرأ فی کل رکعۃ
بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ثم بعد
ذلک رکعتین بنیۃ الاستخارۃ ثم یدعو
بدعاء الاستخارۃ وہو ہذا اللہم
خرلی واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری
اللہم اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل اریدہ
فی ہذا الیوم واللیلۃ اللہم وفقنی
لما تحب وترضی من القول والعمل
فی عافیۃ ویسر۔ واذا کان لہ بعد
ذلک مہم دنیوی کاسباب معیشۃ
توجہ الیہ مع الحضور والیقظۃ ویقرأ
ہذا الدعاء اللہم کن وجہتی فی کل
جہۃ ومقصدی فی کل قصد وغایتی

اور روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے قیام لیل قدر حلبۂ شاۃ اور جب نماز مذکور
پڑھ لے تو بیٹھے بطور التحیات کا قبلہ رو ہو کر
صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ
میں یا ذکر میں اور جو نیند غلبہ کرے تو سو جائے
مگر صبح سے پہلے اٹھ کھڑا ہو اور وضو کرے
اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق
حنفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے اور
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو
اسی جگہ میں بیٹھا رہے مشغول وظیفہ ماثورہ میں
جو جمعیت پائے اور نہیں تو اپنے گھر آوے
اور مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب
طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت
استخارہ پھر اسکے بعد دعائے استخارہ اور وہ
یہ ہے اللہم خرلی واخترلی ولا تکلنی الی اختیاری
اللہم اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل اریدہ فی
ہذہ الیوم واللیلۃ اللہم وفقنی لما تحب
وترضی من القول والعمل فی عافیۃ ویسر
اسکے بعد جو اسکو کوئی کام ضروری دنیا کا جیسے
معاش کیلئے اسکی طرف حضور اور ہوشیاری سے
اللہم کن وجہتی فی کل جہۃ ومقصدی فی کل قصد

[illegible]

فی کل سفر وملجائ وملاذی فی کل قصد
مهم ووکیلی فی کل امر مهم تولنی تولی محبة
وعنایة فی کل حال ویکون دائما متوجها
للقلب الصنوبری کما قال تعالی رجال لا
تلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر الله و
اذا فرغ من مهمات الدنیویة توضأ
وضوءً جدیدا ودخل خلوته واول ما یجلس
یستحضر رویة شیخه ثم یشتغل بوظیفة من
المراقبة والذکر واما صلوة الضحی فاثنی عشر
رکعة یقرء فی کل رکعة بعد الفاتحة
سورة الاخلاص ثلاثا ولا یصلیها اقل
من رکعتین ولا ینبغی ان یصلیها فی اول
وقت الضحی بل یؤخرها الی ان یمضی ربع
النهار کما جاء فی المشکوة عن زید بن ارقم
انه رای قوما یصلون الضحی فقال لقد
علموا ان الصلوة فی غیر هذه الساعة افضل
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
صلوة الاوابین حین ترمض الفصال
رواه المسلم ومعنی الرمض شدة حر الارض
من وقع الشمس علی الرمل وغیره ای
اذا وجد الفصیل حر الشمس والفصیل
ولد الابل و بعد صلوة اذا حضر الطعام
تناوله فان اکله مع الاصحاب کان احسن
والا فمع اهله او اولاده ولا یاکل فوق حد بقدر
الامکان وبعد ذلک یقیل ثم یحضر المسجد

فِی کُلِّ سَفَرٍ وَمَلْجَائِی وَمَلَاذِی فِی کُلِّ قَصْدٍ
مُهِمٍّ وَوَکِیْلِی فِی کُلِّ اَمْرٍ مُهِمٍّ تَوَلَّنِی تَوَلِّیَ مُحَبَّةٍ
وَّعِنَایَةٍ فِی کُلِّ حَالٍ اور ہمیشہ قلب صنوبری کی متوجہ
رہے جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے رجال لا تلہیہم
تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ اور جب دنیاوی کاموں
سے فارغ ہو وضو کرے تازہ اور خلوت میں داخل ہو اور
پہلے جب بیٹھے اپنے شیخ کی رویت حاضر کرے پھر
مشغول ہو اپنے وظیفہ سے مراقبے یا ذکر سے
اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں ہر رکعت میں
سورہ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورہ اخلاص
اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے اور اول وقت
چاشت میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ تاخیر کرے یہانتک
کہ پہر بھر دن چڑھ جائے اِس واسطے کہ مشکوۃ
شریف میں زید بن ارقم سے ہے تحقیق دیکھا انہوں نے
ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت پڑھتے تھے۔ پس کہا ان
لوگوں نے جانا ہے کہ تحقیق نماز اُس وقت میں اس
سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ نماز اوابین جس وقت کہ گرم ہو فصال پڑھنی چاہیے۔
روایت کی مسلم نے اور رمض کے معنی ہیں شدت گرمی
کی تاب آفتاب سے ریت وغیرہ پر یعنی جس وقت پاوے
فصیل گرمی آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے
ہیں اور بعد نماز کے جو موجود ہو کھانا کھاوے
جو یاروں کے ساتھ ملکے کھاوے تو بہت اچھا ہے اور
نہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ کھاوے بیوی بچوں کے ساتھ
اور حتی المقدور اکیلا نہ کھاوے پھر اسکے بعد قیلولہ کرے یعنی
سو رہے پھر مسجد میں حاضر ہو۔

اول وقت ایضا لصلوۃ العصر و
یجلس بعد صلوۃ العصر فی مکانہ
ویشتغل بوظیفۃ الباطنۃ ولا یضیع
ھذا الوقت بقدر الامکان و
یحاسب نفسہ فیہ وحفظ ما بین
العشائین عندھم من اھم المھمات
وبعد صلوۃ العشاء یقرء فی فراشہ
قل یا ایھا الکفرون و سورۃ الاخلاص
والمعوذتین و الاخر سورۃ الحشر
واخر سورۃ البقرۃ مع الحضور
وینام مشتغلا بالذکر ویقول قبل
نومہ ھذا الاستغفار ثلاثا استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ وھذا احوال صوفی
ذی الشغل لا صوفی الفارغ البال فان
ذلک ینبغی لہ ان یکون فی لیلۃ ونھار
مستغرقا ومستھلکا فی الحق سبحانہ کما
قال الشیخ ابو العباس القصاب عندی
لا مساء ولا صباح فان باطنہ غارق
فی لجۃ الفناء فظاھرہ حاضر لما یصدر
من الاحوال والافعال واھل الفناء والبقاء
بعد الطلب والمجاھدۃ تشرفوا بالوصول الی
طمانینۃ الوجدان فی السرور والمشاھدۃ وھم
فی عین المراد وصحوا عن المراد [illegible] المقامات
والکرامات [illegible]

اول وقت اور عصر کو بھی اول وقت
مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنے مکان میں
اور شغل کرے وظیفہ باطنی کا اور حتی الامکان
اسوقت کو ضائع نہ کرے اور اسمیں اپنے نفس
سے محاسبہ کرے اور مغرب اور عشاء کے درمیان
کے وقت کی حفاظت اولیا کے نزدیک
زیادہ ضرور ہے اور عشا کے بعد اپنے بستر میں
قل یا ایھا الکفرون اور سورہ اخلاص اور
معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقر
کا ساتھ حضور کے اور سووے شغل کرتا ہوا ذکر
اور سونے سے پہلے یہ استغفار تین بار پڑھے
استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ اور یہ حال ہے ایسے صوفی کا
جو کاروبار میں رہتا ہو اُس صوفی کا نہیں جو
فارغ البال ہو کہ اسکو چاہئے کہ وہ رات دن مستغرق
ومستہلک حق میں رہے جیسا کہا ہے شیخ
ابو العباس قصاب نے کہ میرے نزدیک
شام ہے نہ صبح کہ اسکا باطن غرق ہوتا ہے
دریائے فنا میں اور اُس کا ظاہر حاضر
واسطے صادر ہونے احوال وافعال کے اور اہل
فنا وبقا بعد طلب ومجاہدہ کے مشرف ہیں وصول
سے طمانیت دل اور سرور اور مشاہدے کے اور وہ
اپنی عین مراد میں وہ مراد سے بیخبر ہوگئے ہیں بغیر مراد
اور انہوں نے مقامات وکرامات کو حجاب سمجھا
اور اپنے مشرب کو [illegible] گویا [illegible]

والوصول الى مرتبة الفناء علامة الوصول الى حقيقة محبة الذات و مقام الفناء موهبة محضة و اختصاص الهى والسنة الالهية جارية على ان العطاء المحض الذى هو حقيقة الموهبة لا يكون عارية فلذلك كان لا رجوع فيه ولذلك قالوا الفانى لا يرد الى اوصافه قال ذو النون المصرى قدس سره ما رجع من رجع الا من الطريق وما وصل اليه احد فرجع عنه

فصل فى الفناء والبقاء

سئلو حضرت الخواجه نقشبند قدس سره الفنا على كم وجه فقال على وجهين وان قال الاكابر انه اكثر من ذلك لكن مرجع الكل الى هذا الوجهين الاول الفناء من وجود الظلماتى الطبعى والثانى الفناء من الوجود النورانى الروحى الحديث النبوى ناطق بهذين الوجهين ان الله سبعين الف حجاب من نور وظلمة فالفناء الاول هو انه بواسطة ظهور الحق سبحانه الثانى يذهب بالفناء ايضا اى لا يبقى للوجود الروحانى شعور لان الشعور من صفات الوجود الروحانى لازمه فاذا ذهب شعوره بالشعور لزم ان يذهب الوجود الروحانى فى هذا المقام يجوز ان الروح ذاكر والقلب ساجد وصحبة السالك فى هذا المقام صحيحة اما ترتيبه وطلبه للمريد فغير صحيحة وذكر القلب

اور مرتبہ فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے وصول کی اور مقام فنا محض بخشش اور اختصاص الٰہی ہے اور سنت الٰہی اس طرح جاری ہے کہ عطا محض کہ بخشش کی حقیقت وہی ہے عاریت نہیں ہوتی تو ایسے سبب سے اُس میں رجوع نہیں ہے اور اسی واسطے کہا ہے اولیاء نے کہ الفانی لا یرد الی اوصافہ کہا ہے ذوالنون مصری قدس سرہ نے ما رجع من رجع الا من الطریق وما وصل الیہ احد فرجع عنہ

فصل فنا اور بقا میں

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا گیا کہ فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہ پر ہے اگرچہ بزرگوں نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہوں پر ہے لیکن سب کا مرجع ان دو وجہوں پر ہے اول تو فنا وجود ظلمانی طبعی سے اور دوسری فنا وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی ان دو وجہوں پر ناطق ہے کہ ان اللہ سبعین الف حجاب من نور وظلمۃ پس فنا پہلے تو بواسطے ظہور حق سبحانہ کے ہے اور دوسری یہ کہ فنا بھی جاتی رہی یعنی باقی نہ رہی وجود نورانی کیلئے کچھ شعور اسلئے کہ شعور تو وجود روحانی کی صفتوں میں سے ہے اور اسکو لازم ہے کہ جس وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا وجود روحانی کا جانا اس مقام میں روح ذاکر ہے اور قلب ساجد ہے اور اس مقام میں سالک کی صحبت صحیح ہے لیکن اسکی ترتیب اور مرید کو اسکی طلب صحیح نہیں ہے اور ذکر قلب

فصل فنا اور بقا میں

هو ان يكون الحضور مع الحق سبحانه والحضور
مع الخلق بالنسبة اليه سواء يعني انه يجمع
هذا مع هذا وذكر اللسان لا يحتاج الى
بيان وذكر الروح هو ان يكون الحضور
مع الحق سبحانه غالبا على الحضور مع الخلق
وذكر السر هو ان لا يكون له حضور مع
غير الحق سبحانه ولا يكون له خبر من الكون
وذكر الخفي هو ان يخفى وجود الروح خفاء
الكون في السر فلا يبقى غير المذكور و
الحاصل ان الغير يذهب بتمام وجه في الخفاء و
في هذا المقام يحقق السير في الله فان العبد
بعد الفناء المطلق الذي هو فناء الذات و
فناء الصفات يخلع عليه الوجود الحقاني
حتى يتشرف بذلك الوجود بالاوصاف
الالهية ويتخلق بالاخلاق الربانية وفي هذا
المقام يتحقق مرتبة بي يسمع وبي يبصر وبي
يبطش وبي يمشي وبي يعقل فان الذات
والصفات الفانية في هذا المقام تتبدل
بخلعة الوجود الباقي خارجة من قبر الخفاء في
حشر الظهور وتصرفات جذبات الحق حينئذ
تستوي على باطن العبد ويذهب من باطنه
جميع الوساوس والهواجس ويتصرف فيه
الحق حينئذ بصفاته ويعزله بالكلية
عن تصرفه في نفسه بنفسه وفي هذا المقام
يكون العبد محفوظا عن مجاوزة الوظائف

یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا
اُس کی نسبت برابر یعنی اُسمیں اُسکے ساتھ
اور ذکر زبان کے بیان کرنیکی کچھ حاجت نہیں
ذکر روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب
اُس حضور کے جو خلق کیساتھ ہے اور ذکر سر یہ
ہے کہ اُسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہووے ہی نہیں
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے کہ
جاوے روح کا وجود جیسے سیر میں موجودات تو باقی
نہ رہے سوائے مذکور کے اور حاصل یہ ہے کہ غیر بالکل
جاتا رہے ہر وجہ سے خفا میں تو اِس مقام میں متحقق
ہوتی ہے سیر فی اللہ تو تحقیق بندہ کو بعد فناء مطلق
کے جو ایسی ہے کہ فناء ذات و فناء صفات ہے خلعت
ہوتا ہے وجود حقانی یہانتک کہ مشرف ہوتا ہے
اُس وجود سے اوصاف الٰہیہ کے ساتھ اور
متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کیساتھ اور اس مقام
میں متحقق ہوتا ہے بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش
وبی یمشی وبی یعقل کا کیونکہ ذات و صفات فانیہ
اِس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے حشر میں
اور جذبات حق کے تصرفات سوقت برابر ہوتے ہیں
بندہ کے باطن پر اور اُسکے باطن سے جاتی رہتی ہیں
سب وسوسے اور برے خطرے اور اُسوقت اسمیں حق
تصرف کرتا ہے اپنی صفاتوں سے اور معزول کر دیتا
ہے اُسکو بالکل اُسکے تصرف سے کہ وہ اپنے میں آپ
تصرف نہیں کرتا اور اسوقت ہو جاتا ہے بندہ محفوظ و

[illegible] ۱۲

لشرعية من الامر والنهي وهو دليل على صحة حال الفناء والبقاء قال الشيخ ابو سعيد الخراز في هذا المعنى كل باطن يخالفه الظهور فهو باطل وبعد التحقيق بالفناء والبقاء يعني السير الى الله والسير في الله الذي هو بعد الفناء وتحقق السير عن الله وبالله الذي هو مقام التنزل الى مبلغ عقول الخلق لدعوتهم الى الحق وهذا مقام الخاص من الانبياء والمرسلين وفي مقام التنزيل هذا يرجعون في كل امر الى الحق متضرعين مستغفرين والاولياء في هذا المقام لهم من متابعة الانبياء نصيب كما قال الله تعالى قل هذه سبيلي ادعو الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني لان الشيخ كالنبي في قومه وفي هذا المقام طلب المريد و التربية صحيح بشرط اجازة الشيخ وفي هذا المقام كل تصرف بفعله وان كان منسوبا اليه لكنه ليس منه لانه عزل عن تصرفات البشرية بالكلية وما رميت اذ رميت ولكن الله رمى يمكن ان يكون هذا المعنى

فصل في التصرف

في طريق التصرف في باطن المريد ودفع المرض الدخول في حمل الحمل عن الناس

شرعیہ امر و نہی کے مجاوزت سے اور یہ دلیل ہے صحت حال فنا و بقا کی شیخ ابو سعید خراز نے کہا ہے اسی معنی میں کل باطن یخالفہ الظہور فہو باطل اور بعد تحقق فنا و بقا کے یعنی سیر الی اللہ و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہے متحقق ہوتی ہے سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہے خلق کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرتے ہیں حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیاء اور مرسلین کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتے ہیں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار کرتے ہوئے اور اولیاء کو اس مقام میں انبیا کی متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے قل ہذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا ومن اتبعنی اسواسطے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور اس مقام میں ہر تصرف اُسکے فعل کا اگرچہ اسکی الیہ منسوب ہے لیکن وہ اسکا نہیں اسواسطے کہ وہ تو تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی ممکن ہے کہ اسی معنی میں ہو

فصل تصرف میں

مرید کے باطن میں تصرفات کرنیکے طریق میں اور دفع مرض میں ایسا مرض کہ واقع ہوا ہے لوگوں پر

چھٹی فصل مرید کے باطن میں تصرف کرنے اور دفع مرض میں

[illegible] ۱۲

لہ طریقان فالطریق الاول انہ اذا وقع
لشخص مرض او ابتلی بمعصیۃ فلیتوضأ و
یصلی رکعتین ویتوجہ بالتضرع والانکسار
الی اللہ تعالی ویطلب فیہا ان یطہر الشخص
المذکور وینہا المذکور بما عرض لہ ویزیل عنہ
والثانی ان یجعل صاحب المرض والمعصیۃ نفسہ
ویقیمہا مقام صاحب العارض المذکور ویشغل المرء
ہذا المقدار ویتوجہ عنہ الی رفع ذلک قبل
نزول حضرت عزرائیل فانہ بعد نزولہ رجوعہ
خالیا محال ولا بد من بدل فعند ذلک یثبت
المریض مکان اعضائہ و یتوجہ بہمتہ والمدد
فی المرض انواع الاول ان یتوجہ بہمتہ الی رفع
ذلک المرض و دفعہ عنہ الثانی ان یحمل ذلک
عنہ فی نفسہ الثالث ان یتوجہ فی دفع الخواطر
المتفرقۃ عنہ من غیر ان یتعرض لدفع المرض
لما فیہ من رفع الدرجات لان المرض
موجب للتنقیۃ والتصفیۃ القوی
الدماغیۃ و اذا اتقی الدماغ صار متعلق
ہذہ القوی الدماغیۃ ذلک النور المطلق
البسیط المحیط بجملۃ الموجودات الذی ہو
مقصود جمیع المکونات والخواطر مانعۃ
لحصول ہذا المعنی والتصرف فی الطالب
الحقیقی ہکذا ایضا بان یجلسہ فی مقابلتہ
ویقول لہ فرغ نفسک من کل خاطر
ثم یتوجہ بہمتہ لرفع الحجاب الظلمانی

اُسکے دو طریقے ہیں ایک تو یہ ہے کہ جسوقت
کسی کو بیماری ہو یا کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے
تو وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے اور اللہ
سے بہت عجز و انکسار کیساتھ رجوع ہو اور
اُسمیں طلب کرے اللہ سے کہ اُس شخص کو
پاک کردے اُس سے جو اُسے عارض ہوئی
ہے اور دُور کردے اُس سے اور دوسرا
طریق یہ ہے کہ اپنے تئیں صاحب مرض و معصیت
بنائے اور اُسکی جگہ آپ ہو اور مشغول ہو اسقدر
اور متوجہ ہو اُس سے اُسکے دفع کا پہلے نزول
حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوئی
تو اُنکا خالی جانا محال ہے اور ضرور ہے بدل
اور اسوقت مریض ثابت کرے اپنے اعضا کی جائے
اور متوجہ اپنی ہمت کیساتھ اور بیماری میں وہ بہت طرح
ہے اول تو یہ کہ متوجہ ہو ہمت کیساتھ واسطے اُس بیماری
کے زائل ہونیکی دوسری طرح یہ ہے کہ اُٹھائے ہو اُس
بیماری اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطروں کے
دفع کرنیکو اور مرض کے دفع سے کچھ متعرض نہ ہو اسلئے
کہ بیماریمیں درجے بلند ہوتے ہیں اسواسطے کہ بیماری سبب ہے
تنقیہ و تصفیہ کا قوائے دماغی کے اور جسوقت پاک و صاف ہو گیا
دماغ تو اس قوت دماغیہ سے متعلق ہو گا نور مطلق بسیط محیط
جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود ہے تمام کائنات کا اور خطرے
مانع ہیں اس امر کے حصول کی اور تصرف کے طالب حقیقی میں
اسطرح ہے ایضاً اُسے اپنے سامنے بٹھائے اور اُس سے کہے کہ کل
خطروں سے اپنے نفس کو خالی کرے پھر متوجہ ہو ہمت کیساتھ

ثم رفع الحجاب النورانی واذا حصلت له
الغیبة لا یتوجه له الا ان حصلت له
عقدة فیزیلها والذی ینسب الی الشخص
من الاحوال الاتیة هو انه اذا حضر اجنبی
وحصل فی الخاطر لایح من الایمان او صلوٰة
او صوم او تحصیل علم دینی یقولون
حصل منه نسبة الاسلام والدیانة والعلم
والحاصل انه ظهر بسبب هذا الواصل
هذا المعنی وکان وجوده فی الخاطر مقتضیات
انفاسه وان ظهر من وصوله المحبة
والعشق یقولون ظهر منه نسبة الجذبة
وفی معرفة احوال المیت یجلس محاذی القبر
ویقرأ اٰیة الکرسی مرة وسورة الاخلاص
اثنا عشر مرة ویخلی نفسه من کل خاطر
فکل ما لاح له بعد ذلک فهو منه واذا
وقع من المرید سوء ادب فلا ینبغی
للشیخ ان یسعی فی سلب حاله بل یتوجه
بهمته علی الطریق المعهود فی دفع الظلمة
والکدورة عنه او یامره بذکر النفی
والاثبات فترتفع عنه تلک الظلمة
بهذا الطریق بان یلاحظ فی جانب النفی
جمیع المحدثات بنظر الفناء و
فی جانب الاثبات بتصور ذات
المعبود بالحق بالبقاء جل مدیحه [illegible]
[illegible] تحقیق [illegible]

پھر حجاب نورانی کے۔ اور جب اُسے غیبت
حاصل ہو جاوے تو اُسکے واسطے توجہ نہ کرے
مگر جو کوئی گرہ پڑ جاوے تو اُسے کھول دے
اور وہ نسبت کیجاتی ہے کسی شخص کیطرف
احوال آنے والے سے وہ یہ ہے کہ جس وقت
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر میں حاصل ہو ایک
چمک ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم دین کی
تو کہتے ہیں۔ اُس سے نسبت اسلام اور دیانت
وعلم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر
ہوا بسبب اُس واصل کے یہ معنی اور ہے وجود اُسکا
خاطر میں اُسکے انفاس کی مقتضیات سے اور
جو اُسکے ملنے سے محبت وعشق ظاہر ہو کہتے ہیں
نسبت جذبہ اُس سے ظاہر ہوے اور میت کے حال کی
معرفت کیواسطے یوں ہو کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور
آیۃ الکرسی ایکبار اور سورہ اخلاص بارہ دفعہ پڑھے
اور اپنے نفس کو سب خطروں سے خالی کرے تو پھر جو کچھ
دلمیں جھلکیگا تو وہ اسی سے ہے اور جب مرید سے کوئی
بے ادبی ہو جاوے تو شیخ کو نہیں مناسب کہ اُسکے
سلب حال کیواسطے کوشش کرے لیکن متوجہ ہو اپنی
ہمت سے طریق معلوم کے موافق دفع کرنے میں
اُسکی ظلمت اور کدورت کے یا اسکو امر کرے
کہ نفی اور اثبات کا ذکر کرے تو اُس سے
اُسکی ظلمت جاتی رہیگی اسطرح سے کہ لاحظ کرے جانب
نفی میں تمام محدثات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات
میں تصور کرے ذات معبود بحق کو ساتھ بقا کے

تحقیق احوال میت

سلب ظلمت مرید

فصل آداب میں

فصل فى الآداب

الآداب الظاهرة مع الحق سبحانه هى ان
يكون قائما بالاوامر والنواهى الشرعية و
يكون دائما على الطهارة مستغفرا احتياطا
فى جميع الامور ويكون متبعا لآثار السلف
الصالح عاملا بها وادب الباطن هو ان
تحفظ قلبك من خطور الاغيار سواء كان
خيرا او شرا فانهما فى الحجاب سواء وادب
النبى صلى الله عليه واله وسلم على هذا
القياس وادب الاولياء هو انك فى
مجالستهم تحفظ خواطرك ولا تتكلم فى
حضرتهم بصوت عال ولا تشتغل فى حضورهم
بصلوة النوافل وان صليت معهم تحسن
ولا تتكلم فى اثناء كلامهم بل لا تتكلم معهم من
غير ان يسئلوك وكل ما يكرهونه اجعله
مكروهك ولا تنظر فى بيتهم الى اسبابهم
وحوائجهم ولا تخطر ببالك رواحك الى
شيخ آخر واخذك منه بل اعتقد ان
شيخك هذا هو موصلك الى مولاك
ولا تعلق قلبك بسواه فان ذلك موجب
لتفرقتك والحاصل ان كل ما يكرهه
الطبع الانسانى فارقه وتجنبه فان
سوء الادب مع المشائخ خاصية تقتضى
سد الطريقة وعدم وصول الفيض

آداب مرید دو قسم

فصل آداب میں

آداب ظاہرہ حق سبحانہ کیساتھ یہ ہیں۔ کہ قائم ہوئے امر
ونہی شریعت پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پڑھتا
رہے اور سب امروں میں احتیاط کرتا رہے اور آثار سلف
صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اسپر عمل کرے اور ادب باطن کا
ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی حفاظت کرے کہ اس میں
غیر کا خطرہ نہ آئے خواہ نیک ہو وہ یا بد ہو اسلئے کہ حجاب
ہونے میں دونوں برابر ہیں اور آداب نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم بھی اسی قیاس پر ہیں اور اولیا کا
ادب یہ ہے کہ انکی مجلس میں اپنے خطروں کی حفاظت
کرے اور انکے حضور میں بلند آواز سے نہ بولے اور
انکے حضور میں نماز نوافل نہ پڑھے اور ان کیساتھ
اگر پڑھے تو بہت اچھا ہے اور انکے کلام کے درمیان
بول نہ اٹھے بلکہ جبتک وہ خود نہ پوچھیں کچھ نہ کہے
اور جسکو وہ مکروہ جانیں اسے آپ بھی مکروہ جانے
اور انکے گھر میں انکے اسباب اور اخراجوں کیطرف
نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لاوے اور شیخ کی
خدمت میں جاوے اور اس سے فیض حاصل کرے
بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہ تیرا پیر تجھکو پہنچاویگا تیرے مولا
کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کر کیونکہ یہ
موجب تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل یہ ہے کہ جسکو طبیعت
انسانی مکروہ جانے اس سے الگ رہے اور بچے
کیونکہ بے ادبی خصوصاً مشائخ کی راہ بند کرتی
ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے

وينبغي لك ان لا يكون في قلبك ونظرك غير الحق واسمه وكن دائما مع الحق لا تجد الغفلة اليك سبيلا وما احسن ما قيل

شعر

اذا كنت في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بخفية
فان مت في ذى الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بخفوة

وخطور الاغيار من رؤية الالوان و الاشكال المختلفة ويكون ايضا من مطالعة الكتب ومن الصحبة المفرقة فينبغي للسالك ان يكون ابدا بغير ملاحظة الاغيار في صحبة صاحب دولة تمت له السعادة الجمعية لتحصل له ببركته ملكة الحضور و الجمعية فمن ملكة الحضور يحصل الرضاء والتسليم اللذان هما نهاية العبودية والعبادة وكمال الاسلام في التسليم و التفويض فان صاحب التسليم لو طوق في رقبته طوق اللعنة كابليس فكان راضيا به من حيث انه قضاء الحق وتقديره لكن رضاه بايمانه واسلامه لان الطالب الصادق راض بقضاء الله وقدره لا يفعل نفسه واذا وقع للطالب مكروه حصل التفاوت عنده فهو عبد نفسه فان لم يحصل عنده تفاوت كان عبده اصل كل امر واساسه

اور تجھے چاہئے کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق اور اُسکے نام کی ہوا اور ہمیشہ رہو باخدا کہ کہ غفلت راہ نہ پاوے اور کیا خوب کہا ہے ؎

شعر

اذا کنت[لہ] في الوقت عن الحق غافلا
فانت في الكفر لكن بخفية
فان مت في ذى الحال صاحب غفلة
فانك للاسلام سد بخفوة

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے رنگ اور شکلیں مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ سے اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ ڈالے تو سالک کو چاہئے کہ ہمیشہ بے ملاحظہ اغیار کے رہے کسی ایسے صاحب دولت کی صحبت میں جسکو پوری پوری سعادت ہو جمعیت کی کہ اُسکی برکت سے سالک کو ملکہ حضور اور جمعیت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ حضور سے حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں ہے اور تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لعنت کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راضی ہوگا اُس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہے حق کی اور تقدیر الٰہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے قضا و قدر سے اُسکا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکروہ پہونچے اور اسکا تفاوت ہو تو وہ اپنے نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہ ہو تو وہ اُس کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

لہ جو تو وقت میں حق سے غافل ہو تو کفر میں ہے لیکن پوشیدہ پس اگر تو مرجاوے اس حال میں غفلت والے پس تحقیق تو اسلام کے [illegible] یعنی [illegible] ۱۲

هذا فینبغی لک ایها السالک ان تکون
دائما عبدا لله تعالی دائما ابدا واذا
کان فی مدح وذم تفاوت فعابد
اصنام لعمری جنانک جملة سن الخواص والعوام
قد ذکر والله الموفق الحمد لله رب
العلمین والصلوة والتسلیم علی سیدنا
محمد سید الاولین والاخرین وعلی اله
واصحابه والتابعین لهم باحسان
الی یوم الدین انتهی کاتب الحروف
گوید که شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید
بن شیخ احمد السهرندی را در بیان اشغال
طریقه احمدیه مکاتیب ست لغایت متین
از آن جمله سه مکتوب که ایشان آنها را نویسانیده
بجانب حضرت والد بزرگوار فرستاده
بودند و در آخر آنها بخط خود این عبارت
نوشته که مخدوما عرفان پناها هر سه مکتوب
این خاکسار را بمطالعه گرامی مشرف سازند
وانا الفقیر عبدالاحد عفی الله عنه درین رساله
بعینها نقل کرده می شود۔

مکتوب اول از شیخ عبدالاحد صاحب

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله علی کل حال
همشیره عزیزه خداپرست از لطائف انسانی
پرسیده بودند معلوم نمایند که لطائف
پنجگانه انسانی که قلب و روح و سر و
خفی و اخفی باشد از عالم امر اند مقام
آنها فوق العرش ست که بلامکانیت

یہ ہے۔ تو اے سالک تجھے چاہئے کہ تو ہمیـ
بندہ ہو اُسکا جیسے اللہ تعالی ہمیشہ ہمیـ
اور جب مدح اور مذمت میں فرق
عبادت اپنے دل کے بتوں کی کرتا ہے سب
خواص و عوام کا ذکر کر دیا گیا۔ اور اللہ توفیق دینے وا
الحمد للہ رب العلمین والصلوة والتسلیم
علی سیدنا محمد سید الاولین والاخرین
وعلی الہ واصحابہ والتابعین لهم باحسان
الی یوم الدین انتہی کاتب حروف کہتا
کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ
احمد سرہندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال
کے بہت عمدہ مکتوب ہیں اُن میں سے
تین مکتوب جو اُنہوں نے لکھوا کر حضرت والد
بزرگوار کو بھیجے تھے۔ اور اُن کے آخر
ہاتھ سے یہ عبارت لکھی تھی۔ کہ مخدوما
عرفان پناہا اس خاکسار کے تینوں مکتوب
اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔

راقم فقیر عبدالاحد عفا اللہ عنہ

وہ مکتوب اِس رسالہ میں بعینہا نقل کئے جاتے
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ علی کل حال
ہمشیرہ عزیزہ خداپرست نے لطیفہ
پوچھے تھے سو معلوم کریں کہ
لطیفہ انسانی کہ قلب و روح و
وخفی و اخفی ہیں عالم امر سے ہیں
کا مقام فوق العرش ہے۔

موصوف فی عالم ارواح نیز آنرا گویند حق جل وعلی بکمال قدرت خویش آن لطائف را تعشق وتعلق ببدن انسانی داده ازآنجا فرود آورده هریکے را بوضع خاص از بدن که مناسب آن بود جا داده است قلب را جانب چپ از سینه بپستان جا داده است روح را که لطیف تر از قلب ست در مقابل آن بجانب راست و اخفی که لطیف و احسن لطائف است درمیان حقیقی سینه و سر را درمیان قلب و اخفی و خفی را درمیان روح و اخفی و ولایت هریکے ازین لطائف زیر قدم پیغمبر اولوالعزم است چنانچه ولایت قلب زیر قدم آدم است علی نبینا وعلیه السلام و ولایت روح زیر قدم حضرت ابراہیم است علی نبینا وعلیه السلام و ولایت سر زیر قدم حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیه السلام و ولایت خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیه السلام و ولایت اخفی زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیه وعلیهم الصلوات والتسلیمات۔

باید دانست که تفاوت اقدام اولیا از راه همین لطائف است لیکن هر که زیر قدم حضرت آدم ست علیه السلام و ولایت وی ولایت قلب است و وی صاحب استعداد یک درجه ولایت است۔

کہتے ہیں اور عالم ارواح بھی اُسے کہتے ہیں حق جل وعلی کمال قدرت سے اپنے اُن لطائف کو بدن انسانی سے تعشق اور تعلق دیکر وہاں سے نیچے اوتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ میں انسان کے بدن میں جو اُسکے مناسب تھا جاے دی ہے قلب کو سینے کے بائیں طرف پستان میں جائے دی ہے روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہے اُسکے مقابل دائیں جانب اخفی کہ لطیف اور احسن لطائف ہے درمیان حقیقی سینے کے سر کو درمیان قلب اور اخفی کے خفی کو درمیان روح اور اخفی کے اور ولایت اسمیں سے ہر ایک لطیفے کے زیر قدم ایک اولوالعزم پیغمبر کے ہے چنانچہ قلب کی ولایت حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے اور سر کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے اور خفی کی ولایت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے اور اخفی کی ولایت حضرت خاتم الانبیا علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جاننا چاہیے کہ اولیا کے قدموں کے تفاوت انہیں لطیفوں کی راہ سے ہے تو جو زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اُسکی ولایت ولایت قلب ہے اور وہ صاحب استعداد ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

از درجات خمسہ وکسی کہ زیر قدم حضرت ابراہیم
است ولایت وی ولایت قلبی است وی را
استعداد دو درجہ است از درجات خمسہ وکسی
کہ زیر قدم حضرت موسیٰ است ولایت وی
ولایت سری است وی را استعداد سہ درجہ
است از درجات مذکورہ وکسی کہ زیر قدم
حضرت عیسیٰ است ولایت وی ولایت خفی
است وی مستعد چہار درجہ است از آن
درجات وکسی کہ زیر قدم حضرت سرور عالم
و کائنات است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات
ولایت وی ولایت اخفیٰ است کہ اظہر و اعلیٰ
و احسن درجات است و صاحب این ولایت
را قابلیت ہر پنج درجہ ولایت است۔ باید
دانست کہ تفاوت اقدام انبیاء علیہم السلام فیما
بینہم ازین راہ نیست بلکہ از راہ نبوت است
پس ہر کہ ازین بزرگواران درین راہ پیش قدم
باشد ہمان از دیگران افضل خواہد بود چنانچہ
حضرت موسیٰ از حضرت عیسیٰ در مقام نبوت
پیش قدم است بنا بر آن از حضرت عیسیٰ افضل
آمد اگرچہ در مقام ولایت حضرت
عیسیٰ از حضرت موسیٰ غالب است چنانچہ
بالا مفہوم گشت دیگر باید دانست کہ اگر مرشد
و مربی طالب صادق المشرب باشد می تواند
کہ وی را براہے کہ خود قطع منازل نمودہ سلوک
فرماید و بکمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے اور جو حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے زیر قدم ہے اُس کی ولایت
ولایت روحی ہے اور اس کو دو درجوں
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے اور جو
زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہے انکی
ولایت سری ہے وہ ولایت کے تین درجوں
استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے اور جو زیر قدم
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے انکی ولایت ولایت
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے
اُن درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے انکی ولایت ولایت اخفیٰ
ہے اظہر و اعلیٰ و احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے
صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت کی ہے
اور جاننا چاہئے کہ انبیاء علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت
اُنکا آپس میں اس راہ سے نہیں ہے بلکہ نبوت کی راہ سے
ہے پس جو ان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم
ہوگا وہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت
موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مقام
نبوت میں پیش قدم ہیں اسلئے حضرت عیسیٰ سے
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسیٰ حضرت
موسیٰ سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا۔ دوسرے
یہ امر جاننا چاہئے کہ اگر مرشد و مربی طالب کا صادق
المشرب ہوگا تو اُس سے ہو سکتا ہے کہ جس رستے
آپ قطع منازل کئے ہیں اسی راہ طالب کو بھی چلائے
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہنچائے

وآن مرید اگرچه خود استعداد فروترین استعداد داشته باشد اینجا سخن از حد زیاده عرض و طول دارد معذور دارند بر وقت دیگر موقوف فرمایند دیگر از الوان و انوار لطائف پرسیده بودند معلوم نمایند که هر کس موافق کشف و دید خود چیزے گفته و نوشته است و همه آن اخبار اعتبار تعبیر وقائع و تغییر معاملات نموده اما آنچه از حضرت عالی درجات خود مفهوم نموده در صفحه تحریر می آرد باید دانست که نور قلب نور زرد است و نور روح نور سرخ است و نور سر سفید و نور خفی سیاه و نور اخفی سبز ظاهر از حقیقت و ماهیت نفس پرسیده بودند معلوم شریف باد که نفس خبیثه است از عالم خلق و محل وی دماغ است بالذات بشرارت و خباثت متصف است و خود را در رنگ لطائف لطیفه نفیسه وانموده است و دعوی ریاست و کیاست کرده بر تمامی اجزا و لطائف تصرفات فاسد نموده و باغوائی ابلیس پر تلبیس علیه اللعنه سائر لطائف و اجزا را باوصاف ذمیمه خود متصف ساخته است و از توجه بجناب قدس خداوندی محروم داشته بخسارت ابدی و بعادت سرمدی رسانیده هرگاه عنایت ازلی دستگیری و رهنمونی نموده بر شرارت و خباثت وی اطلاع یافته و از مکاید و مفاسد وی روی تافته متوجه بدرگاه قدس گشته بسعادت ابدی پیوسته

بیان رنگ انوار لطائف

بیان حقیقت و ماہیت نفس

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد و کمتر رکھتا ہو یہاں سخن بہت طول و عرض رکھتا ہے کہ حد سے زیادہ ہے معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف فرمائیں اور انوار لطائف کے رنگ پوچھے تھے سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف و نظر کے مطابق کچھ کہا اور لکھا ہے اور اسکے اوپر بنا تعبیر واقعات و تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں اب جو حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے لکھتا ہوں جاننا چاہئے کہ قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے۔ اور خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ظاہر حقیقت و ماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اسکا محل دماغ ہے بالذات شرارت و خباثت سے متصف ہے اور اپنے تئیں لطائف کی طرح لطیفہ نفیسہ ظاہر کیا ہے اور ریاست و دانائی کا دعوی کر کے تمام اجزا و لطائف پر تصرفات فاسد کر کے شیطان علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف و اجزا کو اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور درگاہ پاک خداوندی کیطرف متوجہ ہونے سے محروم رکھکر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے عنایت ازلی نے جسکی دستگیری و رہنمائی کی اُس نے اُسکی شرارت و خباثت پر اطلاع پائی اور اسکے فریبوں اور مفسدوں سے مونہہ پھیر کر متوجہ اس درگاہ پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا

وچون نفس مزکی ومطهر بود واز اوصاف
رذائل خود بالکل بیرون آمد بنسبت نفس
مسجود بهر چه تعظیم [illegible] و قرب و مشاهده
و بمقام رضا مشرف می شود واز جمیع لطائف
انسانی بالا دست [illegible]
سیر [illegible] بحصول کمال [illegible] شده [illegible]
سیر فرماید [illegible] لطائف [illegible]
[illegible] عجیب سری است خبث [illegible]
ابدال بتطهیر و تنویر [illegible] می گردد
اولئک یبدل الله سیئاتهم حسنات قال
علیه السلام خیارکم فی الجاهلیة خیارکم فی الاسلام
اذا فقهوا والسلام علی من اتبع الهدی
بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله
وسلام علی عباده الذین اصطفی اما بعد
چون سالک از حجاب [illegible]
[illegible] شود و دیده [illegible] بجمال [illegible] معرفت
[illegible] گردد [illegible] ونفس
[illegible] و فی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم
عظیمة افلا تبصرون [illegible] است
مشاهده نماید بمقتضی من عرف نفسه فقد
عرف ربه [illegible] از حقائق
و آیات [illegible] قالب انسانی تعبیه نموده اند [illegible]
[illegible] بگوش هوش استماع نمایند
[illegible] که انسان که عالم صغیر عبارت از آنست
مرکب از اجزاء عشره است که اصول آنها

اور جب نفس پاک اور مطہر ہوجاتا ہے [illegible]
[illegible] بالکل [illegible]
[illegible] نفس [illegible]
[illegible] مقام رضا [illegible] مشرف [illegible]
لطائف انسانی [illegible]
[illegible]
[illegible]
لطائف [illegible]
خبیث [illegible]
[illegible]
فرمایا [illegible] خیارکم فی الجاهلیة
خیارکم فی الاسلام اذا فقهوا والسلام علی من اتبع
الهدی بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله
وسلام علی عباده الذین اصطفی [illegible] اما بعد جب
کہ سالک [illegible] ہستی اور خود [illegible]
[illegible] باطن کی آنکھ [illegible]
[illegible] ہوجاتی ہے [illegible]
[illegible] نفس [illegible]
[illegible] فی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم
آیات عظیمة افلا تبصرون [illegible] مشاهده [illegible]
[illegible] من عرف نفسه فقد عرف ربه
قدس [illegible] قالب انسانی میں [illegible]
[illegible]
[illegible] انسان [illegible] عالم [illegible]
[illegible] مرکب [illegible]

[illegible]

مکتوب دوازدہم [illegible] شیخ عبدالاحد صاحب

در عالم کبیر است و عالم کبیر عبارت از مجموعهٔ کائنات است چه خلق چه امر و پنج از آن از عالم خلق است که نفس و عناصر اربعه است و پنج از آن از عالم امر باشد چنانچه اصول عناصر اربعه در عالم خلق موجود است همچنین اصول لطائف خمسه مذکوره در عالم امر که عبارت از فوق العرش است و بلامکانیت معروف و متحقق ست و فوق عرش مجید و حکمت اصول دیگر قلب است و لهذا قلب را برزخ درمیان عالم خلق و امر فرموده اند چه منتهائے عالم خلق عرش مجید ست و بایں وجه که عرش مجید منتهائے عالم خلق ست در و بامر دارد وے را نیز برزخ گفته اند و فوق اصل قلب اصل روح است و فوق آن اصل سر و فوق آن اصل خفی و فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علی خواست که انسان را بمقتضائے حکمت بالغه بایں نوع ترکیب دهد بعد از تسویه قالب هر یکے ازیں لطائف خمسه را تعلقے و تعشقے بایں عنصر جسمانی داده از فوق العرش فرود آورده بمقام خاص که هر یک را با آن مقام مناسبت بود متمکن ساخته لطیفه قلب را دریں مضغه که در زیر پستان چپ است و قلب صنوبریش خوانند جا داوند و صنوبری لقبش برائے آن کنند که وے مانند ثمر صنوبر مقلوب ست و اصل الاصل ایں لطیفه

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعۂ کائنات ہے خلق ہو خواہ امر ہو اُن دس میں پانچ تو عالم خلق سے ہے ایک تو نفس اور چار عنصر اور اُنیں پانچ عالم امر سے ہیں جس طور چار عناصر کی اصلیں عالم خلق میں موجود ہیں اس طرح لطائف خمسہ مذکورہ کی اصلیں عالم امر میں جو عرش کے اوپر لامکان مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید اور بحکمت اور اصول کے قلب ہے اور یہی سبب قلب کو برزخ درمیان عالم خلق و عالم امر کے فرمایا ہے اسواسطے کہ عالم خلق کی انتہا عرش مجید ہے اور اسوجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا و منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اُسے بھی برزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے اور اسکے فوق اصل سر اور اُسکے فوق اصل خفی اور اُسکی فوق اصل اخفی جب تعالیٰ شانہٗ نے چاہا کہ انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضائے اس طرح سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے تعلق اور تعشق دیکر فوق العرش سے اوتار کر مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت تھی متمکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر پستان چپ ہے اور اُسے قلب صنوبری کہتے ہیں جائے دی اور اُسے صنوبری اسواسطے کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پھل کے ہی جو اُلٹا ہوا ہو۔ اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

صفت فنائی حق است که عبارت از تخلق
بخوی است کمال این آنست که فعل حق جل
وعلی فانی و مستہلک گردد و بحصول فنا بعد این
زوال سالک خود را مسلوب الفعل خواہد یافت و
افعال خود را درست منسوب بحق جل وعلی خواہد
ساخت فناء قلب تجلی فعلی که اولیاء همین است نشان
آن آنست که تعلق علمی حسی بغیر حق تعالی در قلب نماند قلب ماسوی
را مطلقا فراموش سازد بحدیکه اگر سالها تکلف
نماید یک لحظه یاد ماسوی نتواند کرد و درین ہنگام
چنانچه علم اشیاء از وی زائل شده محبت
اشیاء از وی زائل شده محبت اشیاء بغیر حق جل وعلی
رخت بر بسته باشد و چون سالک بفناء
قلب مشرف شد داخل جماعت اولیاء گشت
واین فناء قلب بی قطع تمام دائرہ امکان که
عبارت از مرکز فرش تا عرش و از عرش تمامی
عالم مراد شده و بی قطع مراتب عشره یعنی
زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت۔ عزلت
از ناس۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت که صوفیہ علیہم
بیان آن فرموده اند صورت نه بندد و نور
قلب را نور زرد فرموده اند و ولایت این
لطیفه زیر قدم آدم است علی نبینا وعلیه
الصلوة والسلام و ہر کہ آدمی المشرب
ست وصول وے بجانب قدس از راه
ہمیں لطیفہ خواہد بود مگر قلیل و کشش
پیر کامل و صاحب این مشرب را

صفت فنائی حق کی ہے کہ اسے تخلق
بخوی کہتے ہیں اسکا کمال یہ ہے کہ حق
کے فعل میں فانی و نیست ہو جائے
ہے اسکے بعد اسوقت سالک اپنے تئیں مسلوب
الفعل پائیگا اور اپنے افعال حق جل وعلی سے
نسبت کریگا۔ فناء قلب تجلی فعلی ہی کی علامت
اسکا نشان یہ ہے کہ علمی حسی تعلق ماسوائے حق
ہوگا یعنی قلب ماسوی کو بالکل فراموش کر جائیگا
اگر برسوں تکلف کرے تو بھی ایک لحظہ
کریگا اسوقت جیسا علم اشیاء اس سے زائل ہو
ہے محبت اشیاء بغیر حق جل جاتی رہیگی۔ اور جب
سالک فناء قلب سے مشرف ہوا۔ اولیاء
جماعت میں داخل ہوگیا۔ اور یہ فناء قلب
طے کئے تمام دائرہ امکان کے جو مرکز فرش
سے عرش تک اور عرش سے تمام عالم امکان
ہے اور بغیر طے کئے مراتب عشرہ کے یعنی
زہد۔ صبر۔ توکل۔ رضا۔ تسلیم۔ قناعت
باش لوگوں سے۔ فقر۔ فراغ۔ ریاضت
صوفیہ علیہم نے انکا بیان کیا ہے حاصل نہیں
اور نور قلب کو نور زرد فرمایا ہے اس لطیفہ
کی ولایت حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ
والسلام کے زیر قدم ہے۔

اور جو آدمی المشرب ہے۔ اسکا وصول
قدس کی طرف اسی لطیفہ کی راہ سے
مگر بہت کم کشش پیر کامل سے اور اس مشرب

استعداد حصول یک درجہ از درجات پنجگانہ ولایت خواہد بود مگر بتقسر قاسر و لطیفۂ روح چون الطف است از قلب مناسبت باپستان زیادہ بود بنا بر آن وی را بجانب راست از سینہ دوتہ پستان جا دادہ اند و اصل الاصل این لطیفہ صفات ثبوتیہ حق ست و یک گام بحضرت ذات از فعل نزدیکتر ست سالک بعد از حصول فنا این لطیفہ کہ مربوط بتجلی صفاتی صفات خود را از خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب بجناب قدس خواہد دانست و نور این لطیفہ را نور سرخ فرمودہ اند و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و ہر کہ ابراہیمی المشرب باشد سیر وی بجناب قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود بعد از قطع مراتب قلب و صاحب این مشرب را استعداد حصول دو درجہ از درجات ولایت پنجگانہ است الا بقسر من القاسر و لطیفۂ سر کہ الطف از روح ست وی را نزدیک وسط سینہ جانب قلب جا دادہ اند و اصل الاصل وی این شیونات ذاتیہ ست کہ گامی از صفات بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول فنا این لطیفہ مربوط بتجلی شیونات ست و ولایت این لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ ست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و ہر کہ موسوی المشرب باشد وصول او بجناب

لطیفۂ روح

استعداد حصول ایک درجہ کی پانچوں میں سے جو ولایت میں سے ہوگی۔ مگر زبردستی سے کسی زبردست کے اور لطیفہ روح جو بہت لطیف ہے قلب سے اُسکو مناسبت پستان سے زیادہ تھی اسواسطے اُسکو سینہ کے راستہ کیطرف زیر پستان جا دی اور اصل الاصل اس لطیفہ کی صفات ثبوتیہ حق سے ہوا ایک قدم حضرت ذات کی طرف فعل سے نزدیک تر ہے۔ سالک بعد حصول فنا اس لطیفہ کے ساتھ تجلی و صفاتی کے اپنی صفات کو اپنے سے مسلوب پائیگا۔ بلکہ جناب قدس سے منسوب جانیگا۔ اور اس لطیفہ کا نور سرخ فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے اور جو کوئی ابراہیم المشرب ہوگا اُس کی سیر جناب قدس کی طرف اسی لطیفہ سے ہوگی بعد از قطع مراتب قلب کے اور اس مشرب والے کو استعداد حصول دو درجہ کی پنجگانہ مراتب ولایت سے ہوگی مگر زبردستی سے کسی زبردست کے

لطیفۂ سر

اور سر کا لطیفہ کہ روح کے لطیفہ سے بہت لطیف تھا اُسکو نزدیک وسط سینہ کے قلب کی جانب جگہ دی اور اصل الاصل شیونات ذاتیہ ہے کہ ایک قدم صفات سے حضرت ذات کیطرف نزدیک ہے اور حاصل ہوا اس لطیفہ کی فنا کا شیونات کی تجلی سے ربط رکھتا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زیر قدم ہے اور جو موسیٰ مشرب ہوگا اسکا وصول جناب

قدس از راہ ہمیں لطیفہ خواہد بود اما بعد قطع لطائف سابق و صاحب ایں مرتبہ را استعداد حصول سہ مرتبہ است از مراتب ہجگانہ ولایت الا لقسر من القاسر و نور ایں لطیفہ را سپید تعین فرمودہ اند

لطیفہ خفی

و لطیفہ خفی را کہ سر الطف است ما بین روح و وسط جا دادند و اصل الاصل ایں لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ فوق شیونات ذاتیہ اند و حصول فنا ایں لطیفہ وصول ہمان صفت ہاست و نور ایں لطیفہ را نور سیاہ تعین نمودہ اند و ولایت ایں لطیفہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است علی نبینا و علیہ السلام و ہر کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است راہ وی بجناب قدس از ہمیں لطیفہ خواہد بود و بعد از قطع لطائف سابق الا لقسر من القاسر و صاحب ایں مشرب را استعداد و حصول چہار مرتبہ است از مراتب ہجگانہ ولایت

لطیفہ اخفیٰ

و لطیفہ اخفی کہ الطف و احسن و اجمل لطائف عالم امر است و اقرب است بحضرت اطلاق وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز ست و مناسبت تام دارد بحضرت اجمال جا دادند و اصل الاصل ایں لطیفہ مرتبہ ایست کہ کالبرزخ ست درمیان مرتبہ تنزیہ و درمیان احدیت مجردہ و فنا ایں لطیفہ ہم مربوط بہ تحت ہماں مرتبہ مقدسہ است و نور ایں لطیفہ نفیہ را

قدس میں اسی لطیفے کی راہ سے ہوگا مگر بعد قطع پہلے لطیفوں کے اور اس مرتبہ والے کو استعداد تین مرتبہ کی ہوگی مراتب ہجگانہ ولایت میں سے لیکن زبردستی سے کسی زبردست کی اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سر سے بہت لطیف ہے درمیان روح اور وسط کے جائے دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ ہے کہ شیونات ذاتیہ کے فوق ہیں اور حصول اس لطیفہ کی فنا کا اسی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے زیر قدم ہے اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ کے ہے اسکو راہ جناب قدس میں اسی لطیفے سے ہوگی بعد قطع لطائف سابق کے مگر لقسر قاسر اور اس مشرب کے صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کی ہے ہجگانہ مراتب ولایت میں سے اور لطیفہ اخفی کہ بہت لطیف اور احسن اور اجمل سب لطائف عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق کی اسکو سینے کے وسط حقیقی میں جو مرکز ہے اور بہت مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے جگہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کی ایک مرتبہ ہے مثل برزخ کے درمیان تنزیہ اور درمیان احدیت مجردہ کے اور اس لطیفہ کی فنا بھی مربوط اسی مرتبہ مقدسہ کے تحت سے ہے اور اس لطیفہ کے نفیہ کا نور

سیر بیان فرموده اند و ولایت این لطیفه زیر قدم حضرت رسالت پناه است صلی اللہ علیه وآله وسلم وصاحب این مرتبه عالیه را بالذات استعداد حصول تمام مراتب پنجگانه ولایت حاصلست از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمه ربه شنیدم که حضرت مجدد الف ثانی روزے چنین گوہر فشاندند که اداے صلوٰة صبح در وقت غلس متمم فنائے اخفیٰ است باید دانست که عروج لطائف خمسه عالم امر تا دائرہ اولی ولایت کبریٰ است که متضمن سه دائرہ ویک قوس است خواهد بود چون از ان دائرہ معامله بالا رود و در دائرہ اصل واصل الاصل سیر افتد معامله با نفس خواهد افتاد ونفس بحصول فنائے اتم وبقائے اکمل و شرح صدر و اسلام حقیقی وبه حصول اطمینان وبارتقا بمقام رضا مشرف خواهد شد بعد ازان که سیر در ولایت علیا افتد معامله با سه عنصر یعنی ناری وآبی وہوائی خواهد افتاد واگر ازانجا بفضل الله ترقی واقع شود در کمالات نبوت سیر واقع بود معامله با جزاء ارضی خواهد افتاد وازانجا اگر ترقی واقع شود خواه در کمالات رسالت خواه در حقائق ثلثه یعنی حقیقت کعبه وحقیقت قرآن وحقیقت صلوٰة معامله با ہیئت وحدانی که از مجموع اجزا عشرہ عالم خلق وامر بعد

سیر بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والے کو بالذات استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کی ہے حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ کے زبان الہام بیان سے میں نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی نے بیان فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھے تو فنائے اخفیٰ حاصل ہوتی ہے۔ جاننا چاہیے کہ لطائف خمسہ عالم امر کا عروج دائرہ اولیٰ ولایت کبریٰ تک ہے جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے ہوگا جب اس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور دائرہ اصل اور اصل الاصل میں سیر کرے۔ نفس سے معاملہ پڑیگا اور نفس کو پوری فنا کامل بقا حاصل ہونے میں کشادگی سینہ اور اسلام حقیقی کا حصول اور اطمینان کے مقام رضا کی ترقی سے مشرف ہوگا اسکے بعد جب ولایت علیا میں سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑیگا یعنی ناری وآبی وہوائی سے اور اگر وہاں سے خداتعالیٰ کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات نبوت میں سیر واقع ہوگی معاملہ اجزائے ارضی سے پڑیگا اور جو وہاں سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ کمالات رسالت خواہ حقائق ثلثہ میں یعنی حقیقت کعبہ وحقیقت قرآن وحقیقت صلوٰۃ میں معاملہ ہیئت وحدانی سے جو مجموع اجزاء عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

از حصول کمالات هر یک فرادی فرادی حاصل شده خواهد شد و بعد ازان بجاهد از عقل و فہم ما و شما برتر است الله سبحانہ وتعالی بمحض عنایت بعنایت خویش ازین کمالات بہرہ تمام عنایت فرماید انہ قریب مجیب بحمد الله سبحانہ کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس الله باسرارہم العالیہ ازین مراتب مذکورہ و دیگر معاملات کہ نسبت این معاملات کالسما من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد کرامت فرمود این ذرہ را از خاک ذلت برداشتہ ہمعنان آفتاب ساختہ شکر این را اگر ہزار سال بصد ہزار زبان بہزاران ادا نمایم یکی از ہزار بمنصہ ظہور نیاید و فللہ الحمد والمنۃ کما یلیق بشانہ و بکرمہ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ البررۃ الاتقیا اظہار این قسم سخنان اگرچہ موہم تفاخر و مباہات است اما بموجب اظہار النعمۃ من الشکر لاسیما عند الاحباب المخلصین الطالبین علی الاسرار المشتاقین لذلک الآثار والاخبار مذکور نمودہ شد ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مکتوب تیسرا از مولوی عبد الاحد در بیان قرب نوافل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اخوی شیخ محمد یحیی معلوم نمایند کہ قرب نوافل عبارت ازان ست کہ سالک خود را داخل

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے لئے بعد ازاں ہماری تمہاری عقل و فہم سے بہت برتر ہے۔ اللہ سبحانہ تعالی محض عنایت سے اپنے ان کمالات سے بہرہ ور عنایت فرمائے۔ انہ قریب مجیب اللہ سبحانہ کا شکر ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس اللہ اسرارہم کے ان مراتب مذکورہ اور معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لائق بلکہ استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا اور اس ذرہ کو خاک ذلت سے اٹھا کر آفتاب کی برابر کر دیا ہے اس مرتبہ کا شکر اگر ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی ادا نہ کر سکے فللہ الحمد والمنۃ کما یلیق بشانہ و بکرمہ والسلام علی رسولہ وآلہ وصحبہ البررۃ الاتقی اس قسم کی باتوں کو ظاہر کرنا اگرچہ فخر و مباہات کا وہم ہوتا ہے لیکن اظہار النعم من الشکر کے خصوصا ایسے دوستوں کے جو مخلص و محرم اسرار ہیں اور اس کے مشتاق ہیں اس لئے آثار و اخبار کے مذکور کیا گیا ہے۔ لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی میرے بھائی شیخ محمد یحیی معلوم کریں کہ قرب نوافل اسے کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں داخل

[illegible]

وحق را آلات چنانچہ بی یسمع وبی یبصر اشارہ است
بآن وقرب فرائض عبارت است از آن کہ
سالک خود را آلہ یابد وحق را فاعل چنانچہ الحق
ینطق علیٰ لسان عمر اشارت ست ازان و
این قرب مثمر فنای وجود سالک ست بخلاف
قرب سابق وجمع بین القربین آنست کہ سالک
خود را درمیان ہیچ نیابد نہ فاعل نہ آن آلات
چنانچہ بعض اہل دل ازان مقام چنین اشارہ
نمودہ اند۔ مصرعہ

عشق ست و دیوانہ بجا نہ بہانہ

وآیہ کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمیٰ
گویا مشعر بر ہر سہ مقام ست چہ ما رمیت رمز
از قرب فرائض است واذ رمیت کنایہ از
قرب نوافل ولٰکن اللہ رمیٰ اشارہ بر جمع
بین القربین والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ والتزم
متابعۃ المصطفیٰ علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات
العلیٰ انتہی المکاتیب الثلثۃ و در آخر این اوراق
شیخ عبدالاحد بخط خود این فائدہ تحریر
فرمودند عادت مشائخ کرام آنست کہ سالک
مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر
وملکہ شود بعد ازان ذکر روح فرمایند بعد ازان
ذکر اخفیٰ بعد ازان ذکر نفس و محلہا الدماغ
بعد ازان اگر خواہند ذکر سر و خفی فرمایند بعد
ازان سریان در تمام اعضا تا حصول ملکہ
سلطان ذکر شود و بدانست کہ بر ذکر قلب و روح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی یسمع وبی یبصر
اسکا اشارہ ہے۔ اور قرب فرائض اُسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا کے۔ اور
حق کو فاعل جیسے الحق ینطق علیٰ لسان عمر
اس کی طرف اشارہ ہے اور یہ قرب ثمرہ دیتا ہے
فنا وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے و جمع
بین القربین یہ ہے کہ سالک اپنے تئیں درمیان
میں کچھ نہ پاوے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل
نے اُس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہے مصرعہ

عشق ست و دیوانہ برانند بہانہ

اور آیہ کریمہ وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمیٰ
گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے کیونکہ ما رمیت
قرب فرائض سے ہے اور اذ رمیت کنایہ
قرب نوافل سے و لٰکن اللہ رمیٰ اشارہ جمع
بین القربین سے ہے والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ
والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات
العلیٰ وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان ورقوں
کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
تحریر فرمایا کہ مشائخ کرام کی عادت ہے کہ سالک مبتدی
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور
ملکہ ہو جاوے اُسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں
بعد ازان ذکر اخفیٰ بعد ازان ذکر نفس اور اسکی جا
دماغ ہے اُسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر اور خفی فرماتے ہیں
بعد ازان سریان تمام اعضا میں تا حصول ملکہ سلطان
ذکر ہو جاوے اور اکثر ایسا ہے کہ ذکر قلب و روح

فائدہ جلیلہ از مولوی عبدالاحد صاحب رحمۃ اللہ صاحب

واحی کفایت کنند وگاہ بر قلب تنہا اکتفا نمایند اشرط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد وبا دیدہ شدہ است کہ بمجرد ذکر قلب تحقق سلطان ذکر و سریان در سائر اجزا و اعضا متحقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد مبتدی سلوک باید نمود والسلام علی من اتبع الھدیٰ انتہی ما اردنا ایرادہ من کلام الشیخ عبدالاحد قدس سرہٗ کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ اند کہ بجانب امیر موسیٰ بہٹی کوٹی یکی از بزرگان خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بودند وامیر موسیٰ آنرا استحسان کردند و یاران خودرا گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہٗ نحمدہ ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے سلمہ ربہ سلام دوستانہ وتحیت مخلصانہ ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ مطالعہ فرمایند و در دریوزہ گر دعوات سلامتی خاتمہ وعفو وعافیت دنیوی و اخروی شوند فقیر چون ضعف بدن بسیار داشت ازین جہت بدانچہ مامور بود نپرداخت الحال بارے تخفیف یافتہ تحریر می نماید کہ چون طالب صادق پیش شیخ کامل و مکمل رود اول بذکر دل کہ آشیانۂ او بجانب دست چپ است امر فرمایند چون این ملکہ شود بذکر روح کہ بطرف

مکتوب [illegible] خانوادہ احمدیہ [illegible]

واخفی پر اکتفا کرتے ہیں، اور کبھی فقط ذکر ق
پر اکتفا کرتے ہیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب
ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر ق
کرنے سے سلطان ذکر اور سریان تمام اجزاء و ا
میں متحقق ہوا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد مبتد
سلوک چاہئے کرنا۔ والسلام علی من اتبع الھدیٰ
وہ جسکا ہم نے ارادہ کیا تھا شیخ عبدالاحد قدس
کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتا ہے ملا محمد دلیل
ذکر کیا ہے کہ امیر موسیٰ بہٹی کوٹی کو ایک بزر
میں سے احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا او
موسے نے اسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے یارو
سے کہا اسکی نقل لکھ لو۔ باسمہ سبحانہٗ نحمد
ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگا
سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسے
سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیۃ مخلصانہ اس
فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ
فرمائیں اور مانگنے والا دعاء سلامتی خاتمہ
اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا ہوئیں
فقیر کو جو ضعف بدن بہت تھا اس
سبب جس کا امر ہوا تھا وہ بجا لا سکا
اب کچھ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے
کہ جب طالب صادق شیخ کامل و مکمل
کے روبرو جائے اول ذکر دل کا ک
اسکا ٹھکانا بائیں ہاتھ کی طرف ہے ام
فرمائیں جب اسکا ملکہ ہو جائے تو ذکر روح کا

راست آشیانهٔ اوست دلالت فرمایند چون آن ذکر نیز ملکه شود می باید که بذکر سر که متصل دل ست لیکن یمین قلب ست حکم فرمایند و چون آن نیز ملکه شد بذکر خفی که پهلوے روح اما جانب یسار روح مقام دارد مامور سازند و چون آن نیز ملکه شود بذکر اخفی که متوسط همه است و در وسط صدر جاے اوست محکوم سازد و این جوهر اخفی از سائر جواهر عالم امر اعلیٰ است چنانچه بیاید ان شاء اللہ تعالیٰ و چون اخفا نیز بذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید که دماغ جایگاه اوست و چون این لطائف ستہ متجر بذکر شدند امر بذکر نفی و اثبات فرماید بطریق معہود و چون بعدد بست و یکبار برسد نصابش تمام شود و فنائے قلب که اول قدم ست در اطوار ولایت ظهور فرماید و فنائے قلب اثر آن تجلی افعال ست که اصل اوست چه قلب افعال الٰہی ست و آن مربی ولایت حضرت آدم ست علیٰ نبینا و علیه السلام پس از آن بقائے قلب بافعال ایزدی ست جل شانه که هر ظل را باصل خود شاہراه ست بالفنا فیه والبقاء به بعد از آن معامله فنائے روح ست و بقائے او باصل خود که صفات حق است و صفات مربی ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ست علیٰ نبینا و علیهما السلام والصلوات که هر دو ولایت مربوط بصفات است و باصل اوست که صفات ست باعتبارات مختلفه که ولایت ابراهیمی تفصیلی ست و ولایت

داہنی طرف ہے ارشاد کریں جب اس ذکر کا بھی ملکہ ہو جائے تو ذکر سر جو دل کے متصل ہے لیکن داہنی طرف بتائیں اور جب اسکا بھی ملکہ ہو جائے تو ذکر خفی کا جو روح کے پہلو میں ہے مگر بائیں طرف روح کے ہے مامور فرمائیں اور جب وہ بھی ملکہ ہو جائے ذکر اخفی کا کہ سب کے درمیان ہے اور وسط سینہ میں اسکی جائے ہے اسے حکم کریں اور یہ جوہر اخفی تمام جوہروں سے عالم امر کا اعلیٰ ہے چنانچہ آئیگا ان شاء اللہ تعالیٰ اور جب اخفی کا بھی ذاکر ہو جائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ نفس کا مقام دماغ ہے اور یہ لطائف ستہ ذکر سے متجر ہو جائے تو ذکر نفی و اثبات فرمائیں بطریق معلوم اور جب عدد اکیس تک پہنچے اسکے نصاب پورے ہو گئے اور فنائے قلب جو اطوار ولایت میں اول قدم ہے ظہور فرمائے اور فنائے قلب اس تجلی افعال کا اثر ہے جو اسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الٰہی ہے اور وہ مربی ولایت حضرت آدم کا ہے علیٰ نبینا و علیہ السلام اسکے بعد بقائے قلب کا ساتھ افعال ایزدی ہے جل شانہ اسلئے کہ ہر ظل کو اپنی اصل کے راستہ ہے اسمیں فنا ہونیکا اور اس سے باقی ہونیکا اسکے بعد معاملہ فنائے روح ہے اور اسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور صفات مربی ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ہے علیٰ نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ دونوں ولایتیں مربوط روح سے ہیں اور اسکی اصل سے کہ صفتیں ہیں باعتبارات مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے اور ولایت

نوح باآن مجامعت و من بعد معاملہ بسرّ است
و فنا و بقا باصل اوست کہ شیون ایزدست
تعالیٰ شانہ و شیون در اصطلاح ما عبارات
مندمجہ حضرت ذات تعالیٰ را گویند کہ معانی
زاید بر ذات نباشد و صفات است آنکہ معانی
زاید بر ذات سبحانہ باشند و در خارج موجود
باشند و ولایت سرّ ولایت موسوی ست علیٰ
نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ثم الامر بالخفی
و فنائہ باصلہ وھو التقدیسات والتنزیہات
السبحانیۃ وھذہ الولایۃ ولایۃ عیسویۃ
علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ثم
الامر بالاخفیٰ وفنائہ وبقائہ باصلہ وھو
شان جامع الاسماء والصفات والشیون
والاشارات والتنزیہات والتقدیسات و
ھذہ الولایۃ ولایۃ محمدیۃ علیٰ صاحبھا
الف الف صلوات والسلام ومربی ھذہ
الولایۃ حقیقۃ الحقائق واقرب الولایات
واجمعھا واعلاھا واشرفھا وافضلھا و
مستحق للولایات الخمس ومقتضیۃ لزوال
العین والاثر باثر المعارف ویستتبع المحبوبیۃ
ثم الامر بالنفس وفنائھا اتم وبقائھا الاکمل
ثم الامر باصولھا واصول اصولھا حتی ینتہی
الی الذات تعالیٰ وارتقی ھناک
لیس بالفناء بل بامر آخر

نوح اس سے متحمل ہوا اسکے بعد معاملہ سرّ سے ہے
اور فنا و بقا اُسکی اصل ہے کہ شیون الہیہ جل
تعالیٰ شانہٗ اور شیون ہماری اصطلاح میں اُسے
کہتے ہیں جو عبارتیں حضرت ذات واجب تعالیٰ میں
مندمج ہوں کہ معانی زاید بر ذات نہ ہوا اور صفات ہیں
اور جو معانی زاید بر ذات سبحانہٗ ہوویں اور خارج میں
موجود ہوویں اور ولایت سرّ ولایت موسوی ہے
علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام پھر معاملہ خفی سے ہے
اور اسکے بعد فنا و بقا اُسکی اصل سے ہے اور
وہ تقدیس و تنزیہات سبحانیہ ہے اور یہ ولایت
ولایت عیسوی ہے علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
پھر معاملہ اخفیٰ سے ہے اور اسکی فنا و بقا اُسکی
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء و صفات
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات و تنزیہات
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اُنپر ہزار
ہزار درود و سلام اور مربی اس ولایت کا
حقیقۃ الحقائق اور اقرب الولایت اور
اجمع الولایات ہے اور اعلیٰ اور اشرف اور
افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت خمسہ
ہے اور تقاضا کرنے والی ہے زوال عین کا
اور اثر معرفتوں کا پہنچانیوالی ہے اور ہی محبوبیت
ہے پھر معاملہ نفس سے پڑتا ہے اور اسکی فنا تام
اور اسکی بقا بہت کامل ہے پھر معاملہ اُنکی اصلوں سے
اور اصلوں کی اصلوں سے پڑتا ہے یہانتک کہ منتہی ہوتا
ذات حق تعالیٰ تک اور وہاں ترقی فنا سے نہیں

یا متأخرین فی موضعه والسلام والاکرام کاتب حروف میگوید سلوک طریقه احمدیه درین ایں مکاتیب فی الجمله واضح شد حالا قدرے از روش طریقه احسنیه که منسوب است بشیخ آدم بنوری نیز در ضمن مکتوب شیخ عبد النبی سیام چوراسی که دریں روزگار مقتدائے طریقه احسنیه بودند و جمهور اهل این طریق را چه خاص و چه عام توجه بایشان بود۔ و جمهور این طریق متفق اند بر آنکه ایشان را در تربیت سالکان بروش این طریق قدمی راسخ بود ذکر می نماید عزیزی صالح در مکه معظمه ذکر کرد این مکتوب شیخ عبد النبی ست و بنار کار ایشان براین بود و من عنده کتبنا هذا المکتوب والله اعلم۔ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی خصوصًا علی نبیه محمد واله واصحابه اجمعین بدان ارشدک الله تعالی چون طریقه احسنیه و طریقه نقشبندیه اقرب الی الوصول ست و سالکان را تفصیل آن ضروریست پاره بطریق اجمال درین اسطر ترقیم می یابد۔ باید دانست چون طالب صادق به توفیق سبحانه متوسل بعزیزی از بزرگان این طریقه می شود اولاً او را استخاره می فرمایند و طریقه استخاره این ست که بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک ورا مرے ہے کہ وہ اپنے مقام میں ظاہر ہوگی السلام والاکرام۔ کاتب حروف کہتا ہے کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا ان تحریروں میں فی الجملہ واضح ہو گیا اب تھوڑی روش طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے بشیخ آدم بنوری سے ذکر کرتا ہے اس ضمن میں مکتوب شیخ عبد النبی سیام چوراسی کا کہ جو اس زمانہ میں احسنیہ طریقہ کے مقتدا تھے اور سب اس طریقہ والوں کی کیا خاص اور کیا عام اُنکی طرف توجہ تھی اور جمہور اس طریقہ کے متفق ہیں اس امر پر کہ انکو سالکوں کی ترتیب میں اس طریقہ کی روش میں قدم راسخ تھا ایک عزیز صالح نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبد النبی کا ہے اور اُنکے کام کی بنا اس پر تھی۔ ہم نے اُنکے پاس سے لکھ لیا واللہ اعلم بالصواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی خصوصًا علی نبیہ محمد والہ واصحابہ اجمعین جان خدا تجھکو رشیدی کرے کہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ میں بہت قریب ہے وصول سے اور سالکوں کیلئے اُس کی تفصیل ضرور ہے تھوڑی سی بطریق اجمال ان سطروں میں لکھے جاتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی توفیق سے کسی عزیز کا اس طریق کے بزرگوں میں سے متوسل ہوتا ہے پہلے اُسے استخارہ فرماتے ہیں اور استخارہ کا طریق یہ ہے۔ کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو

مکتوب در بیان طریقہ احسنیہ نقشبندیہ

ودیگر معاش نماند وضو تازه کند بعد
وضو یک صد و یکبار استغفر الله ربی من
کل ذنب واتوب الیه بصدق تمام بخواند
بنیت آنکه از جمیع تقصیرات بدنی و روحی
انچه از من بود خود آمده اند توبه کردم و از
سر نو مسلمان شدم بعده برخاسته دو رکعت
نماز استخاره باین نیت که دو رکعت نماز
استخاره میخوانم تا حق تعالی مرا بر متابعت
رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم خود بواسطه
حصول رضا پیر خود محکم دارد در رکعت اول
بعد فاتحه آیة الکرسی یکبار و در رکعت دوم
بعد فاتحه قل یا ایها الکفرون یکبار بخواند و
بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریه و زاری
بردارد و بعد نماز یک صد و یکبار درود بخواند
بعده یکصد و یکبار کلمه تمجید بخواند بعده تمام
عجز و انکسار دست برداشته دعا بخواند. بعده
چون خواب غلبه کند بر زمین بخسپد و اگر معذور
است اختیار دارد و بعده انچه در خواب بشارت
ظاهر شود پیش مرشد ظاهر کند و اگر در روز
اول بشارت نیابد تا سه روز استخاره میکرده
باشد یا آنکه بعد استخاره نظر بر قلب خود کند
اگر قلب خود بعد استخاره در اعتقاد محکم
همچنان می یابد که قبل ازین بود همین بشارت
ست پس مرشد را باید که در خلوت تعلیم
ذکر اسم الله نماید که اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہ ہو تازہ وضو کرے و
کے بعد ایکسو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل
ذنب واتوب الیہ بہت صدق سے پڑھے
اس نیت سے کہ تمام تقصیریں بدنی اور روحی
جو مجھسے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور نئے سر
سے میں مسلمان ہوا پھر اٹھ کر دو رکعت نماز
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز
استخارہ کہ حقتعالی مجھکو متابعت پر رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضا اپنے پیر
کے مضبوط رکھے. پہلی رکعت میں الحمد کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت میں
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون ایکبار خوب
خشوع کیساتھ اپنے تئیں حاضر کرے اور گریہ
زاری کرے بعد از نماز ایکسو ایکبار درود شریف
پڑھے اور ایکسو ایکبار کلمہ تمجید پڑھے پھر خوب عجز
وانکسار سے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے بعد اسکے
جب نیند غلبہ کرے زمین پر سو رہے اور جو معذور
ہو تو اختیار ہے یعنی زمین پر نہ سوئے لیکن
جو خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے
اور جو پہلے روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ
کرتا رہے یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسا ہی
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تھا تو یہی بشارت
پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں اللہ کا
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی

باین طریق که زبان خود را بکام چسپاند و نظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد و نظر ظاهری به بندد و مقام قلب صنوبری زیر پستان چپ است قدر دو انگشت و یقین بندد که مضغه لطیفه نورانی او را ودیعت نهادند که قلب میگویند پس خود را متوجه مضغه نماید و از بطن مضغه اسم الله را جل شانه گویاند بنهجی که این اسم را غیر ذات نداند و این هیئت را بوسع خود در نشست و برخاست از دست ندهد بعده مرشد را باید که خود متوجه قلب او شود معنی توجه آنست که همت خود بسوئے قلب مرید برگمارد و دهن قلب خود را بر دهن قلب مرید تصور نماید بنهجی که خطرهٔ دیگر را در میان قلب خود آمدن ندهد و بخشوع تمام بجناب خداوند سبحانه التجا نماید تا نور ذکر در دل سالک قوتی پیدا کند و بجذبه قلبی و همت باطنی قلب مرید را بسوئے خود کشد تا یک ساعت کم و زیاده برین حیثیت متوجه حال مرید باشد و ارواح متبرکه اکابر این طریق را شامل حال خود دانسته این تصرف از ایشان امداد داند فی الحال و فی الاستقبال بعده از مرید استفسار نماید اگر خوب فهمیده است و آرام یافته فاتحه خواند و دست او را در دست خود گرفته بیعت نماید و او را بخدا سپارد و آگاه کند که این طریقه احسنیه طریقه نقشبندیه از حضرت خلیفه ملا حضرت سیدی

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر ظاہری کو بند کرے او قلب صنوبری کا مقام زیر پستان چپ ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ مضغہ لطیفہ نورانی اُسکا امانت رکھا ہے کہ اُسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ جل شانہ کہوائے اسطرح سے کہ اس کو سوائے ذات کے نجانے اور اس ہیئت کو حتی المقدور اُٹھتے بیٹھتے چھوڑے نہیں پھر مرشد کو چاہئے کہ خود متوجہ اُسکے قلب کا ہو۔ توجہ کے یہ معنی ہیں کہ اپنی ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے دہن پر تصور کرے اسطرح سے کہ اور کوئی خطرہ اپنے قلب میں نہ آنے دے اور خوب خشوع سے جناب سبحانہ تعالیٰ سے التجا کرے کہ نور سالک کے دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے ایک ساعت کم و بیش اسیطرح مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ کے بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے اس تصرف کو انکی امداد جانے اب بھی اور آیندہ بھی پھر مرید سے دریافت کرے اگر خوب سمجھ گیا ہے اور آرام پایا ہے فاتحہ پڑھے اور اُسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں پکڑے بیعت کرے اور اُسے خدا کو سونپے اور آگاہ کرے کہ یہ طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریق ہے حضرت خلیفہ وقت سیدی

شیخ آدم بنوری ست قدس اللہ سرہ العزیز بعد از چون مرید در ذکر اسم ذات لذت پیدا کرد تعلیم کلمہ نفی و اثبات را بطریق مشہودہ بہ نسبت و یکسانند و اثر تعلقے پیدا در دل خود یافت شکر حق تعالیٰ بجا آرد و بعد از تعلیم ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آن لطیفہ در زیر پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید چو بیت سفید تصور نمودہ ذکر اسم ذات را چنانچہ در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام می نمودہ باشد و در جمیع اوقات این سبق را تکرار میکردہ باشد تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل نماید و گاہی می باشد کہ سالک را درین دو لطیفہ تجلیات روئے دہند اما باید کہ بوسع امکان خود را مغلوب تجلی نسازد بلکہ تنزیہ او تعالیٰ را بنظر قلبی متیقن خود سازد و بعدہ تعلیم لطیفہ سری نماید و محل مخصوص این لطیفہ در وسط سینہ است در میان دو پستان بنظر باید تا ذکر اسم ذات ہمچو کہ قبل مذکور گشت بتکرار میگفتہ باشد بالکلیہ خود را در جمیع اوقات بہمین ذکر گمارد حتی کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعدہ تعلیم لطیفہ خفی ہمین نہج نماید و محل مخصوص این لطیفہ در پیشانی است و اسم ذات را درین محل بہیئت مذکور گوید بعد جمعیت این لطیفہ بتعلیم لطیفہ اخفی نماید و مقام این لطیفہ فوق سر در کام سالک واقع است بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس اللہ
اسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے
لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات کو بطریق
الیس تک پہنچائی اور اثر دل میں
شکر حق بجا لائے پھر لطیفہ روحی کے
تعلیم فرمائے اور اسکی جگہ زیر پستان
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید
جیسے گھر سفید تصور کرکے اسم ذات کا ذکر
لطیفہ قلبی میں کہا گیا ہے خوب خشوع ایسا
ہے اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہے یہاں
کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہاں
حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو
دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتے ہیں لیکن
تا مقدور ان تجلیوں کا مغلوب نہ ہو جائے بلکہ
تعالیٰ کے تنزیہ کو نظر قلبی سے یقین کرے
بعد تعلیم لطیفہ سری کی کرے اور مکان خاص اس لطیفہ
وسط سینہ ہے دونوں پستان کے بیچ میں اسی
ذکر اسم ذات جیسے کہ مذکور ہو چکا ہے کرتا
بالکل اپنے تئیں ہر وقت ایسے ذکر میں رکھے
کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جائے پھر تعلیم لطیفہ
خفی کی کرے اسی طور سے اور اسکا خاص
پیشانی میں ہے وہ اسم ذات کا اسی طور
بھی کرے بعد جمعیت اس لطیفہ کے تعلیم
تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام
اوپر تالو میں ہے بطریق

بتکرار اسم ذات اینجا نیز لذتے حاصل کنند
همین بیان است حدیث قدسی را که فرموده
ان فی جسد بنی آدم لمضغة و فی المضغة
قلب و فی القلب فؤاد و فی الفؤاد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی الاخفی انا عزیز من
در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند
اما بتکرار چون این سیر تمام شود و سالک را موافق
استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر دست
دهد باید که باز او را به لطیفه قلبی آرند و تعلیم
یاد داشت اسمی نمایند زیرا که پیش ازین
تکرار اسمی بنمود و طریق یاد داشت اسمی آنست
که اسم الله را از قلب اندرونی که آن نور
محض است بگوید نهجی که قصد تکرار نکند
بلکه به اسم الله مد دراز کشد مثل آواز آوند
مسی و همان یک آواز را هر قدر که بمحافظت
تواند نگاه دارد و قطع شدن ندهد و اگر
قطع شود باز از سر گیرد و برائے قوت یاد داشت
اسمی نفی و اثبات را نیز با مد دراز بے حبس دم
یا با حبس دم اختیار می کنند چون این نسبت
نیک قوت گرفت که در قلب خود بلکه در جمیع
لطائف بلکه در تمام بدن نورانیت تمام آن
آواز محض یکسان می یابد ذکر لطائف که بواسطہ
جسد بود تمام شد الحال در ذکر لطائف که بے واسطہ
الفاظ است باید کوشید پس بعد یاد داشت
اسمی یاد داشت مسمی تعلیم باید کرد یعنی

یہاں بھی اسی طرح ذکر کرے یہاں بھی لذت
حاصل کرے یہی بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہ ہے
ان فی جسد بنی آدم لمضغة و فی المضغة
قلب و فی القلب فؤاد و فی الفؤاد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی الاخفی انا تے عزیز
انکی اصطلاح میں اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہیں
مگر جب تکرار سے یہ سیر تمام ہو جائے اور سالک کو اپنی
استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی
حاصل ہو جائے تو چاہئے کہ پھر اس لطیفہ قلبی پر لائیں
اور تعلیم یاد داشت اسمی کریں اسواسطے کہ پہلے اس سے
تکرار اسمی تھی اور یاد داشت اسمی کا طریقہ یہ ہے
کہ اسم اللہ کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض
ہے کہے اسطور کہ قصد تکرار کا نکرے بلکہ اسم
اللہ پر مد دراز کھینچے مانند ایک تانبے کے برتن
کی آواز کے اور اسی ایک آواز کو جہانتک
ہو سکے محافظت سے نگاہ رکھے اور قطع نہ ہونے دے
اور جو قطع ہو جائے تو پھر نئے سرے سے شروع کرے
اور یاد داشت اسمی کی قوت کیواسطے نفی و اثبات کو بھی
دراز مد کیساتھ حبس دم کیساتھ یا بے حبس دم کے
اختیار کرتے ہیں جب یہ نسبت ایسی قوت پکڑے کہ
اپنے قلب میں بلکہ جمیع لطائف میں بلکہ تمام بدن میں جو
نورانیت کیساتھ اس آواز محض کو یکساں پائے تو ذکر
لطائف جو بواسطہ جسم کے تھا تمام ہوا اب لطائف کے ذکر
میں جو بے واسطہ لفظوں کے ہے کوشش کرنی چاہئے بعد یاد داشت
اسمی کے یاد داشت مسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنی

له
تحقیق جسد انسانی
جسد آدم میں مضغہ
ہے اور مضغہ
میں قلب اور
قلب میں فواد
اور فواد میں سر
اور سر میں خفی
اور خفی میں اخفی
اخفی اور اخفی
میں میں ہی
[illegible] ۱۲

طریقۂ ذکر اخفیہ

محل مخصوصہ قلب را در نظر داشتہ در اندرون
لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالا مذکور گشت
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ و تعالیٰ حاضر
بے پردہ یقین نماید اما بے کیفی و بے جہتے و جہات
ستہ را از میان نظر براندازد کہ او تعالیٰ حاضر
ست بے کیف و بے جہت پس این دانست را
ہیچ وقتے از اوقات از دید و دانش نگزارد
اگر غفلت شود باز حاضر این معنی گردد حتی کہ
نور مشاہدہ از سرتاپا تمام را فراگیرد و استغراق
تمام پیدا کند ہیچ کہ بجز نور حق خود را و غیر خود را
ہیچ نیابد درین نسبت اگر اشیا را بغلبہ شہود
احاطہ و معیت او تعالیٰ عین حق دریابد این را
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی میگویند
و اگر اشیا را گم کردہ و مشاہدہ جمال ذوالجلال
ورای اشیا حاصل شود و اشیا را از نظر انداخت
توحید شہودی میخوانند باید دانست کہ این ہر
دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاء
امت است رو می نماید و پیش ازین
کہ از تجلیات وغیرہ در سیر لطائف تا
یاد داشت اسمی پیش می آید در ظل
ولایت اولیاء بود اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیاء باشد سالک
را باید کہ ازیں تجلیات باجو

توحید وجودی

توحید شہودی

مکان خاص قلب کو نظر میں رکھکر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا اوپر بیان ہوا
نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر
بے پردہ یقین کرے مگر بیکیفی اور بے جہتی اور
جہات ستہ کو نظر سے گرادے اور جانے کہ حق تعالیٰ
حاضر ہے بیکیف و بے جہت پس اس جانے کو
کسی وقت اپنی دید و دانش سے نہ چھوڑے اگر
غفلت ہو جائے تو پھر اس امر کو حاضر کرے یہانتک
کہ نور مشاہدہ سر سے پاؤں تک گھیرے اور پورا استغراق
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنے تئیں اور اپنے
غیر کے تئیں کچھ نہ پائے وہی ایک نور حق ہی پائے اس
نسبت میں اگر حق تعالیٰ کے احاطہ اور معیت کے شہود
کے غلبہ کے سبب اشیاء کو عین حق پائے تو اسکو اہل اصطلاح
میں توحید وجودی کہتے ہیں اور جو اشیاء کو گم کیا اور جمال
ذوالجلال کا مشاہدہ ورائے اشیاء حاصل کیا اور اشیاء کو
نظر سے گرادیا تو توحید شہودی کہتے ہیں جاننا چاہئے
یہ دونوں مرتبہ ولایت خاصہ میں جو کہ ولایت امت کی
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
وغیرہ سیر لطائف سے یاد داشت
اسمی تک پیش آتی ہیں اولیاء کے
ظل ولایت میں ہیں اگرچہ اہل ولایت
اولیاء بہ نسبت اُس ولایت کے اہل
ظل کے کمال تمام رکھتا ہے لیکن ابھی
وصول مطلوب حقیقی بے تلبیس اشیاء
ہے سالک کو چاہئے کہ ان تجلیات

دمشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشود بلکہ طالب
ترقی شود بعدہ اگر پیر کامل خواہد بود از ورطہ
این غلبات بہ محض توجہ خود مرید را برآوردہ
در ذہن کہ از تجلیات و مشاہدات و توجہات
بود خالی خواہد ساخت و تعلیم ما یافت این انچہ
در ذہن از حق و دون حق استقرار می یابد
و تصور می پذیرد اگرچہ لطیف و الطف باشد
در پی دفع آن شود و مرات سری را از ظلمت
آنہا خالی سازد و بالکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را
در فقدان توجہ سابقہ برگمارد تا ہیچ در باطن
او از توجہ الی المطلوب و غیر المطلوب پیدا
نشود بلکہ بہ بی توجہی یقین صاف بمطلوب
بندد حتی کہ معلوم ہیچ نماند بجز نور یقین چون
درین معاملہ سالک تا زمانی کہ در دفع توجہات
است سالک مرتبہ ولایت اخص است و چون حاجت
نفی نماند و مرات از آمد و رفت توجہات و
تصورات صاف شد و بے توجہی و بے تکلفی دست
داد وصل کمالات ولایت اخص شد اما ہنوز
توجہ و تصور این وصل معلوم نشدہ بلکہ مقصود است
کما ذکر فی المکتوب الاول ان ولایت بالاصالت
خاصہ چہار ملک مقرب است علیہم السلام
و تبعاً نصیبہ اولیا امت است اگر مناسبت
استعدادی پیدا شود و باید دانست کہ در مرتبہ
ولایت خاصہ ہمہ مرتبہ توحید وجودی و توحید

دمشاہدات سے لذت پاکر بے پرواہ نہ ہو جائے
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر پیر کامل ہوگا تو
ان غلبات کے بھنور سے محض اپنی توجہ سے مرید کو
نکال لیگا اور ذہن کو ان تجلیوں اور مشاہدوں
اور توجہات سے خالی کر دیگا اور تعلیم اسکے پایافت کی
جو ذہن میں حق اور غیر حق کے قرار پکڑتی ہے اور
تصور میں آتی ہے اگرچہ لطیف و الطف ہی ہو
اسکے دفع کے درپے ہو اور آئینہ سری کو اسکے
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے
فقدان میں توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے
باطن میں توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے
کچھ نہ ہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا
کرے یہاں تک کہ معلوم کچھ نہ رہے بجز نور یقین کے
اس معاملہ میں سالک جبتک کہ توجہات کے
دفع کرنے میں ہی سالک مرتبہ ولایت اخص کا ہے اور
جب حاجت نفی کی نہ رہے اور آئینہ آمد و رفت توجہات
و تصورات سے صاف ہوگیا اور بے توجہی بے تکلفی
حاصل ہوئی واصل کمالات ولایت اخص کا ہوگیا
مگر ابھی توجہ و تصور اس واصل کا معلوم نہیں ہوا
بلکہ مقصود ہے جیسے ذکر ہوا پہلے مکتوب میں کہ ولایت
بلاصالت خاصہ چار ملائکہ مقربین علیہم السلام کا ہے
اور اولیا امت کو تبعاً نصیب ہے اگر مناسبت استعدادی
پیدا ہو جائے اور جاننا چاہئے کہ ولایت خاصہ
کے مرتبہ میں توحید وجودی و توحید

تجلیات

عشرہ کاملہ عربی با ترجمہ چہار و دو جلد بہ حضرت خواجہ شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی چشتی قدس اللہ سرہ کی اعتکاف رمضان شریف میں تصنیف

شہودی کہ بیان کردیم توحید وجودی از نفس
لطیفہ قلبی برمی خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفہ
روحی رو می نماید و نسبت نایافت خاصہ لطیفہ
سری ست واللہ اعلم تاکرا از ہزاران بآن
نوازند ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذوالفضل العظیم باید دانست کہ بعد از مرتبہ
نایافت حقیقت نایافت رُو می نماید و آن
آنست کہ چون سالک لطیفہ سری را از تجلیات
خالی ساخت واگرچہ تجلی مشاہدہ باشد داخل
دائرہ حقیقی شد اما چون از حقیقت این
نسبت مطلع نیست ازان جاست کہ از
ارباب جہل است پس اگر فضل او تعالی
بلطف او دستگیری نمود یکبارگی خود را
از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد
می باید کہ واصل این نسبت حقیقت شود و
آن قابلیتی ست از قابلیات نور اول کہ آن نور
محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیز آن
را شہود اول می گویند و نیز می باید بتعلیم
مرشد یا نادری بتعلیم غیبی کہ وصول من
بامطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بعلم خود
بود و خصوصیات علم خود ورنہ الا کہ مرا باین
علم نواختہ اند حصول این نعمت بہ علم او
تعالی بخصوصیات علم او ورنہ الا علم را از
خصوصیات خود توقف محض محض ست
[illegible]

شہودی کا جو ہمنے بیان کیا ہے توحید وجود
لطیفہ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور تو
شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی
اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے واللہ
کہ کسکو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذا
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظ
جاننا چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایا
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے
لطیفہ سری کو تجلیات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ
ہی تجلی ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن اس نسبت
کی حقیقت سے مطلع نہیں ہوا اسی سبب سے
کہ وہ ارباب جہل سے ہے پس اگر فضل الہی نے
دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری
ونوری سے فوق پایا ہے اور چاہیے کہ اس نسبت
کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہے نور
اول کی قابلیات میں سے اور نور اول نور محمدی
ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسے شہود اول بھی
کہتے ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پایا ہے یا کوئی کو
تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب سے جو ولایت
خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی
خصوصیات سے۔ ان دونوں جو مجھے اس علم
نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالیٰ
علم اور خصوصیات سے ہے اب میں علم کی
خصوصیات توقف اور محض بیکاری
میرا علم جانتا ہے ساتھ کی خصوصیت

علم او تعالی می داند چون فهمید در هر دمی جمیع مراتب ذاتیه وصفاتیه وکمالاتیه خود را از مظهر ذات وصفات وکمالات او تعالی می بیند و بجز مظهریت محض هیچ نمی یابد من لم یذق لم یدر قضیه مقرر ست چون هر مراتبه ولایت ابتدا و وسط و انتها دارد پس در ابتدائے مرتبه علیه اخیره که مسمی بولایت انبیا است علی نبینا و علیهم الصلوات والتسلیمات محض سعی در خلو باطن من حیث حقیقت از یافت حق و دون حق ست و در وسط این مرتبه خلو سیر ست و اطلاع بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاع ست بر حقیقت مظهریت صفات خود مر صفات واجبی را درین مرتبه اگرچه می داند که بعلم او تعالی عالم هستم و ببصر او بصیر و بقدرت او تعالی قادرم الی غیر ذالک اما هنوز حقیقت نسبت صفات بذات او تعالی کما حقه این عارف را مفصلاً و علماً ظاهر نگشته پس چون خواهد دانست که صفات او تعالی زاید بر ذات نیند که عالم بعلم و بصیر به بصر الی غیر ذالک توان گفت بل ذات بذاته علیم ست و علم قابلیت ذاتیه ذات ست و ذات بذاته بصیر ست و بصر قابلیت ذاتیه او ست کذالک فی جمیع الصفات بی اطلاق عینیت

علم حق تعالیٰ کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت اپنے تمام مراتب ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ کی ذات وصفات وکمالات حق تعالیٰ کا مظہر دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے کچھ نہیں پاتا من لم یذق لم یدر کا قضیہ مقرر ومشہور ہے جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا اور وسط اور انتہا رکھتا ہے تو بیچ مرتبہ ابتدا علیہ اخیرہ کے جسکا نام ولایت انبیا رہے علیٰ نبینا وعلیہم الصلوات والتسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کرنیمیں ہے حقیقت کی روسے یافت حق اور غیر حق کے اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اور حقیقت اپنی مظہریت صفات کے صفات حق تعالیٰ کے واسطے اس مرتبہ میں اگر جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے میں عالم ہوں اور اسکے بصر سے بصیر ہوں اور اسکی قدرت سے قادر ہوں علیٰ ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت نسبت صفات کیساتھ ذات حقتعالیٰ کے کما حقہ اس عارف کو مفصلا اور علما ظاہر نہیں ہوئی پس جب جانے گا کہ صفات حق تعالیٰ کے ذات پہ زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم اور بصیر بہ بصر وغیرہ علیٰ ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصر قابلیت ذاتیہ اسکی ہے کذالک فی جمیع الصفات بی اطلاق عینیت

وغیریت باطلاق محض بہما عالم حق ست خود بخود سبحانہ باصرحق است سبحانہ واین عارف را بجز مظہریت تا ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ امری دیگر نیست وبجز یقین صرف آن زمان نہایت این مرتبہ شرف خواہد یافت اما اجمالا وتفصیل این مرتبہ کرا نوازند ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ای برادر ہر چند نسبت غلو زیادہ دخل در دائرہ این ولایت بیشتر واز کمالات نبوت انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات چگوید کہ از گفت و نوشت حقیقت این مرتبہ بیرون اما اینقدر رقم می نمایم کہ اگرچہ ولایت انبیا ونبوت ایشان علیہم الصلوات ہر دو در دائرہ اصالت اند وہر دو از ظلیت مبرا اما این قدر ہست کہ در ولایت اصول بہ حقیقت صفات عز شانہ و در نبوت وصول بہ حقیقت ذات ست جل برہانہ بتفاوت درجات استعدادیہ کما قال اللہ تعالی تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدینا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

بیان طریقہ چشتیہ

بیان طریقہ چشتیہ

اما طریقہ چشتیہ را شعب بسیار ہست مشہور آنہا سہ شعب است۔ نصیریہ وسراجیہ وصابریہ واین فقیر را بہر یکی از این سہ ارتباط واقع است پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

وغیریت بساتھ اطلاق محض کے لیس عالم حق ہے خود بخود سبحانہ باصرحق ہے سبحانہ اور اس عارف کے واسطے بجز مظہریت ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ کے کوئی دوسرا امر نہیں ہے اور بجز یقین صرف اس کے نہایت ہے اسوقت مشرف ہوگا مگر اجمالا اور کی تفصیل سے جسکو چاہے نوازیں ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اے برادر نسبت غلو کے جسقدر زیادہ ہوگی اسیقدر اس ولایت کے دائرہ میں دخل زیادہ ہوگا اور انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات کے نبوت کے کمالات کیا بیان کروں کہ تقریر تحریر سے اس مرتبہ کی حقیقت زیادہ ہے مگر اسقدر ظاہر کیا جاتا ہے اگرچہ ولایت انبیا اور انکی نبوت علیہم الصلوات دونوں دائرہ اصالت میں ہیں اور دونوں ظلیت سے مبرا ہیں مگر اتنا ہے کہ ولایت میں وصول حقیقت صفات عز شانہ کا ہے اور نبوت میں وصول حقیقت ذات جل برہانہ کا ہے استعداد کے درجوں تفاوت کیموافق جیسا خدا فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدینا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

بیان طریقہ چشتیہ

اور طریقہ چشتیہ کے شعبے بہت ہیں انہیں میں بہت مشہور ہیں۔ نصیریہ اور سراجیہ و صابریہ اور اس فقیر کو ان تینوں سے ارتباط ہے پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت با والد بزرگوار خود شیخ عبد الرحیم قدس سرہ و ایشان را خرقہ و اجازت از شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی ست عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز و ایضاً وصیت و اجازت اشغال از جد ابو الام خویش است شیخ رفیع الدین محمد عن ابیہ الشیخ قطب العالم عن الشیخ عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق السیہنوی عن الشیخ عبد العزیز ثم الشیخ عبد العزیز لہ جہتان احدہما عن الشیخ یوسف قاضی خان عن الشیخ حسن بن طاہر عن السید راجی حامد شاہ عن الشیخ حسام الدین المانکپوری عن الشیخ نور قطب العالم عن ابیہ الشیخ علاؤ الحق عن الشیخ سراج الدین عثمان الاودہی عن الشیخ نظام الدین اولیاء والثانیہ عن السید عبد الوہاب البخاری عن ابیہ السید محمود عن ابیہ صاحب راجو قتال عن اخیہ عن السید صدر الدین عن السید جلال الدین مخدوم جہانیان عن الشیخ نصیر الدین چراغ دہلی عن الشیخ نظام الدین اولیا

وایضاً

حضرت ایشان را خرقہ و اجازت و صحبت با سید عبد اللہ متصل ست عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقہ و صحبت کی حیثیت سے اپنے والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ہے اور انکو خرقہ و اجازت شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی سے ہے اور انکو اپنے والد سے اور انکو اپنے والد سے ان کو شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت و اجازت اشغال اپنے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے انکو اپنے والد شیخ قطب العالم سے اُن کو شیخ عبد العزیز سے اُن کو شیخ نجم الحق سیہنوی سے اُن کو شیخ عبد العزیز سے پھر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے ایک شیخ یوسف قاضی خان سے انکو شیخ حسن بن طاہر سے اُن کو سید راجی حامد شاہ سے انکو شیخ حسام الدین مانکپوری سے انکو شیخ نور قطب العالم سے اُن کو اپنے والد شیخ علاؤ الحق سے اُن کو شیخ سراج الدین عثمان اودھی سے انکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور دوسری جہت سے سید عبد الوہاب بخاری سے انکو اپنے والد سید محمود سے انکو اپنے والد راجو قتال سے انکو اپنے بھائی سے اور انکو سید صدر الدین سے انکو سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے انکو شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے انکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور نیز حضرت والد کو خرقہ و اجازت و صحبت سید عبد اللہ سے متصل ہے شیخ

آدم البنوری عن الشیخ احمد السهرندی
عن ابیه الشیخ عبد الاحد عن الشیخ
رکن الدین عن ابیه الشیخ عبد القدوس
عن الشیخ محمد بن عارف عن ابیه الشیخ عارف
عن ابیه الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ
جلال الدین پانی پتی عن الشیخ شمس الدین
ترک عن المخدوم علی صابر عن شیخه و خاله
الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر و این فقیر
را ارتباطے دیگر نیز هست که خال گرامی
این فقیر را خرقه دادند و فاتحه خواندند عن ابیه
عن جده عن جد جده عن الشیخ نظام الدین
النارنولی عن خواجه خانو الگوالیاری عن
خواجه اسمٰعیل بن حسین عن ابیه خواجه
حسن سرمست عن ابیه خواجه سالار
فاروقی عن شیخه خواجه اختیار الدین
عمر عن خواجه محمد رساوی عن خواجه
نصیر الدین والمذکور فی الکتاب اخبار
الاخیار خواجه خانو اخذ الطریقه عن
خواجه شهاب الدین الناگوری ویقال
از خواجه شهاب الدین شیخه بالصحبة
والاول شیخه بالبیعة والله اعلم
ثم الشیخ نظام الدین اولیا اخذ
الطریقة عن الشیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر عن خواجه قطب
الدین بختیار الاوشی عن الخواجه

آدم بنوری سے اُن کو شیخ احمد سہرندی
سے اُن کو اپنے والد شیخ عبدالاحد سے اُن
کو شیخ رکن الدین سے اُن کو اپنے والد
شیخ عبدالقدوس سے اُنکو شیخ محمد بن عارف
سے اُن کو اپنے والد شیخ عارف
سے اُنکو اپنے والد شیخ احمد عبدالحق سے
اُنکو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اُن کو
شیخ شمس الدین ترک سے اُن کو مخدوم
علی صابر سے اُن کو اپنے شیخ اور ماموں
شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اِس
فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
بڑے ماموں نے اِس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ
پڑھی اپنے والد سے اور اُنہوں نے اپنے والد سے
اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے شیخ
نظام الدین نارنولی سے اُنکو خواجہ خانو گوالیاری
سے اُنکو خواجہ اسمٰعیل بن حسین سے اُنکو اپنے
والد خواجہ حسن سرمست سے اُنکو اپنے والد خواجہ
سالار فاروقی سے اُنکو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
عمر سے اُنکو خواجہ محمد رساوی سے اُن کو خواجہ
نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں یوں لکھا
ہے کہ خواجہ خانو نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب الدین
ناگوری سے اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اُنکے شیخ صحبت
ہیں اور پہلے شیخ بیعت ہیں واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین
کو اخذ طریقت کیے شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر
اُنکو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے اُنکو خواجہ

معین الدین حسن السنجری
عن خواجہ عثمان ہارونی عن الحاجی شریف
زندنی عن خواجہ قطب الدین مودود
الچشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الچشتی
عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علو الدینوری
عن خواجہ ہبیرۃ البصری عن خواجہ
حذیفۃ المرعشی عن السلطان ابراہیم بن
ادہم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض
عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن
البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
سنہنہ بکسر سین و سکون تحتیہ
و فتح ہا و آخر آن نون است
بلدہ است از مضافات دار الخلافہ دہلی
راجا بزبان ہند شاہ را گویند و سید حامد شاہ
راجا می گفتند بطریق تعظیم بملاحظہ آنکہ
آبا کرام ایشان ریاست دیار مانک پور
داشتند مانک پور شہری ست در پورب
و او را کڑہ مانک پور نیز گویند اودھ
بفتح الف و بفتح واو و سکون دال ہندیہ
کہ اشمام ہا دارد بلدۂ ست عظیم از بلاد
پورب سادات بخاریہ قبیلہ است عظیمہ
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ
علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین
چندگاہ در بخارا بودہ است ایشان را جلال الدین
بخاری می گفتند و سادات بخاریہ نسبت است

معین الدین حسن سنجری سے اُن کو
خواجہ عثمان ہارونی سے اُنکو حاجی شریف
زندنی سے اُن کو خواجہ قطب الدین مودود
چشتی سے اُن کو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اُن کو ابو اسحاق شامی سے اُن کو
شیخ علو دینوری سے اُنکو خواجہ ہبیرۃ البصری
سے اُن کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اُن کو
سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اُن کو شیخ
فضیل بن عیاض سے اُنکو شیخ عبد الواحد بن زید سے
اُن کو حسن بصری سے اُنکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے
سنہنہ بکسر سین و سکون تحتیہ و فتح ہا و در آخر اس
کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے
مضافات سے راجا ہندی زبان میں بادشاہ
کو کہتے ہیں۔ اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے
تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اُن
کے آبا کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے
مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اُسکو
کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں اودھ بفتح الف و
بفتح واو و سکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی
ایک بڑا شہر ہے پورب میں سادات
بخاریہ ایک قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی
بن رضا رضوان اللہ علیہم کی اولاد سے
چونکہ ان کے جد سید جلال الدین کچھ
مدت بخارا میں رہے ہیں انکو جلال الدین
بخاری کہتے ہیں اور سادات بخاریہ نسبت ہے

بجلال الدین بخاری راجو نامی ست ہندی
مشتق از راج بمعنی بادشاہی و قتال بسبب ریاضت
نفس میگفتند چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین ست
بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند در دہلی
پانی پت شہریست منزل از دہلی بجانب لاہور
نارنول شہریست از مضافات دہلی گوالیر شہریست
از مضافات اکبرآباد آوش فرغانہ قصبہ است
از توابع اندجان سنجری بکسر سین و سکون جیم
و کسر رائے معجمہ نسبت بسیستان سیستان را
بزبان عربی سجستان و سجز گویند و این تعریب
است و ابدال سین بزا از تغیرات تعریب
است ظاہر نزد فقیر آنست کہ نام اصل خواجہ عثمان
ہرنو است و ہاروی نسبت باوست بخلاف
قیاس مشہور بزبان مردم چشتی است بکسر
جیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری بفتح جیم
فارسیہ ضبط کردہ اند سمعان بکسر سین مہملہ
و سکون میم و عین مہملہ در شجرات مشائخ
چشتیہ شیخ علو ممشاد دینوری می نویسند
و مقتضی وے آنست کہ شیخ ممشاد و شیخ
علو یک شخص باشد و ظاہر کلام بعضے آنست
کہ در سلسلہ شیخ علو است و آن غیر
شیخ ممشاد ست علو بکسر عین مہملہ و سکون لام
ہبیرہ بضم ہا و فتح موحدہ و سکون تحتیہ و فتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے مہملہ
و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت

ز
ہارو

جلال الدین بخاری سے راجو ہندی نام ہے
مشتق راج سے بمعنی بادشاہی کے اور قتال بسبب
نفس کے ریاضت کے کہتے تھے چراغ دہلی لقب ہے
شیخ نصیر الدین کا اسلئے کہ دہلی میں صاحب ارشاد تھے
پانی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف
نارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات سے گوالیار ایک
شہر ہے مضافات اکبرآباد سے آوش فرغانہ ایک قصبہ ہے
توابع اندجان سے سنجری بکسر سین و سکون جیم
و کسر رائے معجمہ نسبت ہے سیستان اور سیستان کو عربی
زبان میں سجستان و سجز کہتے ہیں اور یہ تعریب ہے
اور بدلنا سین کا ز سے تعریب کی تغیرات سے
ہے۔ ہاروی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے اصل
کا نام ہرنو ہے اور ہاروی نسبت اسی سے ہے
بخلاف قیاس لوگوں کی زبان میں مشہور چشتی بکسر
جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی
لکھا ہے۔ سمعان بکسر سین مہملہ و سکون میم
و عین مہملہ مشائخ چشتیہ کے شجرہ میں شیخ
علو ممشاد دینوری لکھتے ہیں اور ایسا مقتضی
یہ ہے کہ شیخ ممشاد و شیخ علو ایک شخص
ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہ ہے
کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر
ممشاد ہے علو بکسر عین مہملہ و سکون لام
ہبیرہ بضم ہا و فتح موحدہ و سکون تحتیہ و فتح
رائے مہملہ مرعشی بفتح میم و سکون رائے
مہملہ و فتح عین مہملہ و کسر شین معجمہ نسبت

مرعش شہریست از توابع شام و این فقیر
انتساخ کرد کتاب عزیزیہ را کہ تصنیف شیخ
عبد العزیز ست و اشغال و اوراد صبح و شام
و اوراد و مواسم و رقی و عزایم در آنجا مذکور
است از خط ملا محمد شاکر کہ اعلم فضلای شہر خود
بودند در زمان خود از سائر فرزندان شیخ
عبد العزیز زیادت و کثرت تدریس ممتاز
بودند و مطالعہ کردم عزیزیہ را در نسخہ کہ شیخ
یحییٰ جنیدی بخط خود از شیخ عبد العزیز
نقل کردہ بود واللہ اعلم و حضرت والد
بزرگوار قدس سرہٗ اجازت آن ہمہ
دادند و انتساخ کردم کتاب مفتاح الفیض
را کہ تالیف شیخ حسن طاہر است در علم
سلوک و آن کتابے است نفیس در باب
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم
از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبد العزیز
فی العزیزیہ چون کسی بخواہد کہ کسی را تلقین
ذکر کند باید کہ او را فرماید کہ روزہ دارد
اگر روز پنجشنبہ باشد اولیٰ است بعدہٗ او را دہ بار
استغفار و دہ بار درود گویاند و بگوید
ہر عبادتے کہ ہست موقت است مگر
ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یاد حق تعالیٰ فرض
عین است کما العطلۃ حرام ؎
یک لحظہ زکسے یار غافل مبوے در مذہب عاشقان حرام است
و حق تعالیٰ میفرماید یذکرون اللہ قیاما و

مرعش نے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزیہ کو جو تصنیف
شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشغال و اوراد صبح و
شام کے اور اوراد و مواسم کے اور تعویذ اور دعائیں
اسمیں لکھی ہیں ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی
ہے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاؤں میں تھے
اپنے زمانہ میں اور سب فرزندوں سے شیخ عبد العزیز کے
کثرت تدریس میں زیادہ اور ممتاز تھے اور عزیزیہ کا
مطالعہ کیا ہے اُس نسخہ میں جو شیخ یحییٰ جنیدی نے
اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے
واللہ اعلم ۔ اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے
اُس سب کی اجازت دی ہے اور میں نے لکھا
ہے کہ کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر
کی ہے علم سلوک میں اور وہ اُس باب میں بہت
نفیس کتاب ہے اُس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد
کے پاس پایا میں نے تبرکات اجداد سے اُنکے کہا ہے
شیخ عبد العزیز نے عزیزیہ میں کہ جب کوئی چاہے
کہ کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہیے کہ اُسکو فرمائے
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے
اُسکے بعد اُس سے دس دفعہ استغفار اور دس
دفعہ درود شریف پڑھائے اور کہے جو عبادت
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ
رات دن یاد حق تعالیٰ فرض عین ہے کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ زکسے یار غافل مبوے در مذہب عاشقاں حرام است
اور حق تعالیٰ فرماتا ہے ۔ یذکرون اللہ قیاما و

قعوداً و علی جنوبهم یعنی یاد کنند حق تعالی را استاده و نشسته و بپهلو خفته پس آدمی ازین سه حال خالی نیست یا بدل یا بزبان یاد حق لازم ست پس چون ذکر این چنین عبادت و حرفتی که اصلا ساقط نمی شود استاد باید که او را بیاموزد و گوید که دل چپ سینه است بصورت صنوبر لقاست و دو در دارد یکی بالا دوم پائین و هر دو در بسته شده اند برای کشادن در بالا ذکر جهر میفرمایند و برای کشادن در پائین ذکر خفی یا حبس نفس می فرمایند و مثل دل همچو آئینه است که زنگار گرفته است پس صیقل گری باید که آنرا آن هنر آموزد ولا آئینه را خراب سازد وقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لکل شئ مصقلة و مصقلة القلب ذکر الله تعالی و یا مثال دل همچو سنگ آهنی است که ازو آتش بدر می آید پس چون آهن زدن و کشیدن آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید والا بشکند و مقصود حاصل نه شود الغرض از مرشد چاره نیست چنانچه حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجهه از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه وآله وسلم سوال کردند که یا رسول الله دلنی الی اقرب الطریق الی الله و افضلها عند الله واسهلها

کہا ذاکروں نے ذکر لا الہ الا اللہ اور بہت افضل اسما ذات اللہ بہت آسان ہے

قعوداً و علی جنوبهم یعنے اللہ تعالی
کریں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے
ان تین حال سے خالی نہیں دل سے
سے حق کی یاد لازم ہے تو جبکہ ایسی عبا
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی است
کو چاہئے کہ اُسکو سکھائے اور بتائے کہ د
سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبری صو
اُسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے
اور دونوں دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھ
کا ذکر جہر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھ
کا ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور دل
مثال مثل اُس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ
ہے اسکے واسطے صیقل کرنیوالا چاہئے کہ اُسکو
وہ سکھائے اور نہیں تو آئینہ خراب
ہو جائے گا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے لکل شئ مصقلة و
مصقلة القلب ذکر الله تعالی یا دل
کی مثال چقمق کی ہے جس سے آگ نکلتی
ہے تو جب لوہا چقمق پر مارنا سیکھے اور آگ
نکالنی سیکھے اور آگ نکلے اور نہیں تو ٹوٹ جاوے
اور مطلب بر نہ آئے غرضیکہ مرشد بغیر چارہ
نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ
نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ دلنی الی اقرب
الطریق الی اللہ و افضلها عند اللہ و اسهلها

بعباده فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلاث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی وصل الی یومنا ہذا پس بگوید اول مربع بنشیند بطریقے کہ رگ کیماس بگیرد بدو انگشت یعنی زانگشت پائے راست وانگشتے کہ برابر وے است زیرا کہ درین گرفتن دو فائدہ است یکے نفی خواطر دوم حرارت دل واین ہر دو مطلوب اند ویا ہمچنین نشیند کہ چنانچہ در نماز می نشیند وخود پشت بطرف کعبہ کند و او را پیش خود بنشاند وبگوید بجہر لا الہ الا اللہ زیر ناف باید ومد دراز کشد ونفی ماسوا اللہ تعالی کند کہ نیست ہیچ معبودے ومقصودے وموجودے مگر حق تعالی مبتدی را ارادہ عوام بگوید کہ نیست ہیچ معبودے ومتوسط را ارادہ خواص بگوید کہ نیست ہیچ مقصودے ومنتہی را ارادہ اخص الخواص بگوید کہ نیست ہیچ موجودے

بعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غمض عینیک واسمع منی ثلاث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات وعلی یسمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمع ثم لقن علی کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی وصل الی یومنا ہذا۔ پس کہے اُسے کہ چار زانو بیٹھے اسطور کہ رگ کیماس پکڑے دو انگلیوں سے یعنی دائیں پاؤں کے انگوٹھے اور اسکے برابر کی انگلی ... اسواسطے کہ اسطور پکڑنے میں دو فائدے ہیں ایک خطرو کی نفی دوسرے دل کی حرارت اور یہ دونوں مطلوب ہیں اور یا اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور خود کعبہ کیطرف پیٹھ کرے اور اُسکو اپنے سامنے بٹھائے اور کہے کہ نکالے زیر ناف سے لا الہ الا اللہ مد دراز کیساتھ اور نفی ماسوی اللہ کرے کہ نہیں ہے کوئی معبود ومقصود وموجود مگر حق تعالی مبتدی کو ارادہ عوام بتائے کہ نہیں ہے کوئی معبود اور متوسط کو ارادہ خاص کہ نہیں ہے کوئی مقصود اور منتہی کو ارادہ اخص الخواص کہ نہیں ہے کوئی موجود

[illegible]

بجائے که خود را نیز نفی کند و تا کشف راست برساند که آن اشارت می کند که غیر حقتعالی را از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم بعد شد الا الله را بدل ضرب شدید کند تا سنگ معنوی شکسته گردد و در وقت اثبات مطلوب را با خود داند بلکه یافت تصور کند بلکه یقین بداند که همو اثبات می کند و خود را از میان بکشد ؎

یار آمد در میان ما از میان برخاستیم

اما مقصود کلی آنست که فهم معنی کلمه در دل البته باید تا تحت وعید در نیاید من ذکرنی بالغفلة ذکرته باللعنة واذا ذکر عبدی عبثا اهتز عرشی غضبا مطلوب دیگر آنست که صورت مرشد پیش خود تصور کند بعده ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق ایشان است و برای نفی خواطر اثری تمام دارد بلکه حضرت سلطان الموحدین و برهان العاشقین حجة المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس الله سره العزیز چنین می فرمودند که صورت مرشد که ظاهر دیده میشود مشاهده حق سبحانه وتعالی است در پرده آب و گل و اما صورت مرشد که در خلوت نمودار می شود آن مشاهده حق تعالی است بے پرده آب و گل که ان الله خلق آدم علی صورة الرحمن و من

یہاں تک کہ اپنی بھی نفی کرے اور وائیں کو ملت تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حقتعالی کو میں نے دل سے نکال دیا اور پس پشت پھینکا میں دم لیوے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت اثبات کے مطلوب کو اپنے ساتھ جانے بلکہ پایا ہوا تصور کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات کرتا ہے اور اپنے تئیں درمیان سے نکال دے ؎

یار آمد درمیان ما از میان برخاستیم

مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمے کے معنی دل میں ضرور ہوں تا اُس وعید میں نہ آجائے کہ من ذکرنی بالغفلة ذکرته باللعنة واذا ذکر عبدی عبثا اهتز عرشی غضبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اُسکے بعد ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہیں کے حق میں ہے اور نفی خطرات کیلئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین حجة المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز ایسا فرماتے تھے کہ صورت مرشد ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالی کا ہے آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق سبحانہ وتعالی کا ہے بے پردہ آب و گل کے ان اللہ خلق آدم علی صورة الرحمن و من

من رانی فقد رای الحق درحق او درست شده است

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندرو خندان ببین

ونیز حضرت ایشان میفرمودند که چہار ہزار پیر طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند که وصل حق تعالی بدو چیز می شود یکے ذکر دوم گرسنگی باز فرمودند کسیکه ذکر جلی اختیار کند او را بسیار گرسنگی حاجت نیست بلکه مقدار ربعی از شکم خالی دارد و روغن بخورد تا مغز خشک نشود و خلل در دماغ پیدا نیاید و چون از ذکر جلی فارغ شود یا مانعی پیش آید بذکر خفی که پاس انفاس است مشغول شود و دوام شغل مبتدی ہم بذکر خفی که پاس انفاس است میسر می آید و طریق او آنست که ہر دمی که خارج می شود لا اله بگوید و ہر دمی که داخل می شود الا اللہ تصور کند و این دم را ربط بدل است و بسبب آن دل ذاکر میگردد که فردای قیامت پرسیده خواہد شد که دمہا را کجا صرف کردی پس اگر در یاد حق تعالی صرف کردہ باشد خلاص یابد۔

شعر

ہر یک نفس که میرود از عمر گوہری ست
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانه دہی رایگان بباد
آنگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

من رانی فقد رای الحق اسکے حق میں درست ہے

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندرو خندان ببین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اسپر کہ وصول حق تعالی کا دو چیز سے ہوتا ہے ایک ذکر دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر جلی کرتا ہے اسکو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہیں ہے بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور دماغ میں خلل نہ آجائے اور جب ذکر جلی سے فارغ ہو یا کوئی مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس ہے مشغول ہو اور دوام شغل مبتدی کو بھی ذکر خفی سے کہ پاس انفاس ہے میسر ہوتا ہے اور اسکا طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا الہ کہے اور جو دم داخل ہو الا اللہ تصور کرے اور اس دم کو دل سے ربط ہے اور اسکے سبب دل ذاکر ہو جاتا ہے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا کہ اپنے دم کہاں صرف کئے تو جو یاد حق تعالی میں صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا شعر

ہر یک نفس که میرود از عمر گوہری است
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
مپسند کاین خزانه دہی رایگان بباد
انگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

ص
بھلکو دیکھا
حق کو دیکھا،،
ص
جو انسان [illegible]
ہو جاتا ہے وہ
[illegible] گوہر ہے
کی قیمت
دونوں جہان
کا خراج ہے
تو اس بات کو
[illegible]
اپنے خزانہ کو
تو برباد کرے
اس وقت تو
[illegible] غافل
ہاتھ اور ہے
[illegible] جاویگا
۱۲

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ میگوید کہ ذکر منشور ولایت است ہر کرا توفیق بر ذکر دادند بدرستیکہ منشور بدو دادند یعنی بتشریف ولایت اتم اولیاء حقا مشرف گردانید واز ہر کہ ذکر سلب کردند بدرستیکہ او را از مقام ولایت معزول کردند این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدا تعالی تیغ مریدان ست چون ہمت بر ہلاک دشمن گمارند و یا دفع بلیہ خواہند و دل بر آن گمارند آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت یعنی یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ سر ہمہ عبادتہا ست زیرا کہ ہیچ دشمن قوی تر ازو نیست کما قال المشائخ رحمہم اللہ مخالفۃ النفس راس العبادۃ وموافقۃ النفس راس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن دانیست

ازینجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گوسفندان آن نکنند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان آن نکنند کہ یک ہمنشین بد کند و صد ہزار ہمنشین بدان نکنند کہ یک نفس در تن آدمی زاد کند

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اسکو منشور ولایت مل گیا یعنی خلعت ولایت اتم اولیاء حقا سے مشرف ہو گیا۔ اور جس سے توفیق ذکر کی سلب کرے بیشک اُسے مقام ولایت سے معزول کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہے کہ ذکر خدا تعالی مریدونکی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کریں یا دفع بلا چاہیں اور اسطرف دل لگائیں دشمن ہلاک ہو جاویگا۔ اور دفع بلا ہو جائیگی قال اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت یعنی یاد کر اپنے پروردگار کو جسوقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس کی فراموشی اسکی مخالفت میں ہو جاوے کہ اپنے نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتونکی سردار ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اُس سے زیادہ قوی نہیں ہے جیسا فرمایا ہے مشائخ رحمہم اللہ نے مخالفۃ النفس راس العبادۃ و موافقۃ النفس راس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن دانیست

اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیے ریوڑ بکریونمیں ایسا نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک برا ہمنشین کرتا ہے اور سو ہزار برے ہمنشین ایسا نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم میں

نفس کی مخالفت عبادت کا سر ہے اور نفس کی موافقت کفر کی بنیاد ہے [illegible] نفس کی گردن مار [illegible] دشمن نفس سے زیادہ [illegible] اور کوئی نہیں

قال المشائخ رحمهم الله النفس هي الصنم الاکبر و همبرین معنی بزرگے نیز فرموده

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست هنوز
بر درگهٔ دل زد لو غوغاست هنوز

قال الله تعالی فاذکروا الله ذکرا کثیرا یعنی یاد کنید خدائے عز و جل را یاد کردنی بسیار پس یکے از خصائص ذکر آنست که هیچ وقتے منع نیست بلکه همه اوقات ماجور است نقل است از حضرت بندگی شیخ عبد الله قدس سره العزیز که مرا فرمودند که پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سره العزیز می گفتند که اوائل ذکر جهر دوازده سال گفتم از شام تا صبح و از صبح تا شام فائده که در ذکر یافتم در هیچ عبادت نیافتم چون ختم قرآن میکردم کمتر از سه ختم نمیکردم و چون نماز می گزاردم کمتر از هزار رکعت نگذاردم و چون دعوات اسماء میکردم کمتر از لک بار نخواندم اما ثمره که در ذکر دیدم در هیچ ازینها ندیدم و می باید که ذاکر از گناهان توبه کند تا بزبان و دل آلوده نام حق تعالی نگیرد زیرا که وحی کرده شد بسوئی موسیٰ که بگو گنهگاران امت خود را که یاد نه کنند مرا به آلودگی پس [illegible] من سوگند خورده ام بذات خود

قال المشائخ رحمهم الله النفس هي الصنم الاکبر

اسی معنی میں کسی بزرگ نے بھی فرمایا ہے

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست هنوز
بر درگهٔ دل زد لو غوغاست هنوز

فرمایا الله تعالیٰ نے فاذکروا الله ذکرا کثیرا یعنی الله کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر کے خصائص میں سے ہے یہ بھی کہ کسی وقت منع نہیں ہے سب وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی شیخ عبد الله قدس سرہ العزیز سے کہ مجھے فرمایا پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی قدس سرہ العزیز فرماتے ہے کہ ذکر جہر بارہ برس صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کیا میں نے جو فائدہ ذکر میں پایا وہ کسی عبادتین نہیں پایا جب میں ختم قرآن شریف کرتا تھا تو تین سے کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑھتا تھا ہزار رکعت سے کم نہیں پڑھتا تھا اور جب دعوات اسما کرتا تھا تو ایک لاکھ بار سے کم نہ کرتا تھا مگر جو ثمرہ اور فائدہ ذکر میں دیکھا ایسا اُنمین کسی میں نہ دیکھا اور چاہیے کہ ذاکر گناہوں سے توبہ کرے تاکہ زبان اور دل آلودہ سے حق تعالیٰ کا نام نہ لے اس لئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہگاروں سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کریں مین نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے

[illegible]

بدرستیکہ کسے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد کنم من اورا بہ لعنت پس چون گناہگاران یاد کنند مرا بہ غفلت من یاد کنم ایشان را بہ لعنت این وعید است در حق گناہگاری کہ غافل نباشد پس چگونہ حال باشد چون جمع شود غفلت و عصیان کذا فی احیاء العلوم گفت ابو یزید رحمۃ اللہ تعالی روزے مر یاران خود را با قیام دم امشب تا صبح کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس قدرت نیافتم برو گفتہ شد چرا گفت بایزید یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم در کودکی یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از قول لا الہ الا اللہ و چہ عجب تر است از کسیکہ یاد میکند اللہ تعالے را و حال آنکہ او موصوف باشد بچیزے از صفات بشریہ کذا فی العوارف

شعر

ہزار بار بشستم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ مراقبہ فرمایند بگوید کہ مراقبہ مشتق از رقیب است بمعنی رقیب نگہبان است یعنی پاسبانی دل کند غیر حق را در دل جا ندہد۔ رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

[illegible]

جو کوئی مجھے غفلت سے یاد کرے مین اُس کو لعنت سے یاد کرون تو جو گناہگار مجھ کو غفلت سے یاد کرینگے مین اُن کو لعنت سے یاد کرونگا یہ وعید ہے اُن گناہگارون کے حق مین جو غافل نہیں تو کیا حال ہوگا اُنکا جو غافل بھی ہون اور گناہگار بھی ہون کذا فی احیاء العلوم ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روز اپنے یارون سے کہا کہ آج شب کو مین نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ کہون مین مگر مجھے قدرت نہوئی یارون نے کہا کیون کہا اپنے لڑکپن مین تو ایک کلمہ کہا تھا وہ یاد آگیا۔ اُس سے وحشت ہوئی اور آنے نہ کہنے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اُس شخص سے جو اللہ تعالیٰ کو یاد کرے اور حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے کذا فی العوارف

شعر

ہزار بار بشستم دہن ز مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ اُسے مراقبہ فرمائین اُس سے کہین کہ مراقبہ مشتق رقیب سے ہے رقیب کے معنی نگہبان کے یعنی دل کی پاسبانی کرے کہ اُس مین غیر حق کو جانے نہ دے۔ رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تا نیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

پس بدل اندیشد اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی اللہ معی ہمیشہ حق تعالی را با خود و خود را با حق تعالی داند جدائی از خدا محال ست قال اللہ تعالی وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلہائے شماست پس چرا نمی بیند چہ حق تعالی لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر احاطت بیشتر قال اللہ تعالی الا انہ بکل شئ محیط یعنی دانا و آگاہ باش بدرستیکہ آن حق تعالی بہر شئ محیط است چنانچہ احاطت روح با جسد کہ ہیچ جزوے از اجزائے جسد نیست کہ روح با آن نیست با آن ہم نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج است و نہ داخل

فائدہ چون خواہد کہ اربعین بنشیند میباید کہ چون پائے راست درون حجرہ بنہد تعوذ و تسمیہ بگوید و قل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس پائے چپ درون حجرہ بنہد و بگوید انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما کنت لمحمد علیہ السلام وارزقنی محبتک اللہم ارزقنی حبک فی شغفی واجذبنی بجلالک وجمالک واجعلنی من المخلصین اللہم امح نفسی بجذبات ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین

پس دل میں خیال کرے اللہ حاضر ہے اللہ ناظر ہے اللہ شاہد ہے اللہ ساتھی ہے ہمیشہ حق تعالی کو ساتھ اپنے اور اپنے تئیں ساتھ حقتعالی کے جانے جدائی خدا سے محال ہے کہا اللہ تعالی نے وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے دلوں میں ہے کیوں نہیں دیکھتے اسلئے کہ حقتعالی لطیف مطلق ہے جسقدر لطافت زیادہ ہو اسی قدر احاطت زیادہ اللہ تعالی نے فرمایا الا انہ بکل شئ محیط یعنی آگاہ ہو کہ تحقیق حقتعالی ہر شے کا محیط ہے جیسے روح کا احاطہ جسم کیساتھ ہے کہ جسم کا کوئی جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اسکے نہیں ہو باوجود اُسکے نہ متصل ہو نہ منفصل ہو نہ خارج ہو نہ داخل ہو

فائدہ جب چاہے کہ چلہ میں بیٹھے تو چاہئے کہ پہلے دایاں پاؤں حجرہ میں رکھے اعوذ اور بسم اللہ پڑھے اور قل اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑھے پھر بایاں پاؤں حجرہ میں رکھے اور کہے انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ کن لی کما کنت لمحمد علیہ الصلوۃ والسلام وارزقنی محبتک اللہم ارزقنی حبک فی شغفی واجذبنی بجلالک وجمالک واجعلنی من المخلصین اللہم امح نفسی بجذبات ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین

کشکول کلیمی [illegible] ستر جلد دو از تصنیف شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ اصطلاحات صوفیہ کی تشریح کے طور پر تصنیف [illegible]

پس در مصلی باستد مستقبل قبلہ بست و یک
بار انی وجہت وجہی للذی فطر السموات
والارض حنیفا وما انا من المشرکین بخواند
پس دو رکعت نماز اجلال اللہ تعالی بگزارد
در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و در
رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند۔ بعد
فراغ سر بسجدہ نہد و این دعا بخواند
اللھم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی
وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ موجبۃ
لمشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی
اللھم انی اعوذبک من سخطک واسالک
رضاک اللھم جنبنی ان اعبد الھوی
اللھم اکشف الغطاء عن عینی وارفع
الغین عن قلبی حتی اشاھد جمال لا الہ الا
اللہ پس دوگانہ ہائے مذکورین بگزارد و
یک دوگانہ بروح مادر و پدر اگر وفات
یافتہ باشند والا سلامتی ایشان بگزارد
و چہار رکعت بیک سلام نیز بگزارد
و در ہر یکے رکعت بعد از فاتحہ پنجاہ بار
سورہ اخلاص و پنجگان بار معوذتین تا
در پناہ حق تعالی محفوظ ماند و پانصد
بار یافتاح بگوید بعدہ در ذکر خفی و
اثبات بارادہ خاص الخاص یعنی لاموجود
مشغول شود و گاہ بذکر اسم ذات
با ملاحظہ و مفہوم ملاحظہ و

پھر مصلی پر قبلہ رو کھڑا ہو اور اکیس بار پڑھے انی
وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض
حنیفا وما انا من المشرکین پھر دو رکعت
نماز اجلال اللہ تعالی پڑھے پہلی رکعت میں
بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور دوسری میں الحمد کے
کے بعد امن الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدے
میں جائے اور یہ دعا پڑھے اللھم کن لی انیسا فی خلوتی
ومعینا فی وحدتی اللھم اجعل خلوتی ھذہ
موجبۃ لمشاھدتک ووفقنی لما تحب وترضی
اللھم اعوذبک من سخطک واسالک رضاک
اللھم جنبنی ان اعبد الھوی اللھم اکشف
الغطاء عن عینی وارفع الغین
عن قلبی حتی اشاھد جمال
لا الہ الا اللہ پھر دوگانہ جن کا
ذکر ہو چکا ہے پڑھے اور ایک دوگانہ
ماں باپ کی روح کو اگر وفات پا گئے ہوں پڑھے
اور نہیں تو اُن کی سلامتی کیواسطے پڑھے
اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت
میں بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ
اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے
تاکہ خدا تعالی کی پناہ میں رہے اور پانسو بار
یافتاح کہے بعدہ ذکر نفی و اثبات ساتھ
ارادہ خاص الخاص یعنے لاموجود کے
مشغول ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے
ساتھ ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور

واسطہ مشغول اند وچنانچہ یکلحظہ از ذکر نفی واثبات خالی نماند
بلکہ در حال وضو واکل در تصور آن باشد حضرت موسیٰ
علیہ السلام عزت جل جلالہ مناجات کرد کہ الٰہی ہمہ
اوقات یاد کردن مے توانم مگر دو وقت در پائخانہ
و دوم حالت جنابت فرمان شد اذکرنی فی کل
حال یعنی یاد کن مرا در ہر حالے پس درین وقت
ہم از تصور خالی نباشد کما قالت عائشہ رضی
اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یذکر اللہ علی کل حال احیان یعنی ذکر بر
دو نوع است یکے بدل دوم بزبان اول
اعلیٰ است وہمیں مراد ست بحدیث و قولہ
تعالیٰ اذکروا اللہ ذکراً کثیراً و آن آنست کہ
فراموش نکند خدائے تعالیٰ را در ہیچ جائے وبود
مر نبی را صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیبے کامل ازین
دو نوع مگر در حالت جنابت و دخول خلا باید
دانستی کہ آن حضرت اقتصار میکرد در آن دو
حال بنوع آنکہ نیست اثر در آن مر جنابت را
یعنی بدل یاد میکرد وہم ازین جہت وقتیکہ
بیرون مے آمدی از خلاء گفتی غفرانک
پس حالت خلا ہمین فکر وخیال شکستگی خود وپاکی
حق تعالیٰ کافی ست واین عین ذکر ست بدانکہ
ذکر برائے کشف قبور اول چون در مقبرہ در آید
دوگانہ بروح آن بزرگوار ادا کند اگر سورۂ فتح یاد
باشد در اول رکعت بخواند ودر دوم اخلاص والا نہ
در ہر دو رکعت پنج پنج بار

واسطے کے مشغول رہے چنانچہ ایک لحظہ ذکر نفی واثبات
سے خالی نہ رہے یہانتک کہ وضو کیوقت اور کھانیکے وقت
اُسکے تصور میں رہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت جل
جلالہ میں مناجات کی کہ الٰہی ہر وقت تجھکو یاد کر سکتا
ہوں مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کیوقت اور ایک جب
غسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکرنی فی کل حال
یعنی مجھے یاد کر ہر حال میں تو اُسوقت بھی تصور سے
خالی نہ ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یذکر اللہ علیٰ کل
حال احیان یعنی ذکر دو قسم ہے ایک دل سے دوسرا زبان سے
اور پہلا اعلیٰ ہے اور حدیث شریف میں بھی اسی سے
مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اذکروا اللہ ذکراً کثیراً
اور وہ یہ ہے کہ فراموش نہ کرے خدا تعالیٰ کو کسی جا سے
اور حضرت نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دونوں قسم
میں کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے
بیت الخلاء کے سو جان لیا تمنے کہ اسوقت آنحضرت صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم پر
جسمیں جنابت کو دخل ہی نہیں یعنی ذکر دل اور
اسی سبب سے جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو فرماتے۔
غفرانک پس حالت خلا میں یہی فکر وخیال کہ شکستگی
واُسکی اپنی اور پاکی حقتعالیٰ کے کافی ہے اور یہی
ذکر ہے ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف قبور کیواسطے
اول جب مقبرہ میں آئے دوگانہ اُن بزرگ کی روح کیواسطے
پڑھے اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت میں پڑھے اور دوسری
میں سورہ اخلاص اور نہیں تو ہر رکعت میں پانچ پانچ بار

اخلاص بخواند و بعد قبلہ را پشت دادہ بنشیند و یکبار آیۃ
الکرسی و بعضے سورہا کہ وقت زیارت می خوانند چنانکہ سورۂ
ملک و غیر ذالک بعدہ قل گوید پس از فاتحہ یازدہ بار سورۂ
اخلاص بخواند و ختم کنند و تکبیر گوید و بعدہٗ ہفت کرت
طواف کند و در آن تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند
بعدہٗ طرف پایان رخسارہ نہد و بیاید نزدیک روئے
میت بنشیند و بگوید یا رب لبست و یکبار و بعدہٗ
اول طرف آسمان بگوید یا روح و در دل ضرب کند
یا روح الروح مادام کہ انشراح یابد این ذکر
بکند انشاء اللہ تعالی کشف قبور و کشف ارواح
حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان چشت قدس اللہ
اسرارہم کہ از بعض اولاد شیخ نظام نارنولی رسیدہ
آنست کہ چون مہمے پیش آید مرد بانیت وضو کردہ
صف زدہ رو بقبلہ بنشیند اول دہ مرتبہ درود بخوانند
بعد از ان سیصد و شصت بار این دعا لا ملجا و لا منجا من اللہ
الا الیہ بخوانند پس از آن سیصد و شصت مرتبہ سورۂ الم
نشرح خوانند پس باز دعاء مذکور سیصد و شصت بار
بخوانند پس دہ مرتبہ درود بخوانند ختم تمام کنند و بر قدرے
شیرینی فاتحہ بنام خواجگان چشت کلہا بخوانند و حاجت
از خدا تعالی سوال نمایند ہمین طور ہر روز بخواندہ باشند
انشاء اللہ تعالی در ایام معدود مقصود بحصول انجامد
اما طریقہ سہروردیہ در دیار ہندوستان از جہت
مخدوم بہاؤ الدین زکریا شائع شدہ و در خراسان
از جہت شیخ نجیب الدین بزغش و این فقیر را
[illegible]

ذکر طریقہ ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم

ختم سہروردیہ

اخلاص پڑھے اور پھر قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھے اور
ایک بار آیۃ الکرسی و دیگر بعضی سورتیں جو زیارت کے وقت
پڑھتے ہیں ۔ جیسے سورہ ملک اور اسکے سوا بعد قل کے
بعد فاتحہ کے گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے اور ختم کرے
اور تکبیر کہے بعد سات دفعہ طواف کرے اور اسمیں تکبیر
پڑھے اور شروع داہنی طرف سے کرے پھر پاؤں کی طرف
رخسارہ رکھے اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے
یارب اکیس دفعہ بعدہٗ اول طرف آسمان کے کہے یا روح
اور دل میں ضرب کرے یا روح الروح جبتک کہ انشراح
پائے یہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالی کشف قبور و کشف
ارواح حاصل ہوگا۔ اور طریقہ ختم خواجگان چشت قدس
اللہ اسرارہم کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین نارنولی سے
اسطرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو
کرے رو بقبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے
اسکے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے لا ملجا و لا منجا
من اللہ الا الیہ بعد اسکے تین سو ساٹھ بار الم نشرح
پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا مذکور پڑھے
پھر دس دفعہ درود شریف پڑھے اور ختم تمام کرے اور
تھوڑی شیرینی پر فاتحہ عام خواجگان چشت کے نام
سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالی سے عرض کرے
اسی طرح روز کرے انشاء اللہ چند ایام میں مقصد
حاصل ہوگا ۔ بیان طریقہ سہروردیہ ۔ یہ طریقہ ملک ہندوستان
میں مخدوم بہاؤ الدین زکریا کی جہت سے شائع ہوا ہے
اور خراسان میں شیخ نجیب الدین بزغش
کی جہت سے اور اس فقیر کو

بہریکے ازین شعبہا ارتباط واقع است پس ارتباط این فقیر را از دست شیخ عبدالرحیم قدس سرہ عن الشیخ عظمة اللہ الاکبرآبادی عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالعزیز عن السید عبدالوہاب البخاری عن السید صدرالدین راجو قتال عن اخیہ السید جلال الدین مخدوم جہانیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن ابیہ الشیخ صدرالدین عن ابیہ الشیخ بہاؤالدین زکریا عن الشیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی وایضا این فقیر خرقہ از دست ابوطاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبدالوہاب الشعراوی وہو لبسہا من ید شیخ الاسلام زکریا بن محمد الانصاری وارخی لہ العذبة بلباسہ لہا من ید الشہاب احمد من الفقیہ علی بن محمد الدمیاطی الشہیر بالزلبانی بلباسہ من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب الوصایا القدسیة بلباسہ لہا من ید الشیخ نورالدین عبدالرحمن المصری بلباسہ لہا من ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسہ لہا من الشیخ حسام الدین التستری ونجم الدین الاصفہانی بلباسہما عن الشیخ نورالدین عبدالصمد النطنزی بلباسہ لہا عن الشیخ نجیب الدین علی بن بزغش بلباسہ لہا

ان دونوں شعبوں سے ارتباط ہے پس ارتباط اس فقیر کو اپنے والد شیخ عبدالرحیم قدس سرہ سے انکو شیخ عظمت اللہ اکبرآبادی سے انکو اپنے والد سے انکے اپنے دادا شیخ عبدالعزیز سے انکو سید عبدالوہاب بخاری سے انکو سید صدرالدین راجو قتال سے انکو اپنے بھائی سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے انکو شیخ رکن الدین ابوالفتح سے انکو اپنے والد شیخ صدرالدین سے انکو اپنے والد شیخ بہاؤالدین زکریا سے انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے اور ایضا اس فقیر نے خرقہ شیخ ابوطاہر مدنی کے ہاتھ سے پہنا ہے انہوں نے شیخ احمد قشاشی سے انہوں نے شیخ احمد شناوی سے انہوں نے اپنے والد ان کے دادا شیخ عبدالوہاب شعراوی سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ الاسلام زکریا بن محمد انصاری کے ورخی لہا العذبة بلباسہ لہا شہاب احمد کے ہاتھ سے فقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلبانی سے انہوں نے ہاتھ سے ابوبکر بن محمد خوافی صاحب وصایا القدسیہ کے انہوں نے ہاتھ سے شیخ نورالدین عبدالرحمن مصری سے انہوں نے شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے انہوں نے شیخ حسام الدین تستری اور نجم الدین اصفہانی کے ہاتھ سے انہوں نے شیخ نورالدین عبدالصمد نطنزی کے انہوں نے شیخ نجیب الدین علی بن بزغش سے انہوں نے

من العارف بالله الشيخ شهاب الدين عمر السهروردي روح الله روحه وارواحهم ورحمنا بهم فقد حصل لعاجز ثالثا في الخرقة السهروردية والله اعلم والشيخ عارف بالله الشيخ شهاب الدين عمر السهروردي له جهتان احدهما انه لبس الخرقة عن عمه القاضي وجيه الدين عمر بن محمد المعروف بعمويه بلباسها من والد المعمر محمد عمويه بن عبد الله سعد ومن الشيخ اخي فرج الزنجاني يد احدهما مشاركة للآخر لباسها ابيه من الشيخ احمد الاسود الدينوري بلباسه من ممشاد الدينوري ولباس اخو الفرج الزنجاني لها عن ابي العباس النهاوندي بلباسه من ابي عبد الله محمد بن خفيف الشيرازي بلباسه من ابي محمد رويم بن احمد البغدادي بلباسهما اعني ممشاد و رويم من السيد الطائفة ابي القاسم الجنيد البغدادي والثانية انه اخذ التلقين عن عمه ابي نجيب السهروردي عن الشيخ احمد الغزالي عن الشيخ ابي بكر النساج عن الشيخ ابي القاسم الكركاني عن الشيخ ابي العثمان المغربي عن ابي علي الكاتب عن ابي علي الروذباري عن ابي القاسم الجنيد البغدادي في النفحات نقلا عن العوارف شيخ الشيوخ شيخ شهاب الدين عمر السهروردي نسبت خرقته الى ابي القاسم الجنيد من جهات كثيرت

عارف باللہ شیخ شہاب عمر سہروردی روح ا روحہ وارواحہم ورحمنا بہم تک تحقیق حاصل ہو خرقہ سہروردیہ کی تیسری قسم واللہ اعلم۔ اور شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے لئے دو جہتیں ہیں ایک تو انہوں نے پہنا خرقہ اپنے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ سے انہوں نے اپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبداللہ سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونوں کے ہاتھ مشارکت میں انہوں نے اپنے والد شیخ احمد اسود دینوری سے انہوں نے ممشاد دینوری سے اور اخو الفرج زنجانی سے انہوں نے ابو العباس نہاوندی سے انہوں نے ابو عبداللہ محمد بن خفیف شیرازی سے انہوں نے ابو محمد رویم بن احمد بغدادی سے اور ممشاد اور رویم نے سید الطائفہ القاسم جنید بغدادی سے آور دوسری جہت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی یہ ہے کہ انہوں نے تلقین پائی اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے انہوں نے شیخ احمد غزالی سے انہوں نے شیخ ابو بکر نساج سے انہوں نے شیخ ابو القاسم گرگانی سے انہوں نے شیخ ابو عثمان مغربی سے انہوں نے ابو علی کاتب سے انہوں نے ابو علی رودباری سے انہوں نے ابو القاسم جنید بغدادی سے نفحات میں فرمایا ہے نقل ہو کہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی نسبت خرقہ ابو القاسم جنید تک کئی طرح پہنچتی ہے

و از جنید تا مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بصحبت نسبت دادہ است نہ بخرقہ اما شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ است کہ نسبت خرقہ ہا متصل است بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم بحدیث درست متصل منیف انتہی اقول والحق مقالۃ السہروردی و این فقیر اوراد و اشغال و اعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کرد در ضمن عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاہر عن ابیہ الشیخ ابراہیم الکردی عن احمد القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب الشعرانی عن الزین ذکریا عن الحافظ شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی عن التقی سلیمان بن حمزۃ المقدسی عن الشیخ القدوۃ الشیخ شہاب الدین عمر السہروردی و در ضمن وصایائے قدسیہ رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذکور الی الشیخ زین الدین دمیاط بکسر الدال المہملۃ وقیل بکسر الذال المعجمۃ و سکون المیم و تخفیف التحتیۃ بلد مشہور بمصر کوران بضم الکاف العجمیۃ قبیلۃ من الاکراد نطنزی بفتح نون و طائے مہملۃ

مکتوبات کلیمی فارسی جو حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات اور کلمات قدسیہ قیمت ۶/

اور جنید سے مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تک صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہیں دی مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ میں لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تک حدیث درست متصل منیف سے انتہی میں کہتا ہوں حق وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس فقیر نے ورد وظیفہ و شغل و اعمال طریقہ سہروردیہ کے اخذ کئے ضمن میں عوارف المعارف کے شیخ ابو طاہر سے انہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے انہوں نے احمد قشاشی سے انہوں نے احمد شناوی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے انکے دادا سے انہوں نے شیخ عبد الوہاب شعرانی سے انہوں نے زین زکریا سے انہوں نے حافظ شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی سے انہوں نے ابو الحسن بن ابو المجد دمشقی سے انہوں نے تقی سلیمان بن حمزہ مقدسی سے انہوں نے شیخ پیشوا شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا قدسیہ کے ضمن میں رسالہ شیخ زین خوافی کا سند مذکور سے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر دال مہملہ اور بعضوں نے کہا ذال معجمہ اور سکون میم اور تخفیف یائے تحتیہ ایک شہر مشہور ہے گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردوں میں سے نطنزی بفتح نون و طائے مہملہ

وسکون نون وکسر زائے معجمہ بزغش بضم بائے موحدہ وسکون زائے معجمہ وضم غین معجمہ وشین معجمہ بضم عین مہملہ وضم میم مشددہ وسکون واو وتشدید یائی تحتیہ کذا قال ملا عبد الغفور وفیہ نظر بل الظاہر تخفیف الیاء التحتیہ مثل راہویہ ومردویہ وغیرہما اخی فرج بفتح فا وفتح رائے مہملہ وجیم زنجانی بفتح زائے معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون مکسورہ ویائی نسبت ونفحات ابو العباس نہاوندی را شاگرد جعفر خلدی گفتہ است ووی شاگرد جنید بغدادی است خلد بضم الخا محلہ بغداد قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب الوصایا القدسیۃ ومنہا انہم یودعون الاوقات ویصرفون کل وقت بما ہو اللائق بہ فلما اطلع الصبح الصادق ینبغی ان یجددوا الشہادۃ ویقولوا اللہم انی اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک بانک انت لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر افقر منی

وسکون وکسر زائی معجمہ بزغش بضم بائے موحدہ وسکون زائی معجمہ وضم غین معجمہ وشین معجمہ عموّیہ بضم عین مہملہ وضم میم مشددہ وسکون واو وتشدید یائی تحتیہ ایسا کہا ہے ملا عبد الغفور نے اور اس میں کلام ہے بلکہ ظاہر تخفیف یائے تحتیہ کی ہے مانند راہویہ ومردویہ وغیرہما کے اخی فرج بفتح فا وفتح را مہملہ وجیم زنجانی بفتح زائی معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون مکسورہ ویائی نسبت اور نفحات میں ابو العباس نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے اور وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہیں۔ خلد بضم خائی معجمہ ایک محلہ ہے بغداد میں کہا ہے شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایائے قدسیہ میں ومنہا العصم یعنی وہ اپنے اوقات کو ضبط کرتے ہیں اور صرف کرتے ہیں ہر وقت اپنا جو اس وقت کے لائق ہو جب صبح صادق طلوع ہوتی ہے چاہئے کہ تجدید کرے شہادت کی اور کہیں اللہم انی اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر افقر منی

[illegible]

[illegible] ۱۰۵ [illegible]

اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسؤ لي صديقي
ولا تجعل مصيبتي في ديني ودنياي ولا تجعل
الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي ولا تسلط علي من
لا يرحمني اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وسلم
ثم يقول اللهم ما اصبح بي من نعمة او باحد
من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك
فلك الحمد ولك الشكر ثلاث مرات ثم يقول
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا منتهى
له دون مشيتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند كل عين و
تنفس كل نفس ولك الحمد حمدا يوافي
العمل ويكافي مزيدك ثم يقولوا سبحان الله
وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه وزنة عرشه
ومداد كلماته ما تيسر وان وجد فرصة يقولوا
سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبحه ويسبحه
جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى وكما ينبغي
الكرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا الله
اضعاف ما هلله ويهلله جميع خلقه وكما يحب
ربنا ويرضى وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اضعاف
ما مجده ويمجده جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى
وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله

اللهم لا تشمت بي عدوي ولا تسؤ لي صديقي
ولا تجعل مصيبتي في ديني ودنياي ولا تجعل
الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي ولا تسلط علي من
لا يرحمني اللهم صل على محمد وعلى آل محمد وسلم
پھر کہے اللهم ما اصبح بي من نعمة او باحد من
من خلقك فمنك وحدك لا شريك لك
فلك الحمد ولك الشكر تین بار کہے پھر کہیں
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا لا منتهى
له دون مشيتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند كل عين و
تنفس كل نفس ولك الحمد حمدا يوافي
العمل ويكافي مزيدك پھر کہے سبحان الله
وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه وزنة عرشه
ومداد كلماته جسقدر میسر ہو کہے جو فرصت ہو کہیں
سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبحه ويسبحه
جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى وكما ينبغي
لكرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا الله
اضعاف ما هلله ويهلله جميع خلقه وكما يحب
ربنا ويرضى وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله
ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم اضعاف
ما مجده ويمجده جميع خلقه وكما يحب ربنا ويرضى
وكما ينبغي لكرم وجه ربنا وعز جلاله

ع الٰہی میرے دشمنوں کو مجھ پر خوش نہ کیجیو اور میرے دوست کو بھی کبیدہ نہ کیجیو اور مجھے کوئی دین و دنیا کی مصیبت نہ دیجیو اور بکثرت غم دنیا نہ کیجیو اور نہ میرے مبلغ علم کو اور مجھ پر ایسے کو تسلط نہ دیجیو جو مجھ پر رحم نہ کرے الٰہی محمد و آل محمد پر درود و سلام بھیج [illegible]

[illegible] جیسے اسے محبوب ہے [illegible]

ثم یصلی سنة صلوة الصبح رکعتین یقرأ
فی الاولی بعد الفاتحة قل یا ایها الکافرون
وفی الثانیة قل هو الله ثم یقول سبحان
الله وبحمده سبحان الله العظیم وبحمده استغفر
الله مائة مرة او ما تیسر ثم یصلی علی النبی
صلی الله علیه وآله وسلم ما تیسر ثم یقرأ الدعا
الماثور بین السنة والفرض اللهم انی
اسئلك رحمة من عندك تهدی بها
قلبی وتجمع بها امری وتلم بها شعثی و
تصلح بها دینی وتقضی بها دینی وتحفظ
بها غائبی وترفع بها شاهدی وتبیض
بها وجهی وتزکی بها عملی وتلهمنی بها رشدی
وترد بها الفنی وتعصمنی بها من کل سوء
ذکره فی العوارف ثم یصلی الفرض بالجماعة
ثم یقرأ اوراد التی تتضمن الفوائد الکلیة
معروفة محفوظة للفقراء ویتعلم منهم
ثم یقرأ حزب المعهود ثم یشتغل بذکر
لا اله الا الله علی وجه الذی تلقن وکما
قیل له بان حروف الذکر تاخذ جمیع مخارج
الحروف ویقول بهمة قویة بطا بطا واسه
الی فوق سره ویخرج لا اله من فوق الموضع

پھر پڑھیں دو رکعت سنت نماز صبح کی پہلی
رکعت میں الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور
دوسری میں قل ہو اللہ پھر کہیں سبحان
اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر
اللہ ایک سو دفعہ یا جسقدر ہو سکے پھر درود پڑھیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جسقدر ہو سکے
پھر پڑھیں دعاء ماثورہ درمیان سنت و فرض کے
اللهم انی اسئلك رحمة من عندك تهدی بها
قلبی وتجمع بها امری وتلم بها شعثی وتصلح
بها دینی وتقضی بها دینی وتحفظ بها غائبی
وترفع بها شاهدی وتبیض بها وجهی
وتزکی بها عملی وتلهمنی بها رشدی وترد
بها الفنی وتعصمنی بها من کل سوء اسکو عوارف
میں ذکر کیا ہے پھر فرض جماعت سے پڑھے جنمیں
فائدے ہوں کلیہ اور وہ مشہور ہیں اور فقراء کو
یاد ہیں اُنسے سیکھے پھر پڑھے حسب معمول
پھر مشغول ہو لا الہ الا اللہ کے ذکر سے جس طرح تلقین
کیا ہے اور جیسا کہدیا ہے اُس سے کہ
حروف ذکر کے مخرجوں سے کے نکالے
اور خوب ہمت سے کہے سر کو جھکائے اوپر
ناف کے اور وہاں سے لا الہ نکالے

حضرت شیخ کلیم اللہ شاہجہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ چشتیہ نظامیہ سلسلہ کے جید بزرگ اور متبحر عالم اور عالی قدر مصنف تھے
سواء السبیل کلیمی معہ ترجمہ اردو آپکی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جسمیں ذات و صفات وجود و شہود علم و حقیقت وحی مسئلہ
قدری حدوث کلام الٰہی وغیرہ مشکل اور دقیق مسائل کو خوبی اور اختصار کیساتھ بیان فرمائے ہیں جو دیکھنے
تعلق رکھتا ہے نیز معترضین کیطرف سے فرضی اعتراضات کرکے نہایت معقول جوابات دیئے ہیں قیمت ایکروپیہ

وهو محل ظهور النفس مادا لا اله الى المنكب الايمن ناظرا بقلبه الى كبرياء الله وعظمته لتصفو النفس ويميل راسه الى الجانب الايسر وليضرب الا الله بالشد القوي على القلب اللحمي الصنوبري الشكل المودع في الجانب الايسر تحت الثدي الايسر بجنب عظمة الصدر بحيث تؤثر في القلب ولتصل حرارة نار الذكر الى القلب وتذوب الشحمة التي فوق القلب ولها رائحة مخصوصة حين الاحتراق والذوبان وتتبع تلك النار نور فللذكر نار ونور فناره تخلي ونوره يحلي فاذا اثر ناره ونوره في جو القلب في الدم الغليظ الذي في وسط القلب وهو منبع الحيوة الحيوانية ومنه تجري انهار الدماء في الشرائين الى الاعضاء تصرف في البخار اللطيف الذي يركب الدم الساري في الاعضاء وذلك البخار هو الروح الحيواني وهو النفس الانسانية التي هي مركب الروح الانساني فاذا تصرف الذكر في ذلك البخار فقد تصرف في النفس والنفس سارية في جميع البدن

اور وہی جگہ ہے ظہور نفس کی کھینچ لائے لا الٰہ کو دائیں مونڈھے تک نظر کرتا ہوا دل سے اللہ کی کبریائی و عظمت کو تاکہ صاف ہو جائے نفس اور میل دے سر کو بائیں طرف اور الا اللہ کی ضرب خوب شدت سے قلب لحمی صنوبری پر کہ بائیں طرف بائیں پستان کے نیچے سینے کے برابر ہے لگائے ایسی حیثیت کہ قلب میں اثر ہو اور ذکر کے آگ کی حرارت قلب کو پہنچے اور پگھل جائے چربی جو دل پر ہے اور اُس کی ایک خاص بو ہے جلنے کے وقت اور پگھلنے کے وقت اور اس آگ کے پیچھے نور ہے تو ذکر کے لئے نار بھی ہے نور بھی ہے اُسکی نار خالی کر دیتی ہے اور اس کا نور آراستہ کر دیتا ہے تو جب اثر ہوتا ہے نار اور نور کا قلب کے درمیان بیچ گاڑھے خون کے جو وسط قلب میں ہے اور وہ منبع ہے حیات حیوانی کا اور وہیں سے جاری ہیں نہریں خون کی شرائین میں سب اعضا کی طرف تو وہ نار تصرف کرتی ہے بخار لطیف میں جو مرکب کرتا ہے خون سرایت کرنیوالے کو اعضا میں اور وہ بخار ہے روح حیوانی ہے اور وہی نفس انسانیہ ہے جو مرکب ہے روح انسانی کا پس جس وقت تصرف کیا ذکر نے اُس بخار میں تو بیشک تصرف کیا نفس میں اور سارے بدن میں سرایت کئے ہوئے ہے

بحمد اللہ شرح حضرت شاہ صاحب کی تصنیف سے مسلمانوں کے کامل و متبعین اور اسپر قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا [illegible]

فيتحلل اعضاء البدن بتاثير الذكر وتتاثر النفس بنار الذكر ونوره وكما قلنا ان ناره تخلي ونوره تحلي بتبدل ظلمات النفس بالانوار فتزول عنها الاخلاق المذموم وتحلى بالاخلاق المحمودة فيتخلص القلب من ظلمات النفس ويزداد القلب نور على نور فيستعد بفيضان انوار صفات الرب تعالى وعلى قدر الملازمة تظهر النتيجه وسيجئ مزيد بيان الذكر وانواره واحوال تقلبات القلب وآثار تغيراته ان شاء الله تعالى

وينبغي ان يحضر النفس على القلب ويجعل هاء الا الله دائرة يطبقها على دائرة القلب بالقوة ويكون جانب الاثبات اكثر ملاحظة من جانب النفي وينوي المبتدي بكلمة لا اله الا الله لا معبود غير الله والمتوسط ينوي لا مطلوب ولا مراد او لا مقصود الا الله واذا وجد في القلب محبة مخلوق ممن ليس في وساطة بينه وبين الله تعالى ينوي لا محبوب الا الله وينبغي ان يكون صادقا في المعاني الثلاثة في النفي والاثبات

پس تحلیل ہوتے ہیں اعضاء بدن کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے کہا ہے کہ اُس کی نار خالی کرتی ہے اور اُس کا نور آراستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس کی ظلمتیں انوار سے اور بُری عادتیں زائل ہوجاتی ہیں اور آراستہ ہوجاتا ہے اچھے اخلاق سے تو خلاص ہوجاتا ہے قلب ظلمات نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور پس مستعد ہوجاتا ہے فیضان انوار کا صفات الٰہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا ہے اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور اُس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات کا انشاء اللہ تعالیٰ اور چاہئے کہ حاضر کرے نفس یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا ہوجائے قوت سے اور اثبات کی جانب ملاحظہ زیادہ نفی کی جانب کے ملاحظہ سے اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا الٰہ الا اللہ سے لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے لا مطلوب یا لا مراد یا لا مقصود الا اللہ اور جس وقت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے جو اللہ اور اسکے درمیان واسطہ نہ ہو تو نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہئے کہ سچا ہو تینوں معنی میں مع نفی اور اثبات کے

يخلص همة نفسه من المتعلقات بالكائنات والميل الى المشتبهات و المستلذات التي هي المعبودات الباطلة ومن الميل الى المكشوفات الكونية والكرامات العيانية فلا طائل تحتها ويطلب الحق وحده وينزه طلبه من المزج بهوى النفس فان الميل الى الكشوفات الكونية والكرامات من جملة هوس النفس وهواها ومن التفت اليها وكان مقصده ومطمح نظره في ذكره تلك فهو مدرج فيما بين الممكورين بل ان وقعت بلا طلب يخاف عليه من الاستدراج قال بعض الكبار اذا دخل شخص سالك في بستان وقال طيور اشجار ذلك البستان بالسنتهم السلام عليك يا ولي الله فان لم يفطن انه مكر به فقد مكر بها وهو لم يشعر وجميع المرشدين نفروا المريدين من الميل الى الكرامات العيانية وقالوا انها حيض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار الوحدانية المودعة في ملازمة ذكر لا اله الا الله وانعكست تلك الانوار على صفحات الكائنات من جميع الاقطار يرى الذاكر ان هذه الوجودات ما كانت حقيقة وانما هي مجازية ممكنة غير واجبة ويشاهد الوجود الحق الواجب الازلي الابدي

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلقات دنیا سے اور مشتبہات اور مستلذات سے بچے کہ یہی ہیں معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف وکرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور پاک کرے طلب کو ہوائے نفس سے کیونکہ کشف وکرامات بھی نفس کی ہوا وخواہش کی قسم سے ہیں اور جسنے انکی طرف التفات کیا اور انکو مدنظر ذکر میں اور اسکا مقصد ذکر سے بھی ہو تو وہ ممکورین میں درج ہے بلکہ اگر واقع ہو بلا طلب اسکے تو اس پر استدراج کا خوف ہے بعض بزرگوں نے کہا ہے کہ سالک جب باغ میں جائے اور درختوں کے پرندے اس باغ میں اپنی زبان میں کہیں السلام علیک یا ولی اللہ تو وہ اگر نہ جانے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق اسکے ساتھ مکر ہے اور اسے شعور نہیں اور سب مرشد مریدوں کو نفرت دلاتے رہے ہیں کرامات عیانیہ کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردوں کا حیض ہے پھر جب منور ہو جاتا ہے قلب انوار وحدانیت سے جو امانت ہے ملازمت ذکر میں لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہیں۔ انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو دیکھتا ہے ذاکر کہ وجودات جو یہ ہیں اُن کی حقیقت نہیں یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر واجبہ ہیں اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق کا جو واجب ازلی ابدی ہے۔ تو

ثم به يقول لا اله الا الله ومعنى لا
موجود الا الله اى الوجود الحقيقى لا يزال
يكرر لا اله الا الله بهذا المعنى حتى يضمحل
جميع ظلمات الكائنات فى نظر شهوده و
يظهر نور التوحيد وههنا مزلة الاقدام
نتبين من بعد ان شاء الله تعالى وبعض
الذاكرين فهم من قول المشائخ حصر النفس على
القلب لوصول حرارة النفس الى القلب
ان لا يتنفس الذاكر ويضبط نفسه حتى بعضهم
ليعدون عدد الانفاس كم انضبطت فقد توهموا
ذالك وليس المراد من حصر النفس ما توهموا بل
ذالك صفة الهنود من الجوكية المرتاضين ولم
فيها مقاصد دينية فيحترز السالك من
ذالك ويفعل بما قلنا ويخلى النفس يروح ويجيى
بلا اعتداد و ثم المبتدى لا يقدر على ملاحظة
معنى الاحسان مع ملاحظة معنى الذكر فيحضر
بالبال ولا معنى الذكر ويجريه على قلبه مرارا
حتى اذا اثر معنى الذكر فى القلب فح
ملاحظة معنى الاحسان يذكر
كانه يراه ثم اذا برق بارق
من سحاب الكرم ولمع من ضياء الشمس الغيب

خیر المجالس ترجمہ اردو نزہۃ المجالس۔ دو جلدوں میں جو
آٹھ سو صفحات میں وعظ و نصیحت کی بے نظیر کتاب ہے
جسمیں مسائل تصوفیہ نہایت واضح طور سے بیان کئے ہیں
قیمت ہر دو جلد [illegible]

اِس حال میں کہے لا الہ الا اللہ اور نیت
کرے لا موجود الا اللہ یعنے وجود حقیقی
ہمیشہ تکرار کرے لا الہ الا اللہ کی اسی معنے
سے یہانتک کہ مضمحل ہو جائے ظلمات
کائنات کی اُسکی نظر شہود میں اور ظاہر
ہو نور توحید کا اور یہاں پاؤں پھسلنے
کی جاہے سو انشاء اللہ بعد میں بیان
ہوگی اور بعض ذاکرین یہ سمجھے ہیں مشائخ
کے اِس قول سے کہ حصر نفس کرے
قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے
قلب کی طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور
سانس کو ضبط کرے یہان تک کہ بعضے
گنتے ہیں کہ سانس کتنے ضبط ہوئے سو یہ
انکو وہم ہوا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہیں
جو اُنکو وہم ہوا بلکہ یہ تو ہندوؤں کے جوگیوں کا
کام ہے جو ریاضت کرتے ہیں انکو اس میں دینی
مقصد نہیں سالک کو چاہئے اس سے احتراز
کرے اور وہی کرے جو ہم نے کہا ہے اور سانس
کو چھوڑ دے راحت میں اور شمار نہ کرے پھر مبتدی
قدرت نہیں رکھتا کہ ملاحظہ کرے معنی احسان کا ساتھ
ملاحظہ معنے ذکر کے بس خیال کرے دلمین اول
معنے ذکر کے اور اُسے بار بار دلمین گذارے یہانتک
کہ جب اثر کر جائے معنے ذکر کے قلب میں تو اسوقت
ملاحظہ کرے معنی احسان ذکر کرے کانہ یراہ پھر جب
چمکے بجلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعاعیں

توجه بسره للمشاهدة من غير تحديق النظر اليه بل يطرق اجلالا وتعظيما ونعم ما قال بعض المشاهدين اشتياق فاذا بدا طرقت جفونه من اجلاله وذكره في ذلك الوقت المشاهدة وقد قال سبحانه اذا رأيتني فلا تذكرني واذا لم ترني فلا تفارق اسمي ولم يكن هذا المقام مقام بسط هذه المعنى وكانت موعودة لما يجئ بعد ان شاء الله تعالى ولكن الكلام يجر الكلام ثم اذا ذكر كثيرا وارتفعت الشمس قدر رمح او رمحين وحصل له الكلال يترك الذكر فيراقب المذكور ويلاحظ اولا نظره تعالى الله عن جميع جوانب ذرات وجوده ويجعل ذاته محاطا بنظره تعالى فانه في الجهة والله سبحانه منزه عن الجهة فلا يمكن له ان يتوجه الى جهة ما ولكن اذا لاحظ نظره تعالى اليه عن جميع جوانبه يصغر وجوده وكلما يصغر وجوده يبلغه ذلك النظر وهو يصغر الى ان حتى لا يبقى له مفر وان الى ربك يومئذ المستقر ثم اذا ارتفعت الجسمية وتلاشت الجهات ما[۱] حفظ

اُسوقت متوجہ ہو اپنی سر سے واسطے مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکھنے کے بلکہ سر جھکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے اور کیا خوب کہا ہے بعضے مشاہدہ کرنیوالوں نے کہ میں اُن کا مشتاق تھا جب وہ ظاہر ہوا میں نے سر جھکا لیا اُسکے جلال سے اُسکی تعظیم کے واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالیٰ نے جب تو مجھے دیکھے تو مرا ذکر نہ کر اور جب نہ دیکھے تو میرے نام سے جدا نہ ہو اور یہ مقام ان باتوں کے ذکر کا نہ تھا اُنکا تو وعدہ ہی آگے بیان کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ لیکن بات میں بات نکل آتی ہے پھر جب اُسنے ذکر بہت کیا اور آفتاب بلند ہوا قدر ایک نیزہ کے یا دو نیزہ کے اور اسکو ماندگی ہوئی تو ترک کرے ذکر کو اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے پہلے اللہ تعالیٰ کی نظر اپنی طرف اپنے وجود ذرہ ذرہ کیطرف اور اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی نظر میں احاطہ کئے ہوئے جانے کیونکہ یہ جہت میں ہے اور اللہ تعالیٰ جہت سے منزہ ہے تو ممکن نہیں متوجہ ہو کسیطرف لیکن جب ملاحظہ کریگا نظر اللہ تعالیٰ کی اسکی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود پیچھے ہولیگی اُسکی وہ نظر اور دوڑے گا اسکے وجود کیطرف یہاں تک کہ اسکے واسطے باقی نہیں رہیگا کوئی ٹھکانا بھاگنے کا وان الی ربک یومئذ المستقر پھر جب اُٹھ جائیں گے جسمیت اور نابود ہو جائیں گے جہتیں تو ملاحظہ کرے گا۔

---

[۱] قرة العين في تفضيل الشيخين شاہ صاحب کی تصانیف شہیرہ میں بے نظیر کتاب ہے ۱۲

قرب الصفات لا يحتاج الى التكلفات فعالم الارواح منزه عن الجهات فيدرك قربه تعالى بالمعنى والصفة ثم يترقى الى ما فوق ذلك ثم اذا تحرك الخواطر يدعوا هذه الدعاء اللهم اني اعوذبك من تفرقة القلب اللهم اجعلني فارغ القلب مجموع اللهم بحيث لا يخطر في قلبي سواك يحفظ منهم ثم يصلي ركعتي الاشراق يقرء في الاولى بعد الفاتحة الله نور السموات والارض الى بكل شيء عليم وفي الثانية اذن الله ان ترفع الى بغير حساب ثم يذكر مرات ويدعو ثم يشتغل بقرءة القرآن بالتامل والاتعاظ والترتيل والاحتفاظ كانه يقرأ على الله وكان الله يتكلم مع حاضر القلب داعيا مصفيا متادبا متخشعا ويقرأ مقدار حزب او حزبين ولا يكون في قيد الاكثار بل في قيد الاتعاظ والاعتبار فرب قاري القرآن والقرآن يلعنه لانه لا يصحح الحروف ولا يراعي الوقوف فلا يتعظ بمواعظه ولا يتفكر في امثاله ومزاجره

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں ہے کی اور عالم ارواح منزہ ہیں جہتوں سے تو ادراک کریگا قرب اللہ تعالیٰ کا ساتھ معنے اور صفت کے پھر ترقی کریگا اس کے فوق کی طرف پھر جب حرکت کرینگے خطرے یہ دعا پڑھے اللهم انی اعوذ بك من تفرقة القلب اللهم اجعلنی فارغ القلب مجموع اللهم بحيث لا يخطر في قلبي سواك پھر پڑھے نماز اشراق دو رکعت پہلی میں الحمد کے بعد الله نور السموات والارض بكل شيء عليم تک دوسری میں اذن الله ان ترفع بغير حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور ترتیل کیساتھ اور حفاظت وادب کے ساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالیٰ کے آگے پڑھ رہا ہوں اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرکے دعا کرتا ہوا اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سیارہ یا دو سیارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ کرے بلکہ نصیحت وعبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے اسلیے کہ وہ حروف صحیح نہیں کرتے اور نہ وقوف کی رعایت کرتے ہیں اور نہ عبرت پکڑتے ہیں اور نہ انکی مثلوں میں [illegible]

حالات باقیہ اردو ہندوستان میں نقشبندیہ خاندان کے سراج بزرگ حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی [illegible] اخلاق حالات [illegible] ہیں قیمت آٹھ آنے

ثم اذا فرغ من التلاوة يصلي صلوة الضحى ركعتين او اربعا يقرأ فيها بعد الفاتحة والضحى والم نشرح وفي الاربع اياهما والسورتين قبلهما والشمس والليل و يقتصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا اليه لتعليم يخلص لنيته ويخلص من شوائب النفس ويعلم الله من العلوم التي تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه وان كان ذكيا قابلا لاستخراج من الكتاب والسنة من الاصطلاحات ايضا قدر ما يحتاج اليه لا الفضول ولا الزوائد مما يفتخر به على الاقران ويتقرب به الى السلطان نعوذ بالله من الخذلان والخسران ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التي تقدمت وبالوصف الذي ذكرنا من الادب كما ذكرنا ينام قيلولة عونا على قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ وصلى ركعتين شكرا لله تعالى ويشتغل بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت يصلي اربع ركعات تطوعا بسلام واحد شافعيا كان او حنفيا كذا صلى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ فيهما بعد الفاتحة ما تيسر له حزبا او اكثر او اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ في كل ركعة ثلاث مرات آية الكرسي ثم يصلي

پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت پڑھے دو یا چار رکعتیں انہیں الحمد کے بعد والضحی والم نشرح پڑھے۔ اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتیں جو اُنسے پہلے ہیں والشمس اور واللیل پڑھے۔ الحمد کے بعد اور اسقدر پر بس کرے جو لوگ اُس سے حاجت رکھتے ہوں علم پڑھنے کی نیت خالص کریں اور نفس کی آسودگیوں سے پاک ہوں اور اللہ کیواسطے پڑھاوے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور جو ہوشیار قابل کہ قرآن و حدیث سے اصطلاحیں نکالے تو جسقدر کی حاجت ہو اور فضول اور زوائد نہ ہو کہ اپنے ہمسروں پر فخر کرے اور اُس سے بادشاہ کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان والخسران پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اُس نیت سے اور اُس وصف سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو رہے قیلولہ کرے کہ رات کو جاگنے میں مدد ملے پھر جب جاگے اُٹھے اور وضو کرے اور دو رکعتیں شکر اللہ کی پڑھے۔ اور ذکر سے مشغول ہو یہاں تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب ڈھل ہو چار رکعتیں نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور سے پڑھی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن میں پڑھے۔ بعد فاتحہ کے جسقدر ہو سکے ایک سیپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہ ہو تو ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیۃ الکرسی پھر پڑھے

سنۃ الظہر اربعا ثم یصلی الفرض
بالجماعۃ ثم یصلی السنۃ رکعتین۔ ثم
یصلی رکعتین اخرین ثم اذا کان لہ
ہم معیشتی او مطالعۃ او کتابۃ یشتغل بہ
الی العصر ثم یصلی سنۃ العصر اربع
رکعات ثم یصلی الفرض مع الجماعۃ۔
ثم یقرأ الحزب المعہود من الاذکار ثم
یشتغل بذکر لا الہ الا اللہ کما ذکرنا الی
وقت الغروب وان فرغ والشمس بعد ما
غربت فیشتغل بالتسبیح والاستغفار ثم یصلی
المغرب بالجماعۃ ویصلی رکعتی السنۃ
ثم یصلی رکعتین لبقاء الایمان یقرأ
فی کل منہما بعد الفاتحۃ ایۃ الکرسی
مرۃ وقل ہو اللہ احد والمعوذتین
کل واحدۃ مرۃ ثم اذا سلم یصلی علی
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عشر
مرات ثم یدعو بہذا الدعاء ثلث مرات
اللہم انی استودعک دینی فاحفظہ علی
فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی لیثبتہ
اللہ تعالی علی الایمان ویامنہ من النزع
والخذلان کذا افادنا شیخنا قدس اللہ
سرہ ثم اذا کان طالب العلم یشتغل
فیما بین العشائین بالمطالعۃ او التکرار
ولا یتکلم فی ہذا الوقت فان الکلام فیہ
یکدر القلب ویذہب بنضارۃ الوقت

چار سنت ظہر کی۔ پھر فرض جماعت کیساتھ
پھر دو رکعتین سنت پڑھے پھر دو رکعتیں
نفل پڑھے۔ پھر جو اُس کو کاروبار معاش
کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو۔ یا کتابت کرنی ہو
اُس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک۔ پھر چار
سنتیں عصر کی پڑھے۔ پھر فرض پڑھے جماعت
سے۔ پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار میں سے پڑھے
پھر مشغول ہو ذکر لا الہ الا اللہ سے جیسے ہم ذکر
کر چکے ہیں غروب آفتاب تک اور جو پہلے
فارغ ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح و استغفار سے
پھر مغرب کی نماز پڑھے پھر دو سنتیں پڑھے پھر دو
رکعتیں لبقاء ایمان کیواسطے پڑھے انمیں الحمد
کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ دونوں میں اور
قل ہو اللہ احد اور معوذتین بھی ایک ایک دفعہ دونوں
رکعتوں میں پھر سلام پھیر کر دس بار درود شریف
پھر تین بار یہ دعا مانگے اللہم انی
استودعک دینی فاحفظہ علی
فی حیاتی وعند وفاتی وبعد مماتی۔ تاکہ
ثابت رکھے اُسکے تئیں اللہ تعالی اوپر ایمان کے اور امن
میں رکھے جانکنی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی
افادہ فرمایا ہے ہمکو ہمارے پیر قدس اللہ سرہ نے
پھر جبکہ طالب علم ہو تو مطالعہ میں مشغول ہو مغرب
سے عشاء تک یا تکرار علم میں اور کلام نہ کرے
اسوقت میں کہ اُسوقت میں بات کرنے سے
قلب مکدر ہوتا ہے اور تر و تازگی وقت کی جاتی رہتی ہے

الٰہی میں امانت
رکھتا ہوں تیرے
اپنے دین
کو پس حفاظت
کر اس کی میری
زندگی میں اور
وقت مرنے کے اور
بعد مرنے کے
١٢

فلا يصفو الى اخر الليل وكذا فيما بعد العشا الآخر لا يتكلم البتة الا اذا عرض عارض شرعي فذالك لا يضره اذا كان مقتصرا على قدر الحاجة وان لم يكن طالب العلم فالاولى له الاشتغال بذكر لا اله الا الله على الوصف الذي تعلم فان الذكر في هذا الوقت يصفي قلبه عما طرء عليه من امور الطبيعة في النهار فتهيئا بالصفاء للحضور في ما يعمل بالليل ثم يصلي سنة العشاء اربعا ثم يصلي الفرض بالجماعة ثم يصلي اربعا للسنة وان شاء ركعتين ثم اعاد الى منزله يصلي اربع ركعات بسلام واحد يقرء بعد الفاتحة في الاولى اية الكرسي في الثانية امن الرسول الى اخره وفي الثالثة اول سورة الحديد الى عليم بذات الصدور وفي الرابعة اخر سورة الحشر من لو انزلنا ثم يشتغل بالذكر ويراعي الوظيفة على ما شاهد اعني يقرأ سورة الفاتحة ثلاث مرات ثم يشتغل بالذكر مع الفقراء ان كانوا والا وحده ثم اذا وجد قلبه لحظ و مل النفس يراقب المذكور ثم اذا تحركت الخواطر يدعو الدعاء المذكور ويشتغل بالصلوة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم مائة مرة ثم يصلي

تو صاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم نہو تو اس کو بھی اولا ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اسوقت ذکر قلب کو صاف کرتا ہے امور طبعیہ سے جو دن میں گذرے ہیں۔ تو آمادہ ہو جائے صفا کیساتھ واسطے حضور کے جو عمل شب کو کریگا۔ پھر چار سنتیں عشا کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے۔ پھر چار سنتیں اور چاہے دو سنتیں پھر جب اپنے مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام سے الحمد کے بعد پہلی میں آیۃ الکرسی اور دوسری میں آمن الرسول آخر سورۃ تک اور تیسری میں اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لو انزلنا سے پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کی جیسا مشاہدہ کیا ہے۔ یعنی سورہ فاتحہ تین بار پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرا کے جو ہوں نہیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جس وقت اسکا قلب حظ پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ مذکور کرے پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ اور ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

على جبرئيل وميكائيل واسرافيل
وعزرائيل وحملة العرش والملائكة
المقربين وعلى جميع الانبياء و
المرسلين ثلث مرات على ما رأى
فى مجالس الفقراء ثم يستغفر الله سبعين
مرة يلاحظ فى الاستغفار فتراته وغفلاته
اليومية والسابقة ثم يدعو ويقرأ شيئا
من القرآن بوالديه ثم لشيخه والاستاذ
ثم لاصحابه واخوانه فبروح ارواح للمؤمنين
والمؤمنات تكبيرا ثم يصلى على النبى
صلى الله عليه وآله وسلم على
ما يرى من الفقراء ثم اذا كان طالب العلم
وكان لتحصيل شيئا يشتغل بالمطالعة
الى غلبة النوم وان كان سالكا يشتغل
بذكر لا اله الا الله الى غلبة النوم فاذا
غلبت النوم لا يدفعه الآن لانه يضره
فى تهجده ينام بنية العون على العبادة
ولايفاء الحق النفس حاضر القلب ناظرا
الى نظر الله تعالى اليه مستحيا منه
ان يمد رجليه بين يديه عاجلا
نفسه كانها تموت مسلما روحه الى
الله تعالى ممتثلا امره تعالى قم
الليل الا قليلا ويقرأ آية الكرسى و
آمن الرسول واخر سورة الكهف من ان
الذين امنوا وعملوا الصالحات

جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل حاملین
عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء مرسلین
پر تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسوں میں فقراء
کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کرے
اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا
مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف میں سے
والدین اور پیر و استاد و اپنے یاروں و
بھائیوں کے واسطے اور سب مومنین اور
مومنات کی روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود
شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقراء سے پھر جو
طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
سالک ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو
نیند کے غلبہ تک اور جب نیند غلبہ کرے نیند
تو اسکو دفع نہ کرے نہیں تو تہجد کو ضرر کرےگی سوئے
نیت کرکے عبادت پر مدد کی اور نفس کے
حق ادا کرنے کی حاضر ہو دل سے اور اللہ
تعالیٰ کے نظر کرنے کو دیکھتا ہو اور اس سے
شرماتا ہو کہ اس کے سامنے پاؤں پھیلاتا ہے
ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح
کو اللہ کو سونپتا ہے اسکا حکم بجا لاتا ہے کہ
قم اللیل الا قلیلا اور پڑھے آیۃ الکرسی
اور آمن الرسول اور آخر سورہ کہف ان
الذین امنوا وعملوا الصالحات سے

گلدستۂ آسیہ۔ میلاد شریف جسمیں شرح فصیح و سلیس
نظم و نثر میں معجزات رسول صلعم قیمت تین آنہ

ويتشهد ويقول باسمك اللهم وضعت
جنبي وبك ارفعه اللهم قني عذابك يوم
تجمع عبادك ويكون في همته ان يقوم
ويقول اللهم ايقظني في احب الاوقات
اليك واشغلني بطاعتك فيه فاذا انبهه
الله تعالى ينبغي ان يقوم ويذكر الله تعالى
ويقول الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا
ورد الينا ارواحنا واليه البعث والنشور
ويسبح الله تعالى ويستغفره ويتوضأ
ويصلي ركعتين ثم ينظر الوقت فان كان
بحيث يرى فضل الله تعالى ومنته عليه
ان ايقظه في وقت يقدر على استيفاء
حق التهجد فليبتدئ بالتهجد يصلي ركعتين
باية الكرسي وامن الرسول ثم يسبح طورا
ويذكر طورا ويصلي على النبي صلى الله
عليه وآله وسلم ثم يصلي ركعتين طويلتين
يقرأ فيهما سورتي السجدة والدخان ثم يصلي
اخريين بسورة يس وانا فتحنا وسورة
الزمر وسورة الحديد او اي سورة شاء
ثم يصلي اخريين بسورة الملك والمزمل ثم
يصلي اخريين بسورة طه تماما او بعضا ثم يوتر
بسبح اسم وقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد
ويجمع في دعاء القنوت بين قول الحنفية و
الشافعية ثم يصلي على النبي صلى الله عليه وآله
وسلم ثم يشتغل بالذكر على ما تعلم الى السحر الاولى

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے باسمک
اللھم وضعت جنبی وبک ارفعہ
اللھم قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور اس
کے ارادہ میں ہو کہ اٹھیگا اور کہے گا اللھم
ایقظنی فی احب الاوقات الیک
واشغلنی بطاعتک فیہ پھر جب اسکو
بیدار کرے اللہ تعالیٰ تو چاہئے کہ کھڑا ہو جائے
اور اللہ کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی
احیانا بعد ما اماتنا ورد الینا ارواحنا
والیہ البعث والنشور اور سبحان اللہ
کہے اور استغفار پڑھے۔ اور وضو کرے اور دو
رکعتیں پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت
ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد
دو رکعتیں پڑھے آیۃ الکرسی اور آمن الرسول
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور ذکر
کرے کتنی بار اور درود شریف پڑھے پھر
دو رکعتیں پڑھے بڑی دونوں میں سورہ سجدہ
اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے ر
یٰس اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید
یا جون سی سورہ چاہے پھر اور دو رکعتیں پڑھے
سورہ ملک اور سورہ مزمل پھر دو اور رکعت میں
سورہ طٰہٰ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم اور
قل یا ایہا الکفرون وقل ہو اللہ اور جمع کرے دعا
قنوت میں حنفیہ وشافعیہ کا قول پھر درود شریف
پڑھے پھر ذکر میں مشغول ہو جو جانتا ہے اول سحر تک

ف ۱ الٰہی تیرے نام سے میں لیٹا اور تیری مدد سے اٹھوں گا اور بچا مجھکو عذاب سے اس دن کہ جمع ہوں بندے

ف ۲ الٰہی بیدار کر مجھکو اچھے وقت میں اور مشغول کر مجھکو عبادت میں اس وقت

ف ۳ سب تعریف اس کے واسطے جس نے زندہ کیا ہمارے مرنے کے بعد اور پھیر دی ہماری روح اور نشور اسکی طرف ہے

۱۲-۱۲-۱۲-۰ ۱۲-۱۲

وهو السدس الباقي من الليلة فيستغفر
الله لنفسه ولوالديه ولجميع المؤمنين و
المؤمنات والمسلمين والمسلمات والاحياء
منهم والاموات فيكون ذلك سببا لهذا
الاستغفار لجميع حقوق المؤمنين و
المؤمنات ثم اذا قرب الصبح يكون حصول
ينبغي لاصحاب المحبة وارباب الهمم
العلية فان ذلك الوقت وقت خاص
يستجاب فيه الدعوات فيدعو الله
الله تعالى بمقتضى مقامه متحيرا لطالب
الحق في الادعية عن الطلبات الدنيوية
حيث والاجل امتثال امر انه قال ادعوني
استجب لكم والتمكن في اظهار الذلة و
الافتقار اذ قال بمقتضى كرمه وجوده
على لسان نبيه صلى الله عليه وآله وسلم
من لم يسأل الله من فضله غضب
عليه ولا فكرمه ولطفه كاف وجوده
وغناه واف وجدنا ولم نك شيئا
واسبغ علينا نعمه ظاهرة و
باطنة من غير استحقاق ولا سابقة
خدمت وطاعت فهو الان يمن
علينا وفي الآتي يمن علينا انشاء الله
تعالى بفضله وكرمه ولكن

مناقب فخریہ فارسی حالات کرامات ملفوظات
حضرت مولانا فخر الدین چشتی قدس سرہ العزیز قیمت

اور وہ چھٹا حصہ شب کا باقی ہے مغفرت
چاہے اللہ سے اپنے لئے اور اپنے والدین
اور جمیع مومنین و مومنات کے اور مسلمین و
مسلمات زندہ اور اموات کیواسطے تو ادا
ہو جاتے ہیں اس استغفار سے جمیع حقوق مومنین
و مومنات پھر جب صبح قریب ہو تو وقت
ایسی توجہ لائق ہو اصحاب محبت اور عالی
ہمتوں کے کیونکہ یہ وقت خاص دعا
کے قبول کا ہوتا ہے۔ تو دعا کرے وہ جو اللہ
کی طرف سے الہام ہو موافق اپنے مقام
کے اور طالب حق کو چاہئے دعا میں بچے
ایسی دعاؤں سے جو دنیا میں بہت اور خاص
کر فرمان بجالانے کے واسطے ہے کہ اس نے
فرمایا ہے۔ ادعونی استجب لکم اور واسطے
تمکن اور اپنی ذلت و محتاجی ظاہر کرنے کو کیونکہ
اس نے اپنے کرم و بخشش کی راہ سے کہا ہے
اپنے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان
مبارک پر جو اللہ سے نہ سوال کرے اس شخص
سے ناخوش ہوتا ہے۔ اور نہیں تو اسکا لطف
وکرم کافی ہے۔ اور اس کی بخشش و غنا وافی ہے
ہم کو ہست کر دیا حالانکہ ہم کچھ بھی نہ تھے اور ہم پر
اپنی نعمتیں ظاہر و باطن کی فراخ کیں ہمارا
بلا استحقاق و بلا کوئی سابقہ خدمت عبادت کا
اب بھی اسکا ہم پر احسان ہے اور آیندہ بھی
انشاء اللہ تعالی بفضلہ وکرمہ۔ لیکن اس کی

مقتضی حکمتہ ان یتعبد بالطاعات
وعبادات واذکار وادعیۃ واستغفار
لیزیدنا بفضلہ من فضلہ۔ ومن ظہر
علیہ اسرار صفاتہ الازلیۃ الابدیۃ
عرف ان الامور التی وقعت وتقع فی
وفی جمیع الکائنات والاوامر والنواہی
التی صدرت فی التعبدات ہی مقتضیات
الصفات الثابتۃ للذات ازلا وابدا
فلا یطلب الحجۃ والبرہان واظہر
التسلیم والاذعان یصل انشاء اللہ
تعالی الی مراتب کمال الایمان والاحسان
والعرفان ثم اذا طلع الصبح الصادق
یفعل ویقول ما تقدم ذکرہ والحمد للہ
علی التوفیق۔ اما طریقہ کبرویہ شعب وبسیار
است اشہر آنہا امروز در ترکستان وکشمیر وغیرہ
آن شعبہ امیر سید علی ہمدانی است ونادر
ترین آنہا خرقہ کبرویہ است از جہت خواجہ
نقشبند لبس ہذا الفقیر الخرقۃ من
الشیخ ابی طاہر وہو لبسہا من ابیہ
بلباسہ من الشیخ احمد القشاشی بلباسہا
من الشیخ احمد الشناوی بلباسہا من ید
ابیہ من ید جدہ بلباسہ لہا من الشیخ
عبد الوہاب الشعراوی بلباسہ لہا من
شیخ الاسلام زین الدین زکریا بلباسہ
من الشمس محمد بن احمد الواسطی

حکمت کا مقتضا ہے کہ اُسکی طاعات وعبادات
کریں اور ذکر اور دعائیں اور استغفار تاکہ ہم کو
زیادہ کرے اپنے فضل سے اور جس پر ظاہر
ہوئے اسرار اُسکی صفات ازلیہ ابدیہ کے
وہ پہچانتا ہے۔ کہ جو امور واقع ہوئے اور
ہوتے ہیں اور ہوں گے تمام کائنات میں
اور جو امر اور نہی صادر ہوئے عبادات
میں وہ مقتضا ہے۔ اُس کی صفات کا جو
اُس کی ذات کے واسطے ہیں ازلاً اور ابداً
تو وہ حجت اور برہان نہیں طلب کرتا اور تسلیم
ویقین ظاہر کرتا ہے۔ انشاء اللہ مراتب کمال
ایمان واحسان وعرفان کو پہنچیگا۔ پھر جب
صبح صادق ہوا کرے تو وہی کرے اور کہے
جسکا ذکر ہو چکا ہے۔ والحمد للہ علی التوفیق اما طریقہ
کبرویہ کے شعبے بہت ہیں۔ اُن میں بہت مشہور
ترکستان وکشمیر وغیرہ میں امیر سید علی ہمدانی
کا شعبہ ہے اور بہت نادر اُن کا خرقہ کبرویہ
ہے خواجہ نقشبند کی جہت سے اس فقیر نے
یہ خرقہ پہنا ہے شیخ ابو طاہر کے ہاتھ سے
اور اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں
نے شیخ احمد قشاشی سے اُنہوں نے شیخ احمد
شناوی سے اُنہوں نے اپنے والد کے ہاتھ
سے اُنہوں نے اُنکے دادا شیخ عبد الوہاب
شعراوی سے اُنہوں نے شیخ الاسلام زین الدین
زکریا سے اُنہوں نے شمس محمد بن احمد واسطی سے

طریقۂ کبرویہ

وهو من ابی العباس احمد الزاهد وهو من الشهاب الدمشقی وهو من عبد الرحمن الشرقی وهو من احمد الرودباری وهو من رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف بلالا وهو من المجد البغدادی وهو من الشیخ نجم الدین الکبری وایضا لبسها الشیخ ابو طاهر من ابیه الشیخ ابراهیم الکردی من القشاشی من الشناوی من السید غضنفر بن جعفر النهروانی نزیل مدینة المشرفة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن بن مسعود الکازرونی عن الحافظ نور الدین احمد الطاؤسی قال لبستها تبرکا من المحقق الشریف للسید علی الجرجانی وهو من خواجه علاؤ الدین العطار سمرقندی وهو من خواجه بهاؤ الدین محمد المشهور بنقشبند وهو من الشیخ سلطان الدین وهو من الشیخ احمد مولانا وهو من الشیخ بابا کمال الجندی وهو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری وایضا اخذ هذا الفقیر الطریقة ولبس الخرقة عن ابیه الشیخ عبد الرحیم عن السید عبد الله عن الشیخ ادم البنوری عن الشیخ احمد السرهندی عن الشیخ یعقوب الصرفی الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی عن الشیخ حاجی محمد بن صدیق الخبوشانی عن الشیخ شاه علی بید اوزی

اُنہوں نے ابو العباس احمد زاہد سے اور اُنہوں نے شہاب دمشقی سے اُنھوں نے عبد الرحمٰن شرقی سے اُنہوں نے احمد رودباری سے اُنہوں نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے جو لالا مشہور ہیں اُنھوں نے محمد بغدادی سے اُنہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز شیخ ابو طاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اُنہوں نے قشاشی سے اُنہوں نے شناوی سے اُنہوں نے سید غضنفر بن جعفر نہروانی نزیل مدینہ مشرفہ سے اُنہوں نے شیخ تاج الدین عبد الرحمٰن بن مسعود گازرونی سے اُنہوں نے حافظ نور الدین احمد طاؤسی سے کہا پہنا میں نے تبرکاً محقق شریف سید علی جرجانی سے اُنہوں نے خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے اُنہوں نے خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اُنہوں نے شیخ سلطان الدین سے اُنہوں نے شیخ احمد مولانا سے اُنہوں نے شیخ بابا کمال جندی سے اُنہوں نے شیخ مقتدا نجم الدین کبری سے اور نیز اس فقیر نے یہ طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبد الرحیم سے اُنہوں نے سید عبد اللہ سے اُنہوں نے شیخ آدم بنوری سے اُنہوں نے شیخ احمد سرہندی سے اُنہوں نے شیخ یعقوب صرفی کشمیری سے اُنہوں نے شیخ حسین خوارزمی سے اُنہوں نے شیخ حاجی محمد صدیق خبوشانی سے اُنہوں نے شاہ علی بید اوزی سے

عن الشيخ رشيد الدين محمد بيدا وازی عن السيد عبد الله برزش آبادی عن الشيخ اسحق الختلانی عن الامير سيد علی الهمدانی ثم الامير السيد علی الهمدانی اخذ الطريقة عن الشيخ شرف الدين محمود بن عبد الله المزدقانی والشيخ تقی الدين علی الدوستی السمنانی کلاهما عن الشيخ علاؤ الدين ولد احمد بن محمد السمنانی عن الشيخ نور الدين عبد الرحمن الکسرفنی الاسفرائنی عن الشيخ جمال الدين احمد الجوزقانی عن الشيخ رضی الدين علی لالا عن الشيخ نجم الدين الکبری ثم الشيخ المقتدی نجم الحق والدين ابو الجناب احمد بن عمر بن محمد الخوارزمی الخيوقی المعروف بالکبری الموصوف بشيخ ولی تراش له جهتان احدهما انه صحب ولبس الخرقة نهمکا واخذ الطريقة عن الشيخ عمار بن ياسر عن الشيخ ابی النجيب عبد القاهر بن عبد الله السهروردی عن ابيه عن عمه عمر بن محمد عن ابيه محمد بن عويه عن احمد بن اليسار عن ممشاد الدينوری عن ابی القاسم الجنيد بسنده المذکور والثانية انه صحب ولبس خرقة الاصل واخذ الطريقة عن الشيخ اسمعيل القصری وهو من الشيخ محمد بن المالکيل وهو من الشيخ داؤد بن محمد المعروف بخادم الفقراء وهو من الشيخ ابی العباس بن ادريس وهو

اُنہوں نے شیخ رشید الدین محمد بیدا وازی سے اُنہوں نے سید عبد اللہ برزش آبادی سے اُنہوں نے شیخ اسحٰق ختلانی سے اُنہوں نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ مزدقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی سے۔ اور اُن دونوں نے شیخ علاؤ الدین ولد احمد بن محمد سمنانی سے اُنہوں نے شیخ نور الدین عبد الرحمن کسرفنی اسفرائنی سے اُنہوں نے شیخ جمال الدین احمد جوزفانی سے اُنہوں نے شیخ رضی الدین لالا سے اُنہوں نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقتدا نجم الحق والدین ابو الجناب احمد عمر بن محمد خوارزمی خیوقی معروف کبری مشہور شیخ ولی تراش کو دو جہتوں سے ہے۔ ایک تو اُنہوں نے صحبت پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن یاسر سے اُنہوں نے شیخ ابو النجیب عبد القاہر بن عبد اللہ سہروردی سے اُنہوں نے اپنے والد سے اُنہوں نے اپنے چچا عمر ابن محمد سے اُنہوں نے اپنے والد محمد بن عویہ سے اُنہوں نے احمد بن یسار سے اُنہوں نے ممشاد دینوری سے اُنہوں نے ابو القاسم جنید سے ساتھ سند مذکور کے اور دوسری جہت یہ کہ اُنہوں نے صحبت پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل کیا شیخ اسمٰعیل قصری سے اُنہوں نے محمد بن مالکیل سے اُنہوں نے شیخ داؤد بن محمد معروف خادم الفقراء سے اور اُنہوں نے شیخ ابو العباس بن ادریس سے اور اُنہوں نے

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و هو من الشیخ ابی یعقوب النهرجوری وهو من الشیخ ابی یعقوب السوسی وهو من الشیخ عبد الواحد بن زید وهو من الشیخ کمیل بن زیاد وهو من سیدنا علی رضی الله عنه وقدس الله اسرارهم ورحمنا بهم امین ۔ طاؤسی بسند ابی طاؤس التابعی المشهور کسترفنی بفتح کاف وکسر سین مهمله وفا و نون معرب جوربان بضم جیم وسکون واؤ و رائی مهمله و یائی عجمیه ۔ ابو الجناب بفتح جیم وتشدید نون و بائی موحده خیوقی بکسر خائی معجمه ۔ وسکون یائی تحتیه ۔ وفتح واؤ وکسر قاف قصری بفتح قاف وسکون صاد مهمله وکسر رائی مهمله ۔ شیخ نجم الدین کبری خرقه اصل از دست شیخ اسمٰعیل قصری پوشیده است مراد بخرقه اصل آنست که نه از جهت تبرک بوده باشد ۔ محمد بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف وسکون یاء مثناه تحتیه ۔ کاتب حروف گوید در بعض مانخیل بجائے لام یافته می شود و نهرجوری بفتح نون وسکون ها و فتح را مهمله وضم جیم و سکون واو وکسر را مهمله و یا تحتیه سوسی بواو میان دو سین مهمله اول مضموم و ثانی مکسور منسوب بسوس شهری است بمغرب

شیخ ابو القاسم بن رمضان سے ۔ اور انہوں نے شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے اور انہوں نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور انہوں نے شیخ عبد الواحد بن زید سے اور انہوں نے شیخ کمیل بن زیاد سے اور انہوں نے سیدنا علی سے رضی اللہ عنہ و قدس اللہ اسرارہم و رحمنا بہم آمین ۔ طاؤسی نسبت طاؤس تابعی مشہور ہیں ۔ کسترفنی بفتح کاف وکسر سین مہملہ و فا و نون ہے ۔ جوربان بضم جیم وسکون واؤ و رائے مہملہ و بائے عجمیہ ہے ۔ ابو الجناب بفتح جیم وتشدید نون و بائے موحدہ ہے ۔ خیوقی بکسر خائے معجمہ وسکون یائی تحتیہ و فتح وکسر قاف ہے ۔ قصری بفتح قاف وسکون صاد مہملہ وکسر رائے مہملہ ہے ۔ شیخ نجم الدین کبری نے خرقہ اصل شیخ اسمٰعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی جہت سے نہ ہو ۔ محمد بن مالکیل بہ سکون لام وکسر کاف وسکون یائے مثناۃ تحتیہ و لام ہے ۔ کاتب حروف کہتا ہے بعضے نسخوں میں مانخیل یعنی نون بجائے لام اول کے لکھا ہوا ہے ۔ نہرجوری بفتح نون وسکون ہا و فتح رائے مہملہ وضم جیم وسکون واؤ وکسر رائے مہملہ و یائے تحتیہ ہے ۔ سوسی بواؤ میان دو سین مہملہ اول مضموم و ثانی مکسور نسبت ہے سوس سے کہ ایک شہر ہے مغرب میں

یا شہرے سوس نام کہ دروے قبر دانیال پیغمبر است شیخ مجدالدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررۃ آوردہ است کہ نسبت خرقہا متصل است بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست متصل مستفیض و فرمودہ است کہ مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المومنین علی را کرم اللہ وجہہ و تمام این سلسلہ را ذکر کردہ است قلت والمحققون من اھل الحدیث ینکرون ھذا الاتصال من النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلک فلم یزالوا ینسبونہ الی ابی القاسم الجنید البغدادی ومن فی طبقتہ واللہ اعلم انبانی السید الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ الاکبرآبادی اجازۃ عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز الدھلوی انہ قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد و اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی علی الثانی امیر سید علی ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز آنست کہ چون سپیدی صبح صادق بدمد دو رکعت نماز سنت بامداد بگزارد و چون سلام بدہد این تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ

نقل است از حضرت کہ در منشآت خود نوشتہ اند کہ در آنوقت کہ بسراندیب بزیارت قدم گاہ

طریق وظائف کبرویہ

یا وہ شہر سوس نام کہ جسمیں قبر ہے دانیال پیغمبر کی۔ شیخ مجد والدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ میں لکھا ہے کہ خرقوں کی نسبت متصل ہے۔ پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس سلسلہ کا ذکر کیا ہے میں کہتا ہوں اور محققین اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اسکے ہمیشہ نسبت اُسکی کرتے ہیں ابوالقاسم جنید بغدادی تک اور جو انکے طبقہ میں ہیں واللہ اعلم۔ خبر دی مجھکو حضرت والد نے اجازت کی۔ کہا خبر دی مجھکو شیخ عظمۃ اللہ اکبرآبادی نے اجازت کی اپنے والد سے انکے دادا سے شیخ عبد العزیز دہلوی سے کہ انہوں نے فرمایا کہ منقول ہے حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ سے کہ کیفیت اوراد اور اوقات کے سلسلہ کامل محقق صمدانی علی ثانی امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز کی یہ ہے۔ کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز سنت فجر پڑھے۔ جب سلام پھیرے اس تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ

نقل ہے ان حضرت سے کہ اپنے منشآت میں لکھا ہے کہ جب میں سراندیپ میں واسطے زیارت قدم گاہ

اذکار مشغول رفتم چون نزدیک آن دمگاہ رسیدم
سحرگاہ واقعۂ عظیم شد کہ جمیع کثیر از مشائخ کبار بدیدن
این درویش آمدند ویکے از ان جملہ شیخ نجم الدین
کبری بود قدس سرہ العزیز درآن حالت از شیخ سوال
کردم از اذکار کدام ذکر افضل تر است کہ بمواظبت
آن قربت بندہ بحق میسر شود شیخ فرمود کہ در جملہ
اخبار واردہ واحادیث صحیحہ نظر کردم آن عظمتی
کہ درین تسبیح یافتم در ہیچ کلام نیافتم چون بخود باز
آمدم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلمتان خفیفتان علی
اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی
الرحمن وہما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ
العظیم وبحمدہ استغفر اللہ صدق رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشیخ محی الدین
ابن العربی قدس سرہ در فتوحات آوردہ است
کہ ہرکہ بامداد صد بار این تسبیح بگوید ویرا ہیچ گناہ
نماند واین از وصایائے مشائخ است کہ ہرکہ
مداومت نماید برکت وصفائی آن را مشاہدہ خواہد
کرد چون صد بار بخواند **ایضاً** این دعا را کہ عبداللہ
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما از حضرت رسالت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ میان
سنت وفریضۂ بامداد بخواند اللہم انی اسئلک
رحمۃ تا آخر بخواند بعدہ فریضہ
نماز بامداد بگذارد وچون سلام دہد
باوراد وتسبیح خواندن مشغول شود

اور میں مشغول اذکار رہا جب وقت سحرگاہ کے ہوگیا
صبحکو واقعہ عظیم یعنی خواب دیکھا کہ بہت سے مشائخ کبار اس فقیر
کے دیکھنے کو آئے ہیں انھیں میں شیخ نجم الدین کبری بھی
تھے قدس اللہ سرہ العزیز میں نے اس حال میں شیخ سے
سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل ہے کہ اسپر مواظبت کرنی
سے بندہ کو حق تعالی کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ
سب اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو میں نے غور سے
دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ
پائی جب میں ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی۔ کلمتان
خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان
حبیبتان الی الرحمن وہما سبحان اللہ
وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ
سچ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ
محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکی میں
لکھا ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ صبحکو یہ تسبیح پڑھے
اسکا کوئی گناہ نہ رہے اور یہ مشائخ کے وصایا
میں سے ہے کہ جو کوئی اسے سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے
اس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کرے گا
ایضاً اس دعا کو جو عبد اللہ بن
عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتوں
اور فرضوں کے درمیان پڑھے اللہم انی
اسئلک رحمۃ آخر تک پڑھکر پھر فرض صبح کے
پڑھے جب سلام پھیرے الا وظیفہ پڑھنے میں مشغول ہو

دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں میزان میں بھاری ہیں اللہ کو پیارے ہیں۔ اور وہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم ہیں ۱۲

که از تبرکات انفاس هزار و چهار صد ولی کامل
جمع شده است و فتح هر یکی از آن در کلمه بوده
است هر که از سر حضور ملازمت نماید برکت و
صفائی آن مشاهده خواهد نمود و از ولایت
هزار و چهار صد ولی نصیب یابد و الله ولی
التوفیق اکنون اگر فضائل و خواص این اوراد
گفته شد تطویل انجامد چرا که آن حضرت در مدت
عمر خود معموره عالم را سه نوبت سیر کرده اند هزار چهار
صد ولی کامل را یافته اند و چهار صد از ایشان را یک
مجلس سلطان محمد خدائے بنده دیده اند و از هر ولی در وقت
وداع دعائے و رقعه التماس نموده اند و آن
رقعها را بر جامه خود مرقع کرده اند و آن ادعیه
و اذکار را که بے اختیار بر زبان ایشان جاری
مے شد جمع ساخته اند این اوراد شده است منقول
است از همان حضرت که چون دوازدهم بار بزیارت
کعبه رفتم بمسجد اقصیٰ رسیدم حضرت رسول الله
صلی الله علیه و آله و سلم را واقعه دیدم که بجانب
این درویش مے آیند بر خاستم پیش رفتم و سلام
گفتم از آستین مبارک خود جزوی بیرون
آوردند و این درویش را فرمود که خذ هذه
الفتحیة یعنی بگیر این فتحیه را چون از دست
مبارک حضرت رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کے متبرک کلام سے
جمع ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی انہیں سے ایک کلمہ
میں ہوئی ہے جو حضوری کیساتھ اسے اپنے پر لازم کر
لے اسکی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا۔ اور
ایکہزار چار سو ولی کی ولایت سے حصہ پائیگا واللہ
ولی التوفیق اب اگر فضائل اور خواص اس اوراد
کے بیان کئے جائیں تو بہت طویل ہو جائے اسواسطے
کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر میں معمورۂ عالم
کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود ۱۴۰۰ سو ولی کامل سے
ملے ہیں اور اُن میں سے چار سو کو ایک مجلس میں
سلطان محمد خدا کے بندے نے دیکھا ہے اور ہر ولی
سے رخصت کیوقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہے
اور اُن رقعوں کو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہے اور اُن دعاؤں کو
اور ذکروں کو جو بے اختیار اُنکی زبان پر جاری ہوتے تھے
جمع کیا ہے یہ اوراد ہو گیا ہے منقول ہے انہیں حضرت سے
کہ جب بارہویں دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد
اقصیٰ میں پہونچا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ اس درویش کیطرف
تشریف لا رہے ہیں میں اٹھا اور آگے گیا اور سلام
کیا آپ نے اپنی آستین مبارک سے ایک جزو نکالا اور
اس درویش سے فرمایا کہ خذ ھذا الفتحیۃ یعنی
اس فتحیہ کو لے جب میں نے حضرت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم کے دست مبارک سے

الاقتباس فی فضائل اخیار الناس - جلا جلد
حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف حسین شاہ صاحب نے وہ تمام حدیثیں جمع
[illegible] اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل میں فرمائی گئیں [illegible] علیہ وسلم

گرفتم و نظر کردم ہمیں اوراد بودند بدین اشارت اوراد فتحیہ نام کردہ شد واللہ الهادی الی صراط مستقیم فذکر الاوراد الفتحیة بتمامها و وجدت بخط سیدی الوالد قدس سرہ

طریقہ ختم سید علی ہمدانی

ختم میر سید علی ہمدانی اول نیم شب برخیزد و وضو تازہ کند دو رکعت نفل ادا نماید و در ہر رکعتے بعد فاتحہ پانزدہ بار سورۂ اخلاص بعد از سلام ہزار بار بگوید بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد ازان ہزار بار بخواند یا خفی الالطاف ادرکنی بلطفک الخفی بعدہ ہزار و یکبار یا بدوح بخواند و سر بگریبان فرو برد و مراقبہ کند ببیند عالم غیب چہ چیز مشاہدہ می شود بعد از فراغ دوگانہ ثواب امیر سید علی ہمدانی بخواند۔ انتہی

فصل

سلسلہ عیدروسیہ

اما طریقہ مدنیہ را شعب بسیار است و اشہر آنہا در مغرب شعبہ مغاربہ ہست و در حضرموت شعبہ عیدروسیہ از جہت سید عبد اللہ عیدروس کبیر و این فقیر را ارتباط بہر یکے واقع شدہ اخذ کردم این طریق را از شیخنا ابو طاہر عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخلی و الشیخ عبد اللہ بن سالم البصری عن الشیخ عیسی المغربی عن شیخہ سعید بن ابراهیم الجزائری المفتی الشهیر بقدورہ عن الشیخ المحقق سعید بن المصری عن الولی الکامل احمد محی الوهرانی عن شیخ الاسلام العارف باللہ سیدی ابراهیم التازی عن شیخ الطریقة

سے اور نظر کی تو یہی اوراد تھے اس اشارہ سے انکا نام فتحیہ رکھا گیا۔ واللہ الهادی الی صراط مستقیم پس ذکر اوراد فتحیہ کا تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا۔ اول آدھی رات کو اٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد کے بعد پندرہ دفعہ سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اسکے بعد ہزار دفعہ پڑھے۔ یا خفی الالطاف ادرکنی بلطفک الخفی اسکے بعد ایک ہزار اور ایک مرتبہ یا بدوح اور سر گریبان میں جھکاوے اور مراقبہ کرے دیکھے عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب اس سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اسکا ثواب میر سید علی ہمدانی کو بخشے۔ انتہی

فصل

طریقہ مدنیہ کے شعبے بہت ہیں ان میں بہت مشہور مغرب میں شعبہ مغاربہ ہے اور حضرموت میں شعبہ عیدروسیہ ہے سید عبد اللہ عیدروس کبیر کی جہت سے اور اس فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا میں نے اس طریقہ کو شیخ ابو طاہر سے انہوں نے دو شیخوں حرم مکے سے شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بن سالم البصری سے انہوں نے شیخ عیسی مغربی سے انہوں نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری مفتی عرف قدورہ سے انہوں نے شیخ محقق سعید بن مصری سے انہوں نے ولی کامل احمد محی وہرانی سے انہوں نے شیخ الاسلام عارف باللہ سیدی ابراہیم تازی سے انہوں نے شیخ الطریقہ

سیدی صالح بن موسیٰ الزواوی عن الشیخ معمر محمد بن مخلص عن الشیخ مغلطائی بن فلیح عن ابی عبد اللہ العریانی عن والدہ الشیخ جماعۃ الطویل النامدی عن شریف ابی محمد الناجوری عن القطب ابی محمد صالح عن قطب الطریقۃ الشیخ ابی محمد بن المغربی۔ ایضاً اخذ کرد این فقیر طریقہ را از شیخ ابو طاہر عن الشیخ احمد النخلی المکی عن السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ السید عبد اللہ بن علوی الحداد زوج ابنتہ عن السید عبد اللہ بن علوی حداد وانتساب فی الطریقۃ الی السید محمد بن علوی نزیل مکۃ عن السید عبد اللہ بن علی صاحب الوہط عن الشیخ عبد اللہ العیدروس المقبور باحمد آباد عن والدہ السید عبد اللہ بن الشیخ عن عمہ السید ابی بکر العیدروس صاحب عدن عن ابیہ القطب السید عفیف الدین عبد اللہ العیدروس الکبیر الذی ینسب الیہ الشعب العیدروسیہ عن عمہ السید عمر المحضار عن والدہ السید عبد الرحمن بن محمد السقاف عن ابیہ محمد بن علی مولی الدویلۃ عن ابیہ علی بن علوی عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسیٰ زواوی سے اُنہوں نے شیخ معمر محمد بن مخلص سے اُنہوں نے شیخ مغلطائی بن فلیح سے اُنہوں نے ابو عبد اللہ عریان سے اُنہوں نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی سے اُنہوں نے شریف ابو محمد ناجوری سے اُنہوں نے قطب ابو محمد صالح سے اُنہوں نے قطب الطریقہ شیخ ابو محمد بن مغربی سے اور نیز حاصل کیا یہ طریقہ اِس فقیر نے شیخ ابو طاہر سے اُنہوں نے شیخ احمد نخلی مکی سے اُنہوں نے سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد سید عبد اللہ بن علوی حداد اپنے داماد سے اُنہوں نے سید عبد اللہ بن علوی حداد سے اور اُنکی نسبت طریقہ میں ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف اُنہوں نے سید عبد اللہ بن علی صاحب الوہط سے اُنہوں نے شیخ بن عبد اللہ عیدروس سے جنکی قبر احمد آباد میں ہے اُنہوں نے اپنے والد سید عبد اللہ بن شیخ سے اُنہوں نے اپنے چچا سید ابوبکر عیدروس صاحب عدن سے اُنہوں نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبد اللہ عیدروس سے اور وہ بزرگ جن کی طرف نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروسیہ اُنہوں نے اپنے چچا سید عمر محضار سے اُنہوں نے اپنے والد سید عبد الرحمن بن محمد سقاف سے اُنہوں نے اپنے والد محمد بن علی مولیٰ دویلہ سے۔ اُنہوں نے اپنے والد علی بن علوی سے اُنہوں نے اپنے والد علوی بن محمد سے اُنہوں نے اپنے والد

محمد بن علي وهو جد آل سادة باعلوي عن الشيخ ابي مدين المغربي بواسطة رجلين الشيخ عبد الله الصالح المغربي والشيخ عبد الرحمن المقعد المغربي وكان الشيخ ابو مدين ارسل الشيخ عبد الرحمن ليلبس الفقيه المقدم محمد بن علي فمرض بمكة فارسل الشيخ عبد الله الى حضرموت فالبسه الخرقة ثم الشيخ المقتدي ابو مدين شعيب بن حسن المغربي اخذ الطريقة ولبس الخرقة عن شيخه ابي يعزا عن الشيخ علي بن حرزهم عن الفقيه الحافظ القاضي ابي بكر محمد بن عبد الله بن محمد المعافري المعروف بابي بكر بن العربي الاندلسي الاشبيلي عن الامام حجة الاسلام ابي حامد محمد الغزالي عن امام الحرمين عبد الملك عن والده الشيخ ابي محمد عبد الله بن يوسف الجويني عن الشيخ العالم العارف ابي طالب المكي محمد بن علي بن عطية الحارثي عن ابي بكر دلف بن جحدر الشبلي عن السيد الطائفة ابي القاسم جنيد البغدادي ومحمد بن علي الفقيه المقدم طريقة اخرى هي طريقة الآباء والجدود وهي انه اخذ عن ابيه علي وهو اخذ عن والده محمد صاحب مرباط عن ابيه

محمد بن علی سے کہ وہ جد ہیں آل سادہ باعلوی کے انہوں نے شیخ ابو مدین مغربی سے بواسطہ دو شخصوں کے ایک شیخ عبد اللہ صالح مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن مقعد مغربی اور شیخ ابو مدین نے بھیجا تھا شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ پہنائے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہو گئے مکہ میں تو بھیجا شیخ عبد اللہ نے حضرموت کی طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدی ابو مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ ابو یعزا سے انہوں نے شیخ علی بن علی حرزہم سے انہوں نے فقیہ حافظ قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد معافری عرف ابو بکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے انہوں نے امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے انہوں نے امام الحرمین عبد الملک سے انہوں نے اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف جوینی سے انہوں نے شیخ عالم عارف ابو طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ حارثی سے انہوں نے ابو بکر دلف بن جحدر شبلی سے انہوں نے سید طائفہ ابو القاسم جنید بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم کو دوسری جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے طریقہ اخذ کیا اپنے والد علی سے اور انہوں نے اپنے والد محمد صاحب مرباط سے انہوں نے اپنے والد

علی خالع قسم عن ابیه علوی عن ابیه محمد عن ابیه علوی عن ابیه عبد الله عن والده المهاجر فی الله احمد عن ابیه عیسی عن ابیه محمد عن ابیه علی العریضی عن ابیه الامام جعفر الصادق وکذالك لابی مدین طریقة اخری ترجع الی النوری وهی ان الشیخ ابا مدین اخذ الطریقة عن الشیخ ابی یعزا بنور وهو عن الشیخ ابی شعیب ایوب السارية بن سعید الضهاجی وهو عن الشیخ عبد الجلیل وهو عن الشیخ ابی الفضل الجوهری وهو عن والده ابی عبد الله الحسین الجوهری وهو عن الشیخ ابی الحسین النوری المعروف بابن البغوی رفیق الجنید وهو عن السری وایضاً لبس الشیخ ابو مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی عن الشافعی عن الشبلی عن الجنید وکذالك للامام حجة الاسلام طریقة اخری من جهة ابی علی الفارمدی وکذالك لابی طالب المکی طریقة اخری علیها اعتمد صاحب نفحات وهی انه اخذ الطریقة عن ابی الحسن محمد بن ابی عبد الله احمد عن ابیه ابی عبد الله احمد بن سالم البصری

خالع قسم سے اُنہوں نے اپنے والد علوی سے انہوں نے اپنے والد محمد سے اُنہوں نے اپنے والد علوی سے اُنہوں نے اپنے والد عبداللہ سے اُنہوں نے اپنے والد مہاجر فی اللہ احمد سے اُنہوں نے اپنے والد عیسیٰ سے اُنہوں نے اپنے والد محمد سے اُنہوں نے اپنے والد علی عریضی سے اُنہوں نے اپنے والد امام جعفر صادق سے اور ایسے ہی ابو مدین کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے نوری کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابو مدین نے اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یعزا بنور سے اور اُنہوں نے شیخ ابو شعیب ایوب ساریہ بن سعید صنہاجی سے اُنہوں نے شیخ عبد الجلیل سے اُنہوں نے شیخ ابو الفضل جوہری سے اُنہوں نے اپنے والد ابو عبداللہ حسین جوہری سے اُنہوں نے شیخ ابو حسین نوری عرف ابن البغوی رفیق جنید سے اُنہوں نے سری سے اور نیز خرقہ پہنا ابو مدین نے امام ابو بکر طرطوسی سے اُنہوں نے شافعی سے اُنہوں نے شبلی سے اُنہوں نے جنید سے اور اسی طرح امام حجۃ الاسلام کا دوسرا طریقہ ہے جہت سے ابو علی فارمدی سے اور ایسے ہی ابو طالب مکی کا طریقہ دوسرا ہے جس پر اعتماد کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ اُنہوں نے اخذ کیا طریقہ ابو الحسن محمد بن ابو عبداللہ احمد بن سالم بصری سے

بجلی حدیث عرف گلزار آسیہ اردو۔ مولوی عبدالرب صاحب مرحوم واعظ خوش بیان دہلوی نے متعلق غیر مقلدین کے اثبات فی حدیث جمع کر کے

عن سهل بن عبد الله التستري
والشيخ ابو طالب المكي هو صاحب
كتاب قوة القلوب قالوا
لم يصنف فى الاسلام مثله فى
دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب
هو اصل التصوف وكل ما صنف فى السلوك
فهو مخرج على قوت القلوب مثل
الاحياء وغنية الطالبين والعوارف
واسنادى فى كتاب قوت القلوب
الى اخذته اجازة عن الشيخ ابو طاهر
عن الشيخ احمد النخلى عن الشيخ محمد بن
العلاء البابلى عن احمد بن عيسى بن
جميل الكلبى عن على بن ابى بكر القرافى عن
ابى الفضل جلال الدين سيوطى عن
الشهاب احمد بن محمد الحجازى عن ابى اسحاق البرهان
التنوخى عن ابى العباس احمد بن
ابى طالب الحجازى عن عبد العزيز بن
دلف عن ابى الفتح محمد بن يحيى البردانى
عن ابى على محمد بن محمد بن عبد العزيز
المهدوى قال اخبرنا عمر بن ابى طالب
قال اخبرنا والدى ابو طالب المكى
[illegible] مزيد بن [illegible] الآميله بفتح
الف وكسر ميم وسكون تحتية بعد آن
[illegible] ضبطنا اللفظتين عن
ابى طاهر [illegible] وفتح

اُنہوں نے سہل بن عبداللہ تستری سے اور شیخ
ابوطالب مکی ہیں۔ صاحب کتاب قوت القلوب
لوگوں نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام میں
اسکی مثل نہیں۔ دقائق طریقہ میں کہتا
ہوں یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے
اسکے اور جو کتابیں سلوک میں تصنیف ہوئیں
اس سے نکالی گئیں جیسے احیا اور غنیۃ الطالبین
اور عوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ
ہے کہ میں نے حاصل کی اجازت شیخ ابوطاہر سے انہوں
نے شیخ احمد نخلی سے اُنہوں نے شیخ محمد بن علاء
البابلی سے اُنہوں نے احمد بن عیسیٰ بن جمیل کلبی سے
اُنہوں نے علی بن ابی بکر قرافی سے اُنھوں
نے ابوالفضل جلال الدین سیوطی سے اُنہوں
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے اُنھوں
نے ابواسحاق برہان تنوخی سے اُنہوں نے
ابوالعباس احمد بن ابوطالب حجازی سے
اُنہوں نے عبدالعزیز بن دلف سے اُنہوں
نے ابوالفتح محمد بن یحیٰ بروانی سے اُنھوں
نے ابوعلی محمد بن محمد بن عبدالعزیز مہدوی
نے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن ابی طالب
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابوطالب
مکی نے پھر ذکر کیا۔ مزید [illegible] سے
آمیلہ بفتح الف و کسر میم و سکون تحتیہ بعد اسکے
لام ہے اسی طور ضبط کیے ہیں ہم نے دونوں
لفظ ابوطاہر سے [illegible] و فتح

میم نسبت بمراغہ شہرست بہ آذربیجان فاروث بوزن فاروق آخر آن مثلثہ است قریہ ایست درمیان واسط وبصرہ قال الیافعی فی سنہ ۶۲۸ ان الزواوی نسبۃ الی الزواوہ قبیلۃ کبیرۃ ذات بطون وافخاذ مسکنہا اعمال اوسیقیہ انتہی۔ وہط بفتح واو وسکون ہا آخر آن طاء مہملہ است دیہیست نزدیک عدن۔ عدن بالتحتین شہریست از یمن بر ساحل بحر عتیروس بتحتیہ و مثناۃ از اسماء شہرست مشتق از عترسہ بمعنی اخذ بعنف وشدت وآن لقب شیخ عبداللہ است۔ ثم قیل عیدروس فجعلت التاء دالا و هو بعین مہملۃ ثم بیاء مثناۃ ساکنۃ ودال مہملۃ فراء مضمومۃ فواو ساکنۃ فسین مہملۃ۔ محضار بکسر المیم وسکون الحاء المہملۃ وفتح الضاد المعجمۃ آخرہ راء مہملۃ لقب بالمحضار لسرعۃ حضورہ عند الاستغاثۃ بہ۔ سقاف بسین مفتوحۃ فقاف مشددۃ مفتوحۃ آخرہ فاء لقب بالقاف للمبالغۃ فی سرحال مولی الدویلۃ یعنی صاحب الشہر کہف المقدم یعنی هو مقدم التربۃ در مقبرہ نخست اورا زیارت می کنند بعد ازان سائر

میم نسبت ہے مراغہ کیطرف وہ ایک شہر ہے آذربیجان میں فاروث بروزن فاروق آخر میں تا مثلثہ ایک قریہ ہے درمیان واسط اور بصرہ کے کہا ہے یافعی نے ۶۲۸ھ میں کہ زواوی نسبت ہے زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ ذات بطون و افخاذ ہے اور اسکا مسکن اعمال اوسیقیہ ہے انتہی۔ وہط بفتح واو و سکون ہا آخر اسکے طاء مہملہ ایک گاؤن ہے نزدیک عدن کے عدن ایک شہر ہے یمن میں کنارہ پر دریا کے عتیروس تحتیہ اور مثناۃ شہر کے ناموں میں سے مشتق ہے عترسہ سے بمعنی اخذ بعنف و شدت کے اور وہ لقب شیخ عبداللہ کا ہے پھر بولنے میں عیدروس تا دال ہوگئی ہے اور وہ بعین مہملہ اور یاء مثناۃ ساکنہ اور دال مہملہ اور رائے مضموم پھر واؤ ساکن حاء مہملہ و فتح ضاد معجمہ آخر اسکے رائے مہملہ لقب ہے بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت فریاد کے۔ سقاف بسین مفتوح و قاف مشددہ مفتوح آخر اسکے فا لقب ہے صیغہ مبالغہ سے بیچ سرحال کے مولی الدویلہ یعنی صاحب شہر کہف المقدم یعنی مقدم التربت مقبرہ میں پہلے انکی زیارت کرتے ہیں اسکے بعد باقی

تحقیق الرؤیا عربی مع ترجمہ اردو اس رسالہ میں شاہ صاحب نے خواب کے متعلق عجیب و غریب بحث کی ہے اور خواب کی ماہیت اور تحقیق اس شرح و بسط کی ہے کہ آج تک دیکھنے میں نہیں آئی تھی

سادات رالیس اورا مقدم التربة گفته شد

ابو مدین بفتح المیم وسکون الدال المهملة
وبفتح التحتیة آخرہ نون ابو یعز بفتح التحتانیة
والعین المهملة والزاء المعجمة خرزہم بکسر حاء
المهملة وسکون الراء المهملة وکسر الزاء المعجمة
آخرہ ضمیر الجمع للمذکر معافری بفتح المیم والعین
المهملة وبعد الالف فاء مکسورۃ ثم
راء مهملة عزاله بفتح الغین
المعجمة وتخفیف الزاء المعجمة قریة
من مضافات طوس جوینی بضم الجیم
وفتح الواو وسکون التحتیة بعدها
نون فیاء النسبة نسبة الی جوین
ناحیة کبیرۃ من نواحی نیشابور
ابو طالب محمد بن عطیة الحارثی عطیة
بفتح عین مهملة وکسر طاء مهملة
وباء مثناۃ تحتانیة حارثی بحاء
وراء مهملتین وثاء مثلثة
دلف بضم الدال المهملة وفتح اللام
آخرہ فاء جحدر بفتح جیم وسکون حاء مهملة
وفتح دال مهملة وراء مهملة شبلی بکسر
الشین المعجمة وسکون الموحدۃ بعدها لام
نسبة الی شبلة قریة من قری .....
استروشنة بضم الهمزۃ وسکون السین
المهملة وضم الراء المهملة وفتح الشین المعجمة
وفتح النون بعدها هاء ساکنة بلدۃ عظیمة

سادات کی ہیں اسلئے اسکو مقدم التربة کہتے ہیں

ابو مدین بفتح میم وسکون دال مہملہ وفتح تحتیہ آخر
اُسکے نون ابو یعزا بفتح تحتیہ وعین مہملہ وزائے معجمہ
خرزہم بکسر حائے مہملہ وسکون رائے مہملہ وکسر زائے معجمہ
آخر جمع مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ وبعد
الف فائے مکسورہ پھر رائے مہملہ عزالہ بفتح غین
معجمہ تخفیف زائے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات
طوس سے جوینی بفتح جیم وبفتح واؤ وسکون تحتیہ
اُسکے بعد نون اور یائے نسبت جوین ایک
ناحیہ بڑا ہے نیشاپور کے نواحی میں۔ ابو
طالب محمد بن عطیہ حارثی۔ عطیہ بفتح
عین مہملہ وکسر طاء مہملہ ویائے مثناۃ تحتیہ
حارثی بحائے ورائے مہملتین وثاء مثلثہ
دلف بضم دال مہملہ وفتح لام
آخرہ فا جحدر بفتح جیم وسکون
حاء مہملہ وفتح دال مہملہ ورائے مہملہ
شبلی بکسر شین معجمہ وسکون موحدہ
بعد اُسکے لام نسبت ہے طرف
شبلہ کے جو ایک گاؤں ہے۔
اُسروشنہ بضم ہمزہ وسکون سین
مہملہ وضم رائے مہملہ وفتح شین معجمہ وفتح
نون بعد اُس کے ہائے ساکنہ ایک بہت بڑا
شہر ہے۔

☆ ترانۂ کلیمی حصہ اول و دوم
حمد ونعت ومنقبت میں مروجہ اور مشہور
غزلیں جو قوالی کا انتخاب ہیں قیمت ۱ر

دراء سمرقند من بلاد ماوراء النهر صاحب مرباط ای مدینة ظفار القدیمة لانه قطن بها فی القاموس مرباط کمحراب بلد بساحل الهند خالع قسم اشتری ارضا بعشرین الف دینار وسماها قسم باسم ارض بالبصرة کانت لاهله وغرس بها نخلا ثم صارت قریة ثم انتقل منها الی قریة اخری فقیل له خالع قسم عریض مصغر اسم وادی قریب المدینة المشرفة نسب الیها علی العریضی نقلنا هذه السلسلة العیدروسیة وضبط اکثر ما فیها من الاسماء المبهمة عن النفحات القدسیة فی الخرقة العیدروسیة للسید عبد القادر العیدروس وعن المشرع المرودی فی آل باعلوی للسید محمد شبلی اخبرنا الشیخ ابو طاهر اخبرنا الشیخ احمد النخلی قال اجازنی بقراءة هذا الدعاء خلف کل صلوة من الخمس السید عبد الرحمن بن علی باعلوی تلمیذ السید عبد الله الحداد وزوج ابنته عن شیخه السید عبد الرحمن بن علوی الحداد باعلوی وهو هذا یا الله یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلك تالها الیك واستغراقا فیك وفنائك

سمرقند کے اُس طرف ماوراء النہر کے شہروں میں سے صاحب مرباط یعنی شہر ظفار قدیمہ قاموس میں کہا ہے مرباط بروزن محراب ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالع قسم نے خرید کی تھی ایک زمین بیس ہزار دینار کو اور قسم نے اسکا نام وہی رکھا جو بصرہ میں اُسکے کنبے کے لوگوں کے زمین کا تھا اور وہاں درخت لگائے پیر وہ قریہ ہوگیا پھر منتقل ہوا اُس سے دوسرے قریہ کیطرف تو بولنے لگے خالع قسم عُریض مصغر نام ہے ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے اُسکی طرف منسوب ہیں علی عریضی ہمنے نقل کیا یہ سلسلہ عیدروسیہ سید عبد القادر عیدروس کا اور ضبط اسماء مبہم کئے نفحات قدوسیہ سے خرقہ میں عیدروسیہ سید عبد القادر کے اور مشرع مرودی کے بیچ آل باعلوی کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہمکو شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ احمد نخلی نے انہوں نے کہا ہمکو اجازت دی اس دعا کے پڑہنے کی پانچوں نمازوں کے بعد۔ سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد سید عبد اللہ حداد اور اُن کے داماد نے اپنے شیخ سید عبد الرحمن بن علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہ ہے۔

یا اللہ یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلك تالها الیك واستغراقا فیك وفناء بك

عمن سواك ولطفا شاملا جلیا وخفیا ورزقا طیبا هنیئا ومریئا وقوة فی الایمان والیقین وصلابة فی الحق والدین و عذابك یدفع ویخلد وشرفا یبقی و یتابد لا یخالطه تکبر فی لا علو وارادة فساد فی الارض ولا علوا انك سمیع قریب وصلی الله علی سیدنا محمد واله وصحبه وسلم قلت وللسید عبد الله الحداد دیوان شعر فی غایة اللطف والفصاحة غالبه فی النصیحة والسلوك ناولنی بعض قصائده ابن بنت السید عبد الله العیدروس والعیدروسی قلت واخبرنی جماعة من سادة ال باعلوی منهم السید عبد الله بن جعفر مدهر ان سادة ال باعلوی لم یزالوا طبقة بعد طبقة یوصون بقرءة الاحیاء وحفظه والعمل بما فیه والمواظبة علی اوراده فامذهبهم فی العقائد مذهب اهل السنة والجماعة ومذهبهم فی الفقه مذهب الشافعی ومذهبهم فی السلوك القیام ما فی الاحیاء والله اعلم

اما طریقة شاذلیة پس این فقیر خرقه پوشید از دست شیخ ابو طاهر از والد خود شیخ ابراهیم کردی وهو عن الشیخ احمد القشاشی وهو عن الشیخ احمد الشناوی وهو اخذ عن جماعة منهم سیدی احمد

عمن سواك ولطفا شاملا جلیا وخفیا ورزقا طیبا هنیئا ومریئا وقوة فی الایمان والیقین وصلابة فی الحق والدین وعزا بك یدوم ویخلد وشرفا یبقی ویتابد لا یخالطه تکبر فلا علو وارادة فساد فی الارض ولا علوا انك سمیع قریب وصلی الله علی سیدنا محمد واله وصحبه وسلم میں کہتا ہوں سید عبد اللہ حداد کا ایک دیوان ہے اشعار کا نہایت لطف و فصاحت کے ساتھ اکثر اُس میں نصیحت اور سلوک ہے اُن کے بعضے قصیدے مجھے لا کر دئے اُن کے بھانجے سید عبد اللہ عیدروس و عیدروسی نے میں کہتا ہوں مجھکو خبر دی ایک جماعت نے آل باعلوی کی اُن میں سے سید عبد اللہ بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی ہمیشہ ایک طبقہ کی وصیت کرتے آئے ہیں احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اُسکے یاد کرنے کی اور اُسپر عمل کرنیکی اور اُسکے اوراد کی مواظبت کی اور اُنکا مذہب عقائد میں اہل سنت و جماعت ہے اور فقہ میں اُنکا امام مذہب شافعی ہے سلوک میں جو احیاء العلوم میں ہے اُسپر قیام کرتا ہے واللہ اعلم طریقہ شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا ہاتھ سے شیخ ابو طاہر کے اُنہوں نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اُنہوں نے شیخ احمد قشاشی سے اُنہوں نے اخذ کیا ایک جماعت سے کہ اُن میں سے سیدی احمد

بن قاسم العلامة والولی الکبیر سیدی
حسن الانجیهی والشیخ ابراهیم العلقمی
وسیدی محمد بن شمس الدین کلهم صحبو الشیخ
الاسلام کمال الدین الطویل وتادبوا
بادابه ولبسوا منه فهو صحب العلامة محمد
بن محمد بن الجزری وهو صحب واخذ الخرقة
عن التاج السبکی وهو صحب واخذ عن
سیدی احمد بن عطاء الله الاسکندری صاحب
الحکم وهو صحب واخذ عن سیدی ابی العباس
المرعشی وهو صحب واخذ ولبس عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ولبس الشیخ ابو طاهر الخرقة
واخذ التلقین عن الشیخ الحرم احمد النخلی والشیخ
عبد الله بن سالم عن الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ
ابی عثمان سعید بن ابراهیم الجزائری وایضا
لبس الشیخ ابا طاهر خرقة شیخه بالکتابة والاجازة
الشیخ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی نزیل مکة طلب الشیخ
ابراهیم منه الخرقة لاولاده فارسلها الی المدینة
لهم وکتب لهم بالاجازة لما تصح له روایة ولم
یجتمع الشیخ ابو طاهر معه بلباسه من ید
شیخه ابی عثمان الجزائری بلباسها من ابی
عثمان المغربی بلباسها من ابی العباس احمد
حجی الوهرانی بلباسها من ابی سالم سیدی
ابراهیم التازی بلباسها من صالح بن موسی
الزواوی من ابی عبد الله محمد بن
محمد بن مخلص الطیبی

بن قاسم علامہ وولی کبیر سیدی حسن الانجیہی
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن شمس الدین ان سب
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل
کی۔ اور آداب یافتہ ہوئے ہیں اُن کے آداب
سے اور خرقہ پہنا ہے ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت
میں رہے ہیں علامہ محمد بن محمد جزری کے اور
اُنہوں نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ کیا
ہے تاج سبکی سے اور اُنہوں نے سیدی احمد
بن عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور انہوں نے
سیدی ابوالعباس مرعشی سے اور اُنہوں نے قطب المرسی
ابوالحسن شاذلی سے اور شیخ ابوطاہر نے خرقہ پہنا اور
اخذ تلقین کیا شیخ حرم شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ
بن سالم سے اور اُنہوں نے شیخ عیسی مغربی سے
اُنہوں نے شیخ ابوعثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے
اور نیز پہنا ابوطاہر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت
اور اجازت کیساتھ شیخ محمد بن محمد بن سلیمان مغربی نزیل مکہ
سے طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے اُنسے خرقہ اپنی اولاد
کیواسطے اُنہوں نے خرقہ بھیجا ان کیواسطے طرف مدینہ
کے اور اجازت لکھی جسوقت صحیح ہوئی یہ روایت اور
مجتمع نہیں ہوئے شیخ ابوطاہر اُنسے خرقہ پہنے میں اُنکے
شیخ ابوعثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہنے کو ابو
عثمان مغربی سے اُنہوں نے پہنا ابوالعباس
احمد حجی وحراق سے اُنہوں نے ابوسالم سیدی
ابراہیم تازی سے اُنہوں نے صالح بن موسی زواوی
سے اُنہوں نے ابوعبداللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید
زین الدین ابی بکر و السید ابی عبد اللہ بن
السید ابی الحسن الشاذلی وھما من القطب
ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار
الشھیر بالشاذلی اخذ الطریقۃ ولبس
الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام بن مشیش
وھو عن السید عبد الرحمٰن بن زیات
المدنی وھو عن الشیخ تقی الدین الصوفی
المعروف بالفقیر مصغرا وھو عن الشیخ
فخر الدین وھو عن الشیخ ابی الحسن علی وھو
عن الشیخ تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین
محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوینی
وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراھیم البصری وھو
عن الشیخ ابی القاسم المروانی وھو عن الشیخ فتح
السعود وھو عن الشیخ سعید الغروانی وھو عن
الشیخ ابی محمد جابر وھو عن السید الشھید الامام
حسین بن علی وھو عن ابیہ الامام امیر المومنین
علی بن ابی طالب وھو عن السید المرسلین
وشفیع المذنبین وقائد الغر المحجلین محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و این فقیر حزب
البحر اخذ کردہ از شیخ ابو طاھر عن الشیخ احمد
النخلی عن الشیخ محمد بن العلاء عن سالم السنھوری
عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام زکریا

سند حزب البحر

اُنہوں نے شیخ علاؤ الدین مغلطائی سے اُنہوں
نے سید زین الدین ابوبکر اور سید ابو عبد اللہ
بن سید ابو الحسن شاذلی سے اور ان دونوں نے
قطب ابو الحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شاذلی
نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام
بن مشیش سے اور اُنہوں نے سید عبد الرحمٰن بن
زیات مدنی سے اُنہوں نے شیخ تقی الدین صوفی
عرف لفقیر مصغر اور اُنہوں نے شیخ فخر الدین سے
اُنہوں نے شیخ ابو الحسن علی سے اُنہوں نے شیخ
تاج الدین محمد سے اُنہوں نے شیخ شمس الدین
محمد سے اُنہوں نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے
اُنہوں نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے اُنہوں
نے شیخ ابو القاسم مروانی سے اُنہوں نے شیخ فتح السعود
سے اُنہوں نے شیخ سعید قروانی سے اُنہوں نے شیخ
ابو محمد جابر سے اُنہوں نے سید شہید امام حسین بن علی
سے اُنہوں نے اپنے والد امام امیر المومنین علی ابن
ابیطالب سے اُنہوں نے سید المرسلین شفیع المذنبین
قائد الغر المحجلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور اس فقیر نے حزب البحر اخذ کیا شیخ ابو طاہر
سے اُنہوں نے شیخ احمد نخلی سے اُنہوں نے شیخ
محمد بن علاء سے اُنہوں نے سالم سنہوری سے
اُنہوں نے نجم غیطی سے اُنہوں نے
شیخ الاسلام زکریا سے

الطاف القدس فارسی معہ ترجمہ اردو۔ حضرت شاہ صاحب نے تصوف کی تمام اصطلاحوں کا بیان کیا ہے قیمت ۱۰/

عن العز عبد الرحیم بن فرات عن التاج عبد الوهاب بن علی السبکی عن والده التقی علی بن الکافی السبکی عن الشیخ احمد بن عطاء الله عن الامام الشیخ ابی العباس احمد بن عمر المرسی عن ابی الحسن الشاذلی واخذ کرد حکم ابن عطاء الله بعین سند الشیخ احمد بن عطاء واخبرنی الشیخ ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی قال اخبرنی الشیخ یحیی الشاوی بتلقینه عن الشیخ سعید الجزائری عن الشیخ سعید المقری عن الولی الکامل احمد حجی عن العارف بالله سیدی ابراهیم بقراءة اربع سورة من القرآن فی کل یوم ولیلة وهی اقرء باسم ربك الذی خلق وانا انزلناه فی لیلة القدر واذا زلزلت الارض زلزالها ولایلاف قریش

طریقه شطاریه

واما طریقه شطاریه درین دیار بهمین جهت است جهت شیخ محمد غوث گوالیر و بحقیقت پیش از شیخ محمد غوث گوالیری چندان این طریقه شهرت نداشت اول کسیکه این طریقه در هندوستان از وے جاری شد عبد الله شطاری ست واول کسیکه این طریقه اخذ کرد شیخ خدا قلی ماوراء النهری ست بالجمله این فقیر خرقه از دست شیخ ابو طاهر کردی پوشید الیٰ بعمل نمودن جواهر خمسه اجازت داد عن ابیه الشیخ ابراهیم الکردی عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی عن سید

اُنہوں نے عز عبد الرحیم بن فرات سے اُنہوں نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی سے اُنہوں نے اپنے والد تقی علی بن کافی سبکی سے اُنہوں نے شیخ احمد بن عطاء اللہ سے اُنہوں نے امام ابو العباس احمد بن عمر مرسی سے اُنہوں نے ابو الحسن شاذلی سے اور اخذ کیا حکم ابن عطا کا اسی سند سے شیخ احمد بن عطا سے اور مجکو خبر دی شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ احمد نخلی نے کہا خبر دی مجھے شیخ یحیی شاوی نے اسکی تلقین کی شیخ سعید جزائری نے اُنہوں نے شیخ سعید مقری سے اُنہوں نے ولی کامل احمد حجی سے اُنہوں نے عارف باللہ سیدی ابراہیم سے واسطے پڑہنے چار سورتیں قرآن کے ہمیشہ شب و روز میں اور وہ یہ ہیں۔ اقرا باسم ربک الذی خلق۔ انا انزلنا فی لیلۃ القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالہا ولایلاف قریش

طریقہ شطاریہ

اور طریقہ شطاریہ کی اس ملک میں بھی ایک جہت سے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث گوالیری سے پہلے کچھ اس طریقہ کی شہرت نہ تھی اور ہندوستان میں جو پہلے ہوا عبد اللہ شطاری سے ہوا اور جسنے پہلے یہ طریقہ جاری کیا وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہیں غرض اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر کردی کے ہاتھ سے پہنا اور اُنہوں نے اسکے عمل کی اجازت دی جو جواہر خمسہ میں ہے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے اُنہوں نے شیخ احمد قشاشی سے اُنہوں نے شیخ احمد شناوی سے

انہوں نے

صبغة الله عن الشیخ وجیه الدین العلوی الگجراتی عن الشیخ محمد غوث الگوالیری وایضاً به الشیخ ابو طاهر عن الشیخ احمد النخلی عن السید میر کلان عن الشیخ عیسی السندی البرهانپوری عن الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد غوث ثم الشیخ محمد غوث صاحب الجواهر الخمسة فتناشل الطریقة الشطاریة اخذها عن الشیخ ظهور عن الشیخ هدیة الله سرمست عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی عن الشیخ عبد الله شطاری عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ خدا قلی للماوراء النهری عن ابی الحسن الخرقانی عن ابی مظفر ترک الطوسی عن الشیخ ابی یزید العشقی عن الشیخ محمد المغربی

الشیخ ابی یزید البسطامی تلقن من روحانیة

تلقن من روحانیة سیدنا الامام جعفر الصادق بسند السابق این فقیر درسفر حج چون به لاهور رسید ودست بوس شیخ محمد سعید لاهوری یافت ایشان اجازت دعای سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواهر خمسه وسند خود بیان کردند وایشان درین زمانه یکے از اعیان مشائخ طریقه حنفیه وشطاریه بودند وچون کسے را اجازت میدادند اوراد دعوت رجعت نے شد رحمة الله تعالی

سند دعای سیفی وجواهر خمسه

سند قال الشیخ المعمر الثقة حاجی محمد سعید اللاهوری اخذ الطریقة شطاریة واعمال الجواهر الخمسة من السیفی وغیره عن الشیخ محمد اشرف اللاهوری عن الشیخ عبد الملک عن الشیخ بایزید الثانی

صبغة الله سے انہوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے انہوں نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز بنا بر خرقہ شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے سید میر کلان سے انہوں نے شیخ عیسی سندی برہانپوری سے انہوں نے شیخ لشکر محمد سے انہوں نے شیخ محمد غوث سے پھر شیخ محمد غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور رواج دینے والے طریقہ شطاریہ کے نے اخذ کیا طریقہ شیخ ظہور سے انہوں نے شیخ ہدیۃ الله سرمست سے انہوں نے شیخ محمد قاضی سے انہوں نے شیخ عبد الله شطاری سے انہوں نے شیخ محمد عارف سے انہوں نے شیخ محمد عاشق سے انہوں نے شیخ خدا قلی ماوراء النہری سے انہوں نے ابو الحسن خرقانی سے انہوں نے ابو المظفر ترک طوسی سے انہوں نے شیخ ابو یزید عشقی سے انہوں نے شیخ محمد مغربی سے انہوں نے تلقین پائی روحانیت سے شیخ ابو یزید بسطامی کے انہوں نے تلقین پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق کے بموجب سند سابق کے اور نیز یہ فقیر حج کے سفر میں جب لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری کی حاصل کی۔ انہوں نے دعائے سیفی کی اجازت بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ کے بیان کی اور یہ اس زمانہ میں بہت بڑے مشائخ طریقہ حنفیہ وشطاریہ کے تھے اور جب کسی کو اجازت دیتے تھے اسکو دعوت کی رجعت ہوتی تھی رحمہ الله تعالی۔ سند کہا ہے شیخ معمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری نے کہ میں نے اخذ کیا طریقہ شطاریہ اور اعمال جواہر خمسہ سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے انہوں نے شیخ عبد الملک سے انہوں نے شیخ بایزید ثانی سے

عن الشیخ وجیہ الدین الگجراتی عن الشیخ محمد غوث الگوالیری و ایضاً این فقیر را اجازت طریقہ شطاریہ حاصل شد از حضرت والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال میرٹھی عن الشاہ پیر میرٹھی بسند لا یحضرنی الآن وجدت فی کتاب العزیزیہ اراہ عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ بہاء الدین الشطاری انہ قال بدانکہ ذکر مشرب شطار اسم ذات بزبان یا دل گوید و ملاحظہ اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم در خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا و بینا و دانا در دل قرار دہد و در یک دم بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محاربہ کبیر است فاما در محاربہ کبیر اگر در یکدم دو صد بار و زیادہ بگوید پس بہتر است چون رنگ صفات استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ آن صفات را نبات گویند یعنی سمیع بصیر علیم شنوا دائم بینا۔ دانا۔ قائم۔ حاضر۔ ناظر شاہد۔ چون مدتے درین شغل استقامت میسر باشد۔ یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی و بدیع و باقی دعروج و نزول۔ در ہر ذکرے و اسمی شرط است چون زمانے بدین شغل

اُنہوں نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے اُنہوں نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت طریقہ شطاریہ کی حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار قدس سرہٗ سے اُنکو شیخ لال میرٹھی سے اُنکو شاہ پیر میرٹھی سے اُن کی سند اس وقت مجھے یاد نہیں میں نے کتاب عزیزیہ میں پائی معلوم ہوتی ہے سید ابراہیم ایرجی سے اُن کو شیخ بہاؤ الدین شطاری سے کہ انہوں نے کہا ہے کہ جان لینا چاہیئے کہ ذکر مشرب شطاریہ کا اسم ذات ہے زبان سے یا دل میں کہے اور ملاحظہ اسماء صفات کا کرے یعنی سمیع بصیر علیم خیال میں لائے اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش نظر رکھے اور مد کھینچے اور شد کرے اور زیر ناف سے شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور دیکھنے والا اور جاننے والا دل میں قرار دے اور ایک دم میں ایک دفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر تک اور یہ جب کہ محاربہ کبیر نہ ہو اور جو محاربہ کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہے جب صفات قرار پا جائیں تو اور صفات تلقین کرے کہ اُن صفات کو نبات کہتے ہیں۔ یعنی سمیع۔ بصیر۔ علیم۔ شنوا۔ بینا۔ دانا۔ دائم۔ قائم۔ حاضر شاہد ہے۔ جب ایک مدت اس شغل میں مستقیم رہے ہیں تو فرماتے ہیں یعنی قادر۔ واحد۔ حی۔ قیوم۔ ظاہر۔ باطن۔ رؤف۔ نور۔ ہادی۔ بدیع۔ باقی۔ عروج۔ نزول۔ ہر ذکر و اسم میں شرط ہے جب ایک مدت اس میں

ذکر مشرب شطاریہ

استقامت گرفتہ باشد بعدہ ملفوظات تلقین کنند
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب
الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور
العلیم الاعلم بعدازان بہ محاربہ کبیر شغل کنانند کہ دم گرفتہ
بشدت تمام با تصور ملاحظہ چندان ذکر گوید کہ خوئے از
اندام طریق باران روان شود و گویندہ
ذکر بیہوش گردد وفائدہ آنست کہ آنچہ بگرسنگی
و بیداری بسیار حاصل میشود آن ہمہ بدین حاصل
میشود و این مقدار کافی ست باقی از مرشد معلوم
گردد بدانکہ مراقبہ بر سہ طریق است اول آن کہ

مراقبہ تین طرح ہے

بجلسہ صلوٰۃ بنشینی والتزام علم بدین کنی کہ باری
تبارک وتعالیٰ بینا و شنوا و دانا ست چون ازین
علم لمحہ غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبہ ربط
شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال
ملازم ازین علم باشد و چون درین استقامت شود

دوسرا مراقبہ مشاہدہ

در مراقبہ ثانی کہ آنرا مشاہدہ نیز گویند شروع کنی
و این ہم برآن ہیئت مذکورہ بنشینی و روے را
بجانب دل مائل گردانی و چشم را بندی و بہ چشم
باطن سوئے دل نگری و تصور کنی کہ خدای عزوجل
رامی بینی و چون این شغل بکمال رسد حجاب
تشبیہ برخیزد و بہ تحقیق بدانی کہ خدا تعالیٰ را
می بینی پس ازین ترقی کن در مراقبہ ثالث کہ

تیسرا مراقبہ معاینہ

آنرا معاینہ نیز نامند مشغول شود آن
آن ست کہ بر صفات مسطورہ بنشینی
الا آنکہ نظر سوئے آسمان داری و چشم

مستقیم ہو جائے تو ملفوظات تلقین فرمائیں
یعنی العلی الاعلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب
الاقرب اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور
العلیم الاعلم اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائیں کہ دم روک
کر خوب شدت سے ساتھ تصور ملاحظہ کے اتنا ذکر کرے
کہ بدن سے پسینہ مینہ کیطرح برسنے لگے اور ذکر کرنیوالا
بیہوش ہو جائے اور فائدہ یہ ہے کہ جسقدر بہوکے
رہنے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس
سے حاصل ہو جاتا ہے اور اسقدر کافی ہے باقی مرشد سے
معلوم ہو جائیگا۔ جاننا چاہئے کہ مراقبہ تین طور پر ہیں
ایک تو یہ کہ اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور
اس علم کو لازم کرے یعنی یقین سے یوں جانے کہ اللہ تعا
دیکھتا اور سنتا اور جانتا ہو اور جب اس علم سے ایک لمحہ بھی
غافل ہو تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ میں ربط شیخ لازم ہے
اور نماز و تلاوت اور تمام احوال کو لازم جانے اور جب اسمیں
استقامت ہو جائے، دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ بھی کہتے ہیں شروع
کرے۔ اور اسمیں بھی اسی شکل سے بیٹھے ورمنہ دل کے وسط
کی طرف جھکائے اور آنکھیں بند کرے اور چشم باطن سے
دل کو دیکھیں اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکھتا
ہے۔ اور جب یہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب
تشبیہ کا اٹھ جائیگا تو تحقیق جانیگا کہ خدا تعالیٰ
کو دیکھتا ہے پھر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ
میں کہ اسے معائنہ بھی کہتے ہیں اس میں مشغول
اور وہ یہ ہے کہ اسی طور سے بیٹھے مگر
نظر آسمان کی طرف کرے اور آنکھیں

فراز کردہ بر ہیئت مختصر تصور کنی کہ روحم
از قالب بیرون رفت و از سماوات گزشت
و بمعاینہ حق تعالیٰ مشغول شد اگر کسے برین
استقامت یابد رشتہ سبز پیدا آید یکجانب رشتہ
بالائے ہفتم آسمان باشد و دوم جانب رشتہ در
دل او باشد و اعلیٰ مرتبہ طریق است و مشغولی
کہ مشائخ می گویند ہمین است و درین واسطہ
درست نیست۔

بیان سبحہ

واما سبحہ فناولنی ھا السید عمر ابن بنت
الشیخ عبداللہ البصری المکی قال ناولنی ھا
جدی الشیخ عبد اللہ ناولہ ایاھا
شیخہ محمد بن محمد بن سلیمان المغربی
وقال ناولنی ایاھا ابو عثمان الجزائری
عن ابی عثمان المقری عن سیدی احمد
حجی عن سیدی ابراھیم التازی عن
ابی الفتح المراعی عن ابی العباس احمد بن
بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب
بن محمد الفیروزآبادی اللغوی عن جمال الدین
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن ابی
الثنا محمود بن یعلی عن مجد الدین عبد اللہ بن ابی
الجیش المقری عن ابیہ عن ابی الفضل محمد بن ناصر
عن ابی محمد عبد اللہ السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی
السلامی الحداد عن ابی نصر عبد الوھاب بن عبد اللہ بن عمر
عن ابی الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

اونچی کرے اسی طرح جیسے مرنیکے وقت یہ
خیال کرے کہ میری روح قالب سے نکل گئی اور آسمانوں سے
گذر گئی اور حق تعالیٰ کے معاینہ میں مشغول ہوئی اگر کسی
کو اسپر استقامت حاصل ہوگی ایکہ رشتہ سبز ظاہر ہوگا
اس کا ایک سر ساتویں آسمان پر ہوگا اور دوسرا سرا
اسکے دل میں۔ اور اعلیٰ مرتبہ اور مشغولی جو مشائخ
کہتے ہیں یہی ہے اور اس میں واسطہ درست
نہیں۔

تسبیح کی سند

وہ مجھکو دی سید عمر شیخ عبداللہ بصری مکی
کے نواسے نے کہا مجھکو دی میرے نانا شیخ عبداللہ
نے ان کو دی انکے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان
مغربی نے اور کہا مجھکو دی ابو عثمان جزائری
نے ان کو ملی ابو عثمان مقری سے ان کو
سید احمد حجی سے انکو سید ابراہیم تازی سے
انکو ابو الفتح مراعی سے انکو ابو العباس
احمد بن ابو بکر رداد سے انکو مجد الدین
محمد بن یعقوب بن محمد فیروزآبادی لغوی
سے انکو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری
سے انکو تقی الدین بن ابو ثنا محمود بن یعلی سے
انکو مجد الدین عبد الصمد بن ابو الجیش مقری سے
انکو اپنے والد سے انکو ابو الفضل محمد بن ناصر سے
انکو ابو محمد عبداللہ سمرقندی سے انکو ابو بکر محمد بن علی
سلامی حداد سے انکو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ
بن عمر سے انکو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم صوفی سے

قال سمعت ابا الحسن المالكي وقد رأيته
وفي يده سبحة فقلت يا استاذ انت
الى الآن مع السبحة يقول كذا رأيت استاذي
الجنيد وفي يده سبحة فقلت يا استاذي
وانت الى الآن مع السبحة فقال كذا رأيت
استاذي سري بن المفلس السقطي وفي يده
سبحة فقلت يا استاذ وانت مع السبحة
فقال كذا رأيت أستاذي معروف
الكرخي وفي يده سبحة فسألت عما سألتني
عنه فقال كذا رأيت استاذي بشر الحافي
وفي يده سبحة وسألته عما سألتني عنه فقال
رأيت استاذي عمر المكي وفي يده سبحة فسألته
عما سألتني عنه فقال رأيت استاذي الحسن
البصري وفي يده سبحة فقلت يا استاذ مع
عظم شانك وحسن عبادتك وانت
الى الآن مع السبحة فقال لي هذا شيء كنا
استعملناه في البدايات ما كنا نتركه في
النهايات انا احب ان اذكر الله بقلبي و
يدي ولساني قال الشيخ ابو العباس الرداد
تبين من قول الحسن البصري ان السبحة كانت
موجودة متخذة في عهد الصحابة لقوله
هذا شيء كنا استعملناه في البدايات و
بدايات الحسن من غير شك كانت
مع اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وآله وسلم فانه ولد

اُنہوں نے کہا میں نے سنا ہے حسن مالکی سے اور تحقیق میں نے دیکھا
انکو تسبیح انکے ہاتھ میں ہے تو میں نے کہا اے حضرت ابھی تک آپ
تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں کہا اُنہوں نے یونہی دیکھا تھا میں نے حضرت
جنید کو اور اُنسے کہا تھا حضرت ابھی تک آپ تسبیح ہاتھ میں
رکھتے ہیں اُنہوں نے کہا میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد سری
بن مفلس سقطی کو اور اُنکے ہاتھ میں تسبیح تھی تو میں نے
کہا اے حضرت ابھی تک آپ تسبیح رکھتے ہیں اُنہوں نے
کہا میں نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف
کرخی کو اور اُنکے ہاتھ میں تسبیح تھی اور میں نے یونہی
پوچھا تھا جسطرح تم نے مجھسے پوچھا تو اُنہوں نے
کہا ہم نے یونہی دیکھا تھا اپنے مرشد بشر حافی
کو اُنسے یونہی دریافت کیا جیسے تم نے مجھسے
اُنہوں نے کہا میں نے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو
اُنکے ہاتھ میں تسبیح تھی میں نے سوال کیا اسی طرح
جسطرح تم نے مجھسے. اُنہوں نے کہا میں نے دیکھا
اپنے استاد حسن بصری کو اُن کے ہاتھ میں
تسبیح تھی میں نے کہا اے حضرت آپ باوجود
ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی
اور ابھی آپکے ہاتھ میں تسبیح ہو اُنہوں نے کہا کہ یہی
ایک ایسی شئے ہے کہ ہم ابتدا میں اسکا استعمال کرتے تھے
تو ہمنے نہایت میں بھی نہ ترک کیا میں دوست رکھتا ہوں
اس امر کو کہ ذکر اللہ دلسے کروں اور ہاتھ سے اور زبان سے
شیخ ابو العباس سودا و فرماتے ہیں کہ حسن بصری کے قول
سے روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور متخذ تھی اصحاب کے عہد میں
جو اُنہوں نے کہا یہ ایسی شئے ہے کہ ہم ابتدا میں کیا کرتے تھے اور
ابتدا حسن بصری کی بیشک تھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ کیونکہ وہ یقینی پیدا ہوئی۔

لسنتين بقيا من خلافة عمر ورأى عثمان وعليا وطلحة رضى الله عنهم وحضر يوم الدار فى قضية عثمان وعمره اربع عشرة سنة وروى عن عثمان وعلى وعمران بن حصين ومعقل بن يسار وابى بكرة وابى موسى وابن عباس وجابر بن عبد الله رضى الله عنهم وخلق كثير من الصحابة والخلاف فى روايته عن على رضى الله عنه مشهور انتهى واما **دلائل الخيرات** فاخبرنا به شيخنا ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلى عن السيد عبد الرحمن الادريسى الشهير بالمحجوب عن ابيه احمد عن جده محمد عن ابى جده احمد عن مولفه السيد الشريف محمد بن سليمان الجزولى رحمة الله واما **قصيدة البردة** فاخبرنا بها ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلى عن محمد بن العلاء العاملى عن سالم السنهورى عن النجم الغيطى عن شيخ الاسلام ذكريا عن ابى اسحاق الصالحى عن الصلاح محمد بن محمد بن الحسن الشاذلى عن على بن جابر الهاشمى عن ناظمها شرف الدين محمد بن سعيد حماد البوصيرى رحمة الله كاتب حروف گويد اين ست انچه از بيان سلاسل درين رساله ميسر شد بعد ازان ذكر بعض اسانيد علم حديث وعلم فقه وغيرهما خواهد آمد والحمد لله اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلى الله على سيدنا محمد وآله واصحابه اجمعين

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوئے تھے اور اُنہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و طلحہ رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو اُن کی عمر چودہ برس کی تھی اور اُنہوں نے حدیث کی روایت کی ہے عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن یسار و ابوبکرہ و ابو موسیٰ و ابن عباس و ابن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور اُنکا حضرت علی سے روایت کرنے میں خلاف مشہور ہے انتہی

دلائل الخیرات کی سند۔ اور دلائل الخیرات کی ہم کو اجازت دی ہمارے شیخ ابوطاہر نے انہوں نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے سید عبدالرحمن ادریسی مشہور محجوب سے انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے اُنکے دادا محمد سے انہوں نے اُنکے پردادا احمد سے انہوں نے اُسکے مصنف سید شریف محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے

قصیدہ بردہ کی سند

ہمکو خبر دی قصیدہ بردہ کی ابوطاہر نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے محمد بن علا عاملی سے انہوں نے سالم سنہوری سے انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے شیخ الاسلام ذکریا سے انہوں نے ابو اسحاق صالحی سے انہوں نے صلاح محمد بن محمد بن حسن شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر ہاشمی سے انہوں نے اُسکے ناظم شرف الدین محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے کاتب حروف کہتا ہے یہی بیان سلاسل کا اس رسالہ میں میسر ہوا اور علم حدیث و فقہ وغیرہما کی سند کا ذکر بعد ہوگا۔ فقط والحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

سند دلائل الخیرات

قصیدہ بردہ کی سند

قرآن کریم (جہازی سائز)

$\frac{۲۳×۳۶}{۴}$

پاکستان میں سب سے بڑے سائز کا قرآن کریم ضعیفوں اور کمزور نگاہ والوں کے لئے نایاب تحفہ ترجمہ از اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر از صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ برصغیر کے اردو تراجم قرآن میں معیاری ترجمہ۔ ۲۔ علماء و فقہا کے لئے معنویت سے لبریز
۳۔ محبتِ رسول سے بھرپور تفسیر۔ ۴۔ تمام مسائل پر آیاتِ قرآنی کی فہرست۔

المجدد احمد رضا اکیڈمی و دار العلوم امجدیہ کی طرف سے مترجم قرآن کا ایڈیشن مطبوعہ ۲۰ اگست ۱۹۷۶ء قرآن سائز $\frac{۲۲×۳۰}{۸}$ اعلیحضرت بریلوی کے اردو ترجمہ قرآن کا انگریزی ترجمہ زیر طباعت ہے۔

دوازدہ سورہ کلاں:۔ علماء اہلسنت کی نگرانی میں پہلی مرتبہ نہایت احتیاط سے طبع کیا گیا ہے۔

پنجسورہ:۔ پنج سورہ شریف مع ترجمہ از اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ترکیب نماز اور فاتحہ دینے کا طریقہ درود تاج، درود لکھی، درود غوثیہ، ختم قادریہ وغیرہ ـــــ دو رنگ کی طباعت مع پلاسٹک کور۔ اہلسنت کی طرف سے یہ پہلا پنجسورہ ترتیب دیا گیا ہے۔

ہدیہ مبلغ = ۸/ روپیہ

الدولۃ المکیہ:۔ علم غیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعلیحضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی جلیل القدر تصنیف۔ عمدہ سفید کاغذ۔ پلاسٹک کور کے ساتھ

ہدیہ سادہ جلد = ۸/ روپیہ ہدیہ پلاسٹک کور ۱۰/۵۰ روپیہ

مدنی قاعدہ:۔ حصہ اول اور حصہ دوم۔ قرآن کریم صحیح عربی زبان میں پڑھئے۔ الفاظ کے صحیح ادا نہ ہونے سے قرآن کریم کے معنی تبدیل ہو جاتے ہیں۔ حضرت قاری رضاء المصطفےٰ اعظمی نے جماعت اہلسنت کی فرمائش پر دو سال کی کاوش کے بعد اس قاعدہ کو ترتیب دیا ہے جس سے قرآن کریم کو صحیح عربی میں تلاوت کرنے میں رہنمائی حاصل ہوتی ہے بچوں کے لئے بیحد ضروری ہے۔ خصوصی الفاظ کی نشاندہی اور الفاظ کی صحیح ادائیگی کے لئے دو رنگ کی طباعت کی گئی ہے۔ رنگا رنگ ٹائیٹل۔ حصہ اول ہدیہ ساٹھ پیسے۔ حصہ دوم ہدیہ ساٹھ پیسے۔

مجموعہ وظائف مع اٹھاو سورہ قرآن و دعائے حج و عمرہ و زیارت مدینہ منورہ۔ نہایت حسین طباعت مجلد پلاسٹک کور قیمت ۴/

مطبوعات:۔ **المجدد احمد رضا اکیڈمی**
و مکتبہ رضویہ فیروز شاہ اسٹریٹ۔ آرام باغ۔ کراچی نمبر ۱۔ فون ۲۱۷۸۸۹
۲۱۶۴۶۴

عالم بنانے والی کتاب

ہر مسلمان جانتا ہے کہ انسانی زندگی کامیاب بنانے کے لئے مذہب کی پابندی لازمی ہے اسکے بغیر کوئی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی اور جب تک احکام شریعت سے باخبر نہ ہو اور ان پر عمل نہ کرے ایمان کے مزے سے بے خبر ہے لہٰذا اگر آپ اپنے عقائد و اعمال، نماز روزہ و دیگر عبادات و معاملات کو درست کرنا چاہتے ہیں تو **بہار شریعت** کو مطالعہ میں رکھیے، عورتوں بچوں کو پڑھوائیے، جو اس کتاب کو مطالعہ میں رکھتے ہیں ایک زبردست عالم سے کم نہیں رہتے ہر مسلمان کے گھر میں اس کتاب کا ہونا از حد ضروری ہے خصوصاً جہاں عالم نہ ہوں کہ ان سے مسائل دریافت کریں، وہاں اس کتاب کی بڑی ضرورت ہے اس کتاب کے اٹھارہ حصے شائع ہو چکے ہیں جن کا خلاصہ مضمون درج ذیل ہے:

حصہ اوّل (۱) بیان عقائد، حصہ دوم (۲) مسائل طہارت، حصہ سوم (۳) مسائل نماز، حصہ چہارم (۴) بقیہ مسائل نماز، حصہ پنجم (۵) زکوٰۃ و روزہ، حصہ ششم (۶) مسائل حج و زیارت و جنایات، حصہ ہفتم (۷) مسائل نکاح، حصہ ہشتم (۸) مسائل طلاق، حصہ نہم (۹) عتق و قسم و نذر و حدود و تعزیر (عادات و اطوار)، حصہ دہم (۱۰) لقطہ (گمشدہ مال)، مفقود، شرکت، اوقاف، حصہ یازدہم (۱۱) مسائل خرید و فروخت سود، حصہ دوازدہم (۱۲) کفالت، حوالہ و قضا و وکالت و گواہی (شہادت)، حصہ سیزدہم (۱۳) دعویٰ، اقرار، مصالحت، حصہ چہاردہم (۱۴) امانت، عاریت، مضاربت، تجارت میں شرکت، ودیعت امانت، ہبہ، اجارات (کرایہ داری)، حصہ پانزدہم (۱۵) اکراہ (زبردستی)، غصب، شفعہ، تقسیم، مزارعت، معاملہ، ذبح، قربانی، عقیقہ، حصہ شانزدہم (۱۶) حظر و اباحت جائز و ناجائز، حصہ ہفدہم (۱۷) تحری (غور و خوض)، احیاء اموات (بنجر زمین کی آبادی)، شرب (آب پاشی)، اشربہ پینے کی چیزیں، شکار، شکاری جانوروں کا شکار، رہن، حصہ ہژدہم (۱۸) جنایات، قصاص، دیت (خون بہا)، حادثات (ایکسیڈنٹ) وغیرہ، نوزدہم (۱۹) وصیت وغیرہ زیر تصنیف، بستم (۲۰) میراث کا بیان۔

ملنے کا پتہ ◆ المعتمد احمد رضا اکیڈمی

و مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی ۱ پاکستان فون نمبر ۲۱۶۳۶۴ / ۲۱۷۸۹۹

عالم بنانے والی کتاب

ہر مسلمان جانتا ہے کہ انسانی زندگی کامیاب بنانے کے لئے مذہب کی پابندی لازمی ہے اسکے بغیر کوئی ترقی حاصل نہیں ہو سکتی اور جب تک احکام شریعت سے باخبر نہ ہو اور ان پر عمل نہ کرے ایمان کے خطرے سے بے خبر ہے لہذا اگر آپ اپنے عقائد و اعمال، نماز، روزہ و دیگر عبادات و معاملات کو درست کرنا چاہتے ہیں تو **بہارِ شریعت** کو مطالعہ میں رکھیے، عورتوں، بچوں کو پڑھائیے جو اس کتاب کو مطالعہ میں رکھتے ہیں ایک زبردست عالم سے کم نہیں رہتے ہر مسلمان کے گھر میں اس کتاب کا ہونا از حد ضروری ہے خصوصاً جہاں ائمہ ہوں اگر ان سے [illegible] وہاں اس کتاب کی بہت ضرورت ہے اس کتاب کے اٹھارہ حصے شائع ہو چکے ہیں جن کا خلاصہ مضمون درج ذیل ہے

حصہ اوّل (۱) بیان عقائد، حصہ دوم (۲) مسائل طہارت، حصہ سوم (۳) مسائل نماز، حصہ چہارم (۴) [illegible] مسائل نماز، حصہ پنجم (۵) زکوٰۃ و روزہ، حصہ ششم (۶) مسائل حج و زیارات [illegible] غرض حصہ ہفتم (۷) مسائل نکاح، حصہ ہشتم (۸) مسائل طلاق، حصہ نہم (۹) عتق و قسم و نذر، حدود و تعزیر، عبادات و احوال، حصہ دہم (۱۰) لقطہ (گمشدہ مال) مفقود، شرکت، اوقاف، حصہ یازدہم (۱۱) مسائل خرید و فروخت، سود، حصہ دوازدہم (۱۲) کفالت، حوالہ و قضا و وکالت و گواہی (شہادت)، حصہ سیزدہم (۱۳) دعویٰ، اقرار، مصالحت، حصہ چہاردہم (۱۴) امانت، عاریت، مضاربت (تجارت میں شرکت) ودیعت امانت، ہبہ، اجارات (کرایہ داری)، حصہ پانزدہم (۱۵) اکراہ (زبردستی)، غصب، شفعہ، تقسیم، مزارعت، معاملہ، ذبح، قربانی، عقیقہ، حصہ شانزدہم (۱۶) خطر و اباحت جائز و ناجائز، حصہ ہفدہم (۱۷) تحری (غور و خوض)، احیاء اموات (بنجر زمین کی آبادی)، شرب (آبپاشی)، نشہ پینا، [illegible] شکاری جانوروں کا شکار، رہن، حصہ ہژدہم (۱۸) جنایات، قصاص، دیت (خون بہا)، حادثات (ایکسیڈنٹ) وغیرہ، نوزدہم (۱۹) وصیت زیر تصنیف ہے، بستم (۲۰) میراث کا بیان:

ملنے کا پتہ ◀ المجدد احمد رضا اکیڈمی

و مکتبہ رضویہ آرام باغ روڈ کراچی ۱ پاکستان فون نمبر ۲۱۶۳۶۴
۲۱۷۸۸۹